صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 28 مئی 2003ء بمطابق 25 ربیع الاوّل 1424 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وَمَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ o فَاِنۡ حَآجُّوۡکَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَالۡاُمِّیّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ o

(ترجمہ): بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور اہلِ کتاب نے جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والے ہیں۔ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئیے کہ (تم مانو یا نہ مانو) میں تو اپنا رُخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی۔اور کہئیے اہلِ کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ لوگ بھی راہ پر

آجائیں گے اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لیں گے بندوں کو۔

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: انور کمال خان صاحب:

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! آج کے تمام اخبارات میں پنجاب اسمبلی کے حوالے سے شہ سرخیاں لگی ہیں کہ پنجاب اسمبلی کے سپیکر کے حکم سے مختلف ایم پی ایز کو جو کہ مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے تھے اور جنہوں نے حالیہ اجلاس میں حکومت سے اپنے اپنے حلقوں کے لئے Developmental funds کے مطالبات کئے اور غالباً ان کو یہ فنڈز نہ دینے پر انہوں نے جو احتجاج کیا تھا، اسی کی پاداش میں سپیکر پنجاب اسمبلی نے ایک حکم نامہ جاری کیا، جس کے تحت پنجاب اسمبلی کے بائیس (22)، پچیس اراکین کو پولیس نے حراست میں لیکر پابند سلاسل کیا۔ جناب والا یہ واقعہ نہایت ہی افسوس ناک ہے۔ ہم بھی کافی عرصے سے اسی ایوان میں اور پارلیمنٹ میں آتے اور جاتے رہے ہیں اور ابھی حال ہی میں مرکز میں ایل ایف او کے حوالے سے اپوزیشن نے جو رویہ اختیار کیا ہوا تھا تو مرکز بھی اسے برداشت کر رہا ہے اور اس کے علاوہ سرحد اسمبلی میں ہم نے عبدالاکبر خان، ہدایت اللہ خان چمکنی اور آپ کی موجودگی میں بھی ایسے واقعات، جنہیں ہم جمہوریت کا ایک حصہ تصور کرتے ہیں لیکن آج تک ہماری تاریخ میں کبھی چیئر کے طرف سے ایسا حکم نامہ سامنے یا مشاہدے میں کبھی نہیں آیا جس کے تحت آپ یہ حکم جاری کریں کہ اراکین اسمبلی کو پابند سلاسل کیا جائے۔ جناب والا! اگر یہ سلسلہ شروع ہو گیا، اگر ان اراکین کو اسمبلی میں آنے سے روکا جاتا تو پھر بھی ہم کہہ دیتے کہ آپ ان کو اسمبلی میں آنے سے روک رہے ہیں اور چیئر کے پاس یہ اختیار بھی ہے اور اسے Abstain کرنے کا یا روکنے کا اختیار ضرور ہے تاہم یہ اختیار کسی کے پاس نہیں یہ سپیکر ایک طرف جہاں وہ اسمبلی کا کسٹوڈین سمجھا جاتا ہے، وہاں پر وہ اپنے ہی دوستوں کو، ایسے ہی رفقاء کو پولیس کے رحم و کرم پہ چھوڑ کر ان کو پابند سلاسل کروائے۔ جناب والا! اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم ہے۔ لہذا میں یہ اپنا فرض سمجھتا تھا کہ آپ کی وساطت سے اس ایوان سے یہ آواز بلند کروں کہ آئندہ کے لئے ان چیزوں کو نہ دہرایا جائے اور جن اراکین کو انہوں نے پابند کیا ہوا ہے، چاہیئے تو یہ کہ سپیکر ان سے

معافی مانگے، حکومت ان سے معافی مانگے تاکہ آئندہ کے لئے ایسے اقدامات پھر رونما نہ ہو سکیں۔ شکریہ جناب والا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں انور کمال خان صاحب کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ فرمائیں گے، جذبات اور احساسات، جمہوری اقدار، یہ تو اپنی جگہ یہ بالکل ہیں لیکن کیا یہ ہماری Jurisdiction میں آ سکتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ہماری Jurisdiction میں اس لحاظ سے آ سکتے ہیں کہ وہ ہماری ایک Sister Assembly ہے اور یہاں کی صوبائی اسمبلی اور پنجاب کی صوبائی اسمبلی یا بلوچستان کی صوبائی اسمبلی، آپ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر! اگر ایک ظلم ہوتا ہے وہاں پر۔۔۔۔

جناب زر گل خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: He is clearly on a point of order.

زر گل خان، آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر آپ اس کو جائز سمجھتے ہیں کہ جس سپیکر نے کیونکہ ایسا ایکشن لیا ہے، وہ الگ بات ہے لیکن اگر آپ اس کو جمہوری انداز میں دیکھیں تو میرے خیال میں ان کا مطالبہ صرف مساویانہ فنڈ کا تھا اور ایل ایف او کے بارے میں تھا اور یہی حالت نیشنل میں بھی ہے لیکن کبھی بھی سپیکر نے ایسا ایکشن نہیں لیا۔ لیکن میں تھوڑا سا اتفاق نہیں کرتا انور کمال خان سے کہ میں نے سپیکر کی جو Observation اس اخبار میں پڑھی ہے، اس میں سپیکر نے کہا ہے کہ میں نے ان کو صرف اسمبلی کے اجلاس میں آنے سے روکا ہے، تو اگر سپیکر نے ان کو اسمبلی کے اجلاس میں آنے سے روکا ہے اور پھر پولیس نے از خود کارروائی کر کے، سپیکر نے جو Observation دی تھی، اس کی خلاف ورزی کر کے کہ سپیکر نے تو Observation دی ہے کہ ان کو اسمبلی کے اجلاس میں نہ آنے دیا جائے۔ لیکن وہ ان کو اٹھا کر تھانے لے گئی، تو ہم شدید مذمت کرتے ہیں پنجاب حکومت کی یہاں اس فلور پر کہ انہوں نے صوبائی اسمبلی

کے اراکین کی (مداخلت) حکومت اور پولیس، ایک ہی چیز ہے (قہقہ) تو ہم پنجاب حکومت کی مذمت کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے صوبائی اسمبلی کے ممبران کے ساتھ یہ حرکت کی۔

Ms. Riffat Akbar Swati: Sir, I am on a point of order. There is difference between the Assembly members and -------

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب زر گل صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 15۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! دو منٹ، میں آپ کے لینا چاہونگا۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب ! Question Hour کے بعد میں موقع دونگا، Question Hour کے بعد

جناب اسرار اللہ خان: وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے درمیان موجود ہیں۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ وہ موجود رہیں گے، بھاگنے والے نہیں ہیں بالکل۔ ہاؤس میں رہیں گے، نہیں بھاگیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان: یہ Statement ان سے Related ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھاؤں۔

جناب سپیکر: نہیں جائیں گے ان شاء اللہ موجود رہیں گے، میں بالکل موقع دونگا۔ میں موقع دونگا۔ بالکل۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 15 _ جناب زر گل خان: کیا وزیر ورکس و سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ علاقہ کالا ڈھاکہ تحصیل بلڈ نگ، جو دوباہ کے لئے 19 لاکھ روپے کے Estimate کے لئے متعلقہ محکمے کو بھیج دیا ہے۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لئے جگہ کی فراہمی کے لئے کالا ڈھاکہ کے عوام کو اعتماد میں نہیں لیا گیا؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جو دباہ کالا ڈھاکہ کو مرکزی مقام کی حیثیت حاصل نہیں ہے،

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس فیصلہ سے علاقہ میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کا شدید دباؤ بڑھ جائے گا ؟

(ہ) آیا یہ بھی درست ہے کہ اوگی دربند ٹاؤن شپ میں کافی ساری سرکاری عمارتیں استعمال نہ ہونے کی وجہ سے کھنڈرات میں تبدیل ہوگئی ہیں؟

(د) اگ (الف) تا(ہ) کے تمام جوابات اثبات میں ہوں تو جو دباہ میں 97 لاکھ روپے کی عمارت بنانا قوم کے پیسوں کا ضیاع نہیں ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیراعلیٰ) جواب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے تحصیل بلڈنگ جو دباہ کے لئے 89 لاکھ روپے کا Estimate بھیجا ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لئے جگہ کی فراہمی کی نشاندہی ضلعی حکومت نے کی ہے۔ اگر منصوبہ کی منظوری ہوتی ہے تو زمین کا حصول بذریعہ جرگہ علاقہ کے عوام سے مشاورت کرکے ان کا اعتماد حاصل کرکے کیا جائے گا۔

(ج) چونکہ کالا ڈھاکہ میں فی الوقت مواصلاتی نظام اس حیثیت سے موجود نہیں کہ کسی بھی علاقہ کو مرکزی مقام کہا جاسکے اور یہ کہ کالا ڈھاکہ کی جغرافیائی حیثیت کے لحاظ سے بھی جو دباہ کے علاوہ کسی اور مقام کو مرکزی مقام کہنا درست نہیں ہوگا۔ جو دباہ ایک ایسا علاقہ ہے جو دربند تھاکوٹ روڈ پر واقع ہے اور اس لحاظ سے تقریباً مرکزی مقام ہے یہاں پر تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لئے کافی مناسب زمین موجود ہے۔ اور جو دباہ بسی خیل قبیلہ کا علاقہ ہے جو کالا ڈھاکہ کا سب سے بڑا قبیلہ ہے۔

(د) یہ امکان موجود نہیں ہے جو دباہ میں تحصیل ہیڈ کوارٹر بننے سے امن وامان کا مسئلہ پیدا نہیں ہوگا۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے کہ دربند ٹاؤن شپ میں ساری سرکاری عمارات خالی ہیں اور خستہ حالی میں ہیں۔

(و) کالا ڈھاکہ ضلع مانسہرہ سے ملحق صوبہ سرحد کے زیر انتظام قبائلی علاقہ ہے یہ ضروری ہے کہ کالا ڈھاکہ کی ترقی اور عوام کی بنیادی سہولیات اور مدمات کی فراہمی کیلئے کالا ڈھاکہ کے انتظامی معاملات پر مامور سرکاری ملازمین کے لئے کالا ڈھاکہ کے حدود کے اندر ہی دفاتر اور رہائش کا انتظام کیا جائے۔ کالا ڈھاکہ ایک

انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ذرائع مواصلات یا تونہ ہونے کے برابر ہیں یا پھر سفر کے لئے مشکل ہیں جو دباہ میں تحصیل کی عمارت کی تعمیر سے کالاڈھاکہ کی مربوط ترقی کی صحیح سمت کا تعین ہوسکے گا اس لحاظ سے یہ منصوبہ کسی بھی طور پر قومی سرمائے کے ضیاع کا سبب نہیں بنے گا۔

جناب سپیکر: سعید خان ! دا خپ دا بل مائک ورته ورواړوئی۔

قاضی محمد اسد خان: نہیں جی،اس کی آواز کافی تیز ہے۔د یکښې او کړه کنه۔

جناب زرگل خان: بس،بس۔

قاضی محمد اسد خان: اس کے ذریعے بات کرلیں اس میں گناہ تو نہیں ہے۔

جناب زرگل خان: سرا! د دې نه زه مطمئین نه جی۔ په دے باره کښې د عبدالاکبر خان هغه خبره به هم زهٔ اوکړم، دهغې په باره کښې تاسو ماله ټائم را نکړو۔ د دغه واقعے نه پس د دې اسمبلئ په ممبرانو هم لږ رعب راغلې دے۔ دا ستا يعنی هغه دغه خرابه دی نو دهغې په باره کښې چې څه او نه کړه نو دا ئے خه اوکړو۔ (شور) صبا به بيا دلته دا لوبه جوړيږی۔

قاضی محمد اسد خان: دا سترګه د چا ته اووهله ؟

(قہقہہ)

جناب زرگل خان: سرا! دا دوئ جواب را کړے دے----

قاضی محمد اسد خان: الف،ب،ت،د۔

جناب زرگل خان: دا څه کوئ يار؟ نو سر، په دے کښې ئے ليکلی دی ، په (ب) جز کښې جی چه " تحصیل کے لئے جگہ کی فراہمی کی نشاندہی ضلعی حکومت نے کی ہے" نو زهٔ دوی نه دا تپوس کوم چه د ضلعی حکومت د کالا ډهاکه کښې سره کار په دې جی؟ هلته د سره اليکشن نه دے شوې۔ Electoral collage ئے نه دے او د دئ ماله جواب را کوی چه " ضلعی حکومت نے کی" نو دهغه ځائے د عوام نه پکار ده چه کالا ډهاکه کښې تاسو اقدام کوئ نو دهغوې نه تپوس کوئ۔د افسوس خبره دا ده ددوئ نه تيرو ورځو کښې تپوس اوشو چې د دريائے سندھ د پاره ، د يو پل دپاره Feasibility ايښنو دے شوې وه جی او د دوئ نه ئے تپوس اوکړو هائر

اتهارټی چې دا دوه کومې علاقے ملاوئ کالا ډهاکه کښې؟ دوئ ورته جواب ورکړو، سی اینډ ډبلیو والو، چه مونږ ته پته نشته۔ دغښې دوئ ته پته نه وی او د هیډ کوارټر دوئ ته پته وی نو په دې باره کښې زه دا وائمه چه دوئ وائی چه د عوام په تعاون سره، نو په 24 تاریخ باندې وزیر اعلیٰ تلے وو، لوئے جرګے ته ئے خطاب کړے وو او په لوئے جرګه کښې یو کس هغوې ته دا وئیلی وو چه دا هیډ کوارټر په ،جودباه او باقاعده ما دغښې معلومات اوکړل او دخلقو نه مے تپوس اوکړو، د وزیر اعلیٰ صاحب په موجودګئ کښې هغوی وائی چې نه دا د اوګئ وی۔ نو دا خو Public Interest د پاره وی، په خلقو ته کوم ځائے کښې سهولت وی، خلق کوم ځائے غواړي نو دوئ د خلقو نه تپوس نه دے کړے او د ځان نه ئے دا ټول غلط جوابونه راکړی دی۔ او دا په (ج) کښې دوئ دا وائی چه دا بسی خیل جودباه چه دے، نو دا غټ Tribe دے، او دا سنټر دے، نو زهٔ دا تپوس کوم چه دا Five tribes دی په کالا ډهاکه کښې، پهلا تپه چې ده، هغې مدا خیل دے، بیا حسن زئی، بیا بسی خیل راځی۔ بسی خیل Last تپه ده او دوئ ماله جواب دا کوی چه دا ئے سنټر دے۔ نو د افسوس خبره دا ده، دا ډیر غلط بیان کوی، د دې سره د اسمبلئ استحقاق مجروح شوې دے، بالکل د ټولے اسمبلئ جی، ډیر غلط جوابونه ئے دا کړی دی۔ بله خبره چه دوئ دا کوی چه دربند ټاؤن شپ کښې سرکاری عمارتونه نشته دے، تاسو یوه کمیټئ مقرر کړئ او زما سره لاړ شئ چه څومره عمارتونه خالی پراته دی خو د پیسو د ضیاع د پاره دوئ نوئے عمارتونه جوړوی۔ نو زه د دې نه بالکل مطمئین نه یم۔

جناب عبدالاکبر خان: دا دے ټهیک وائی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! تاسو دے سال ته اوګورئ، په (الف) کښې "که آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے علاقہ کالاڈھاکہ تحصیل بلڈنگ کے لئے 19 لاکھ روپے کے Estimates کے لئے متعلقہ محکمہ کو بھیج دیا ہے" سرا دوئ لیکی "جی ہاں" ۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: اور آگے لکھا ہے کہ " محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے تحصیل بلڈنگ کے جودباہ کے لئے 89 لاکھ روپے کا Estimate بھیجا ہے"۔ کونسا ٹھیک ہے؟۔

(شور)

جناب مشتاق احمد غنی: انیس لاکھ ہے۔ Feasibility جی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون) انیس لاکھ کس کو ادا کرنے کا کہا ہے؟ اس کے حساب۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں وہاں پر" جی ہاں" کہا ہے۔ وہاں پر "انیس لاکھ" پر "جی ہاں" کہا ہے۔

وزیر قانون: "جی ہاں" کا یہ مطلب نہیں ہے

(شور و قطع کلامی)

Mr. Speaker: No cross talking at all. Please address the Chamber.
بس آپ، جی ملک ظفر اعظم صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب! جو سپلیمنٹری کوسچن انہوں نے کہا ہے، آپ اس کے بارے میں کیا فرما رہے ہیں؟ سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب زر گل صاحب چې کوم سوالات کړی وو ، دے محکمې خو د هغې جواباب ورکړی دی ، بهرحال مختوره خبره دا ده چې د اليکشن دا شپږ میاشتې شوې دی او هلته کښې يو منتخب قیادت زمونږ مخې ته راغلې دے او تقریباً هغه ځائے پورے ، دے کالا ډهاکه په باره کښې چې ځومره فیصلے شوې دی ، نو دا دهغه وخت دی چه کله منتخب اسمبلئ هم نه وه او زه د دې خبره وضاحت خو خا مخا کول غواړم چه زمونږه د صوبائی حکومت اور د ټولو محکمو په نظر کښې خو د منتخب قیادت او د وزیر اعلیٰ صاحب په نظر کښې د کالا ډهاکه دو مره لوئے اهمیت دے چې دا اوس اوس دوئ پخپله باندې هلته تلی وو او دهغې ځائے ټول جرګه ئے زرګل صاحب په قیادت کښې او د مولانا عبدالمالک صاحب په قیادت کښې راغوښتې وه ایبټ آباد ته او د ټولو نه لوئے فنډ ئے هلته ورکړے دے او حقیقت دا دے چه زمونږ په زړه کښې د کالا ډهاکے د ترقی دا يو ارمان دے ۔سکولونه نشته صاحب،او هلته کښې هسپتالونه ضرورت لری ، هلته کښې کومه ضرورت لری او زمونږه دا Vision دے ، دا مو هدف دے چه کالا ډهاکه دصوبے د نورو مقاماتو برابر کړو، یوه خبره، دویمه خبره دا ده چې ځو پورے

تاسو دهغه ځائے نه هیډکوارټر خبره اوکړه ، د دې هیډ کوارټر په باره کښې ضلعی انتظامې یقیناً به یو Feasibilityجوړه کړے دی یا به ئے یو Idea جوړه کړے دی خو مونږ بالکل په دې خبره باندې Clear یو چې د هغه ځائے کوم منتخب قیادت دے ، دهغوې په مشوره باندې به مونږ هلته د ټولو معاملاتو د چلولو ے کوشش کوؤ او د ریمه خبره چه د 19 لاکھ روپو ده او" جی ہاں" کښې دهغې جواب ورکړے شوې دے نو د دې مطلب دا د ے چې 19 لکھه نوئے ورکړے دی خو ورسره 89 لاکھ ته ئے عمومی تعداد رسولے دے ۔ بهرحال دے جواب کښې هم دا سې Contradiction نشته دے ۔ کالا ډهاکه زمونږ د پاره یو سوالیه نشان دے چې اوسه پورے ډیره زیاته پسمانده پاتې شوې ده۔ یو قبائلی سسټم دے او دا د صوبے په ترقئ کښې او د نورو علاقو په شان په بنکلے کولو کښې به مونږ هیڅ کمزوری ان شاءالله نه پاتے کوؤ۔

جناب سپیکر: بهرحال زرګل خان نه دا امید وو، ما وئیل ، نه نه پلیز ، چې کله دا سوال خو مخکښې شو چې سی ایم صاحب دوره اوکړه نو پکار دا ده چې تا وئیلے وے چې یره جی زهٔ مطمئن شوې یم ، دا سوال هډو پیش کومه نه۔

جناب زرګل: زما مسئله دا ده ، ما د سی ایم صاحب یا د منسټر صاحب خبره نه وه کړے ، ما د محکمے صرف خبره کوله، نورے مسئلے ټولے وزیر اعلیٰ صاحب حل کړے دی ۔ زه آن فلور آف دی هاؤس شکریه ادا کومه (تالیاں) چه دے دا سې تاریخی هغوې یو فیصله اوکړی چه دے نه مخکښې یو حکومت هم نه دی کړے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ سوال نمبر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زه په سپلیمنټری کوئسچن باندې تاسو نه رولنګ غواړم۔ چې آیا دا 19 لاکھ روپئ چې د وئ "جی ہاں" لیکلی دی، دا د 19 لاکھ روپو د پاره دی یا که د 89 لاکھ روپو د پاره دی؟

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! په دے باندې دا زرګل خان وئیلی دی چې" 19 لاکھ Estimate کے لئے متعلقہ محکمے نے بھیجا ہے، Estimate کے لئے، ہم نے کہا ہے" جی ہاں"۔

جناب عبدالاکبر خان: 19 لاکھ۔

وزیر قانون: اور 19 لاکھ، ہو سکتا ہے ان کے Knowledge میں نہ ہو یا کچھ ہو۔ محکمے نے وضاحت کی ہے کہ ہم نے 28 لاکھ کا Estimate، جی ہاں، Estimate ہم نے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 23، جناب مشتاق احمد غنی ۔

* 23 _ جناب مشتاق احمد غنی: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایبٹ آباد کے لئے گریویٹی فلو سکیم منظور ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکیم کب شروع کی جائے گی؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینیئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ایبٹ آباد کی اطلاع کے مطابق مذکورہ آبنوشی سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 01-2000 میں شامل تھی جس کا سرسری تخمینہ لاگت تقریباً مبلغ 1017.144 ملین روپے تیار کیا گیا اور حکومت سرحد کو پیش کیا گیا۔ حکومت سرحد نے بذریعہ مرکزی حکومت جاپان گورنمنٹ سے رابطہ کیا اور جاپان نے متعلقہ سکیم کے موقع ملاحظہ کیلئے ایک ٹیم دسمبر 2002 میں بھیجی، جس نے ابھی تک اپنی حتمی رپورٹ نہیں دی ہے۔

(ب) چونکہ ابھی تک جاپانی ٹیم نے اپنی فائنل رپورٹ نہیں دی، اس لئے مذکورہ سکیم کا کام شروع کرنے کا وقت تعین نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اگلے مالی سال 04-2003 میں ڈیزائن ورک شروع ہو جائے گا۔

جناب مشتاق احمد غنی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میرا اس میں سپلیمنٹری ہے جی کہ،

جناب سپیکر: کوئسچن الف، ب۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: سوال نمبر 23،

جناب سپیکر: الف، ب آپ پڑھیں نا، کوئسچن نمبر 23، الف، ب۔

جناب مشتاق احمد غنی: " ب جی" اس میں یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں پورا،

جناب مشتاق احمد غنی: اگر جواب آیا الف، ب ہے ہی نا جی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ اصل میں۔

جناب مشتاق احمد غنی: معصوم سا سوال ہے۔ وہ نہیں ہے۔ الف ب، دو ہی جز ہیں اسکے۔ ایبٹ آباد کی Gravity flow Scheme کے بارے میں ہیں جی اور اس سپلیمنٹری میرا یہ ہے کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ سکیم پچھلے دو سالوں میں کہیں منظور ہوئی تھی اور پھر ڈراپ ہو گئی تھی اور ابھی دوبارہ اس پر کام شروع ہو گیا ہے، تو میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ کیا یہ اس گورنمنٹ نے اس سکیم کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے یا پہلے کا کوئی تسلسل ہے ؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ اس میں ایک ارب بیس کروڑ کے قریب تقریباً خطیر رقم خرچ ہو رہی ہے، تو اس کو Watch کرنے کے لیے ایک ایسی کمیٹی پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے Form ہونی چاہیئے جو کہ اس کے Design اور اس کی Utility کے بارے میں پراونشل گورنمنٹ کو بھی باخبر رکھ سکے۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر خزانہ: پہ دے کبنې جی دا یوه ډیره لویه منصوبه ده د ایبټ آباد د پاره او دے منصوبہ با ندې چې عمل اوشي نو د دې د اوبو مسئله بہ امید دې چې ہمیشه د پاره حل شي او دا درے ورخ مخکبنې پہ اسلام آباد کبنې زمونږ اجلاس اوشو د مرکزی حکومت سره او پہ هغې کبنې چه کومه Issue مونږه اوچته کړې وه ، نو پہ هغې کبنې د ایبټ آباد د اوبو د پاره د دې لوې منصوبے دا سکیم شامل دے او صبا زمونږه بیا اجلاس دے ان شاءاللہ او مونږه دا غواړو چې دا پہ ہر حال کبنې دا پہ هغه مرکزی منصوبو کبنې دا شامله کړو۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر،۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈ سمجھ لیں یا Explanation سمجھ لیں، وزیر صاحب بیٹھے ہیں Works & Services کے، تو کیا یہ ان کی Responsibility نہیں ہے کہ وہ۔۔۔

Mr. Speaker: The Cabinet is collectively responsible before the House.

یہ تو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: نہیں، اگر وہ خود موجود ہوں تو وہ کیا یہ ضروری نہیں سمجھتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ قدغن نہیں ہے۔ سوال نمبر 63 جناب ظفر اللہ خان۔

* 63 _ جناب ظفر اللہ خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز لکی مروت نے یکم جنوری 2002ء تا 10 دسمبر 2002ء، تک ٹھیکے دیئے ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان تمام ٹھیکوں کی تفصیل فراہم کی جائے جو کہ مذکورہ عرصے میں دیئے جا چکے ہیں؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینئیر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب ظفر اللہ خان: تھینک یو۔ اس میں، میں ایک ضمنی سوال Add کرونگا، وہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ لکی میں ڈسٹرکٹ جو کنوینز ہے، اس سے پہلے وہ نائب ناظم ط ڈسٹرکٹ نائب ناظم نام سے اس کی بے جا مداخلت کی وجہ سے لکی میں جتنے بھی کنٹریکٹ ہیں، وہ ملی بھگت سے سی اینڈ ڈبلیو جو وہاں کے ڈائریکٹر ورکس اینڈ سروسز ہیں اور کنٹریکٹرز جو اس مخصوص سیاسی گروہ ہے، ایک مخصوص وہاں پر انہوں نے رکھا ہے تو یہ وہاں جتنے بھی کنٹریکٹ ہیں، وہاں ان کی ملی بھگت سے آپس کی بندر بانٹ کے ذریعے بانٹ لیتے ہیں۔ میری جناب والا، آپ سے یہ، اسمبلی فورم کے ذریعے منسٹر جو Concerned ہیں ان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کی تحقیقات کی جائیں اور جتنے بھی Contract ہوئے ہیں، انہوں نے ان کا اخبارات میں Ad نہیں دیا ہے، کچھ تھوڑے، بہت دیئے ہوئے تھے اور اگر جس دن آ بھی جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں جواب سے مطمئن ہیں یا نہیں؟ اگر جواب سے مطمئن ہیں، تو Short supplementary question کریں آپ؟

جناب ظفر اللہ خان: نہیں، جواب سے میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: بس جب آپ مطمئن ہیں تو پھر آپ بیٹھ جائیں۔Next سوال نمبر 73۔
جناب ظفراللہ خان: میرا اس میں ضمنی ہے۔

Mr. Speaker: You are satisfied.

سوال نمبر 73، جناب پیر محمد خان، پیر محمد خان صاحب سوال نمبر 73۔
میاں نثار گل: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی Question ہے جی۔
جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

* 73 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور ریڈیو سٹیشن کے سامنے چاغی پہاڑ کا ماڈل بنایا گیا ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مصنوعی پہاڑ پر حکومت کے لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں؛
(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پہاڑ پر کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؛
(د) آیا حکومت متعلقہ افراد سے خزانے کی یہ ضائع شدہ رقم واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینیئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پشاور ریڈیو سٹیشن کے سامنے چاغی پہاڑ کا ماڈل بنایا گیا ہے،
(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پہاڑ پر حکومت کے لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں،
(ج) مذکورہ پہاڑ پر کل 35 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں،
(د) چونکہ یہ رقم اس وقت کے وزیر اعلیٰ (مجاز افسر) کی منظوری کے بعد خرچ کی گئی لہذا رقم واپس لینے کا جواز نہیں ہے؟

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا سوال د دې ، پېښور ریډیو سټېشن په دے ډاګ کښې چې کوم چاغی----

(شور)

Mr. Speaker: Please order, please.

جناب پیر محمد خان: دغې باره کښې دا سوال ما کړے دے چې دا چاغی غرئے چې کوم جوړ کړے دے د دې پېښور ریډیو سټېشن په دے ډاګ کښې ، یو قیمتی زمکه ده په دې کښې پلازے هم جوړیدې شی او په دے کښې مارکیټ هم

جوړیدے شی اور نور کار پکښې هم کیدلے شو نو دهغې باره کښې دا سوال کړے وو چه په دے څومره خرچه راغلې ده او څه فائده ئے ده؟ دوئ د (ج) په جواب کښې وائی ، ما وئیلی دی چې "اگر جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پہاڑ پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟ دوئ وائی "مذکورہ پہاڑ پر 35 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں" هسې په دے یو پهاړ باندې 35 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں" که دا ئے مونږ ته راکړے وے نو مونږ به پره لس پرائمری سکولونه جوړ کړے وو ، په لسو کلو کښې به پرے د تعلیم سهولت حاصل شوې وو۔ دا څومره بے انصافی ده بیا په اخیر کښې دوئی وئی چه مجاز افسر ،"چونکہ یہ رقم مجاز افسر کی منظوری کے۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Please order please.

جناب پیر محمد خان: چونکہ یہ رقم اس وقت کے وزیر اعلیٰ (مجاز افسر) کی منظوری کے بعد خرچ کی گئی، لہذا رقم واپس لینے کا جواز نہیں ہے، ما ورته اووے چې دا رقم تر واپس واخله۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری ، سپلیمنٹری۔

جناب پیر محمد خان: سپلیمنټری دا دے چې یو خو دا مجاز افسر څوک دے ؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: چې 35,35 لاکھ روپئ ئے داسې په عیشو څیزونو باندې خرچ کیږی د دې غریبے صوبے ، که دا رقم د دې صوبے وی نو بیا ددۀ نه واپس راغستل پکار دی ۔ که دوئ وائی چې مونږ ترے نه شو اغستې نو بیا دا تاسو پبلک اکاؤنټ کمیټئ ته دا سوال اولیږئ چې دا رقم مونږه دهغوې نه واپس واخلو۔

جناب سپیکر: هغه خو آډټ پرے راغلې دی ، پخپله به راځی ۔ څه جی ۔ سراج الحق صاحب ، پیر محمد خان صاحب وائی چې دا پیسې ولے لګیدلی دی ؟

سینئر وزیر: حقیقت دا دے چې پیر محمد صاحب د کوم غر طرف ته اشاره اوکړه ، دهغې جوړولو باندې هم ډیر خرچ شوے دے ، 35 لاکھ روپئ ، نو هسې نه چه په

دې ورانولو باندې دهغې نه زيات خرچ راشي (قہقہے) او دغه شان ډير داسې ځايونه دی چې هغې باندې زمونږ خرچ شوے دے لکه مينار پاکستان شو، هغه۔ هم جوړ شوے دے ۔ دا اصل کښې د بعض اهمو واقعاتو يادګاروی او دهر قوم د پاره دا يادګارونه د تاريخ د محفوظ کولو يو ذريعه ده چونکه په هغه وخت کښې هندوستان ايټمی دهماکه کړې وه او بيا د ټول قوم دا مطالبه وه چې دهغې په جواب کښې مونږ ته هم ايټمی دهماکه پکار ده او حقيقت دا دے چې د 1947ء د قيام پاکستان نه پس که دے ټول عالم اسلام ته څه خوشحالی ملاؤ شوې ده سيوا د غم ، نو هغه دا چې مونږ د ايټمی قوت خاوندان شوې وو۔ او نن هم دا چې ټوله دنيا کښې د مسلمانانو سر لوړ دے نو دا نه د عربو د تلو د وجے نه دے ، نه د فوج د وجے نه دے-----

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ یہ ٹرانسلیشن کی ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹرانسلیشن ؟

جناب مشتاق احمد غنی: سینیئر منسٹر صاحب کی پشتو سمجھ آرہی ہے لیکن اردو ان کی نہیں آرہی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

سینئر وزیر: تو میں ان کے لئے اردو میں بات کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ سسٹم تو ہے میرے خیال میں، کیا خرابی ہے اس میں؟ پلیز ٹھیک کریں۔

سینئر وزیر: بہرحال میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: بشير بلور صاحب بيا خفه کيږی۔ مطلب دا دے چې----

سینئر وزیر: اچھا تو ان کے لئے پشتو میں اور ان کے لئے اردو میں بات کرتے ہیں۔ چې دا اصل کښې زمونږه يو يادګار دے اور دا خبره ستاسو صحيح ده چې دا يو قيمتی ځائے دے خو زما خيال دے که چرته کښې دا شې مونږه ، مونږه د دې خبرې، يقيناً مونږه سره خپله احساس دے چې په چوکونو باندې داسې اخراجات نه دی پکار چې زمونږ وسائل په هغې خرچ شی او زمونږ بچو ته په تعليم او د علاج سهوليات نه وی خو بهرحال چې کوم يو شې جوړ کړے شوے دے نو دهغې به ورانولو باندې به را نه اوس مزيد پيسې خرچ شې او هغه پيسه هم چې په تعليم يا به صحت باندې

اولګوؤ۔ بهرحال د کفایت شعاری دپاره زهٔ د محترم ممبر صاحب خیر مقدم کوم او دا ملګری وائی چې په دغه وخت کښې شاید پیر محمد صاحب پخپله هم وزیر وو نو که دا خبره صحیح وی۔ (تالیاں) نو دا ، بهرحال په هغه بنیاد باندې دوئ د یو قومی جذبے صحیح فیصلے کړې ده او ښه شے ئے جوړ کړے دے۔ د دغې به مونږه ان شاء الله حفاظت کوؤ۔ ځکه چې دا یو یادګار دے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ جناب پیر محمد خان۔

میاں نثار گل: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر! یہ اسمبلی میں جو کوئسچن آتے ہیں اس پر معزز رکن بہت دل لگاتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ بھی اس میں بڑی مشکل سے جوابات دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: یہ جناب ظفراللہ خان کا جو کوئسچن تھا، اس میں میرا ضمنی کوئسچن تھا۔

جناب سپیکر: وہ تو۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: نہیں، اس میں میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے اور بڑا Sensitive ہے جی۔ وہ یہ ہے کہ اس نے لکھا ہے کہ کس طرح ٹھیکے ہوتے ہیں اور ہمیں تفصیل فراہم کی جائے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس میں لکھا ہے کہ Name of works, Estimated cost اور Name of contractor اور اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ contractor کو کتنے Cost میں ٹینڈر ہوتے ہیں، اس میں یہ فرض کریں 34 لاکھ کا Cost تھا ، یہ 40 لاکھ بھی ہو سکتا ہے اور یہ 20 لاکھ بھی ہو سکتا ہے یہ اس میں ضمنی کوئسچن ہے کہ اس کی ذرا تفصیل فراہم کی جائے کہ یہ ٹینڈر کتنے پرسنٹ پر ابھی کنٹریکٹر کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ New information's ہیں، فریش نوٹس دیدیں تو جواب آئیگا۔ میاں صاحب، ایسی کوئی بات نہیں ہے Fresh information ہے آپ نوٹس دے دیں۔ کوئسچن آپ پوچھیں تو ان شاء اللہ جواب آپ کو ملے گا۔ نیکسٹ کوئسچن نمبر 75 جناب پیر محمد خان۔

* 75 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پورن مار تونگ روڈ کی بلیک ٹاپنگ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل تھی جس پر فوجی حکومت آنے سے پہلے باقاعدہ کام جاری تھا؟

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر فوج کے بر سر اقتدار آنے کے بعد کام روک دیا گیا تھا؟

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سڑک پر کام دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں، 99-1998 کے مالی سال میں شامل تھی، جس پر کچھ کام ہوا تھا۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مذکورہ روڈ کا تخمینہ لاگت بن چکا ہے اور موجودہ ADP 2002-03 میں سیریل نمبر 187 کے تحت Umbrella PC-1 کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد کام شروع کر دیا جائیگا۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زما په خیال مطمئن به ئے د دې نه۔

جناب پیر محمد خان: مطمئن خو یم جی د وئی لیکلی دی چې دا مونږه سیریل نمبر 187 باندې لیږلے دے۔بس زهٔ به صرف دومره یو ریکویسټ اوکړم چې دا Ongoing سکیمونه دی ، چې دا مهربانی اوکړی چې دا کار پرے جاری پاتے شی۔ زهٔ به ئے شکریه ادا کړم۔

جناب سپیکر: آپ کھڑے ہوکے۔۔۔

سینئر وزیر: زه د محترم سپیکر صاحب په حکم باندې ولاړ یمه او دا چې دوئ د کومو سکیمونو طرف ته اشاره اوکړه نو دا ، مونږه جی د دې جائزه واخلو او څومره پورے چې امکانی صورتحال وی ، ان شاءالله مونږ به د محترم رکن۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب ، جواب کښې خو دوئ دغه کړے دے ، Written جواب کښې بیا لږ تضاد راځی۔ دیکښې خو دوئ وئیلی دی چې مونږه PC-1 تیار کړے دے او واقعی دا د A.D.P سکیم د دې زوړ وو او کوم جواب ئے چې Written راکړے دے بس چې دهغې په محکمه باندې ئے Implementation اوکړی ، صرف دومره د دوئ اوکړی۔

جناب سپیکر: وائی کوشش کوؤ کنه۔

جناب پیر محمد خان: نہ کوشش خو، چې Written جواب راغلو ، د کوشش خبره ښکاره شوه چې دوئ هغے سره پخپله Agreeدی ، حکومت Agree دے، محکمه Agree ده خو که دے نه دوئ روگردانی کوی نو بیا خو زیاتے دے۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

جناب پیر محمد خان: وائی بیا به ئے دے سره Discuss به ئے کړو۔ جی سراج صاحب وائی چې Discussبه کړو ورسره۔ سوال نمبر 76 جناب فرید خان۔

* 76 _ جناب فرید خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر، کوہستان اور سوات کو ہستان کو ایک دوسرے سے ملانے اور سیاحت کے فروغ کے لئے نئے کمراٹ باڑ گوئی (دیر بالا) کے مقام پر ایک روڈ تعمیر کی گئی ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے،

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت علاقے میں سیاحت کے فروغ اور دیر سوات کو ملانے کیلئے مذکورہ روڈ کی حالت بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب (وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، مذکورہ سکیم کو حکومت نے ترقیاتی پروگرام برائے سال 03-2002 سکیم نمبر 187 میں صوبائی ترقیاتی پروگرام کی مد میں باقی ماندہ روڈ کی تعمیر میں شامل کیا ہے۔

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! په دې (ج) جواب کښې دوی وائی چې دا مذکوره سکیم کوم چې سوات کوہستان او دیر کوہستان چې ملاوئ ، کوم روډ کمرات نه واخله تر کالامه پورے ، دوئی وائی چې دا حکومت په سکیم کښې شامل کړے دے ، ترقیاتی پروگرام 03-2002 او سکیم نمبر 187 ، او دغه سکیم نمبر 187 د پیر محمد خان صاحب کوم روډ چې دے ، دا هم په دغه کښې دے جی ، زما ضمنی کوئسچن دا دے ، دوئ وائی چې بالکل دا پکښې مونږ شامل کړے دے ، ان شاء الله چې دا مونږه دغه کوؤ خو داد چې مذکوره سکیم چې دے ، کله به حکومت جوړوی او څومره رقم ئے دے د

پارہ مختص کڑے دے ، څومرہ رقم ئے دے د پارہ مختص کنے دے اور کل بہ ئے جوړوی ؟ چونکہ دا سړک د سیاحت د فروغ د پارہ ډیر زیات اهمه دے ۔ کالام او کمراټ تر یو سړک دے ، سوات کوهستان اور دیر کوهستان ملاووی یو بل سره ۔

<u>سینئروزیر:</u> مونږ بہ د دې سوال جواب هله ورکړو چې دے دا سوال راوړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا رقم پہ بارہ کښې مطلب دا دے تاسو تپوس کړے دے نو وائی چې Fresh question بہ ورکړئ۔ Fresh information دوی بہ دغه کوی۔

<u>جناب امیر زادہ:</u> سر! دیکښې زما یو ضمنی سوال دے۔دوی وئیلی دی چې دا ----

<u>جناب سپیکر: امیر زادہ خان!</u>

<u>جناب امیر زادہ:</u> دوی وئیلی دی چې د تیر کال پہ ADP کښې دا سکیم شامل وو خو دهغې نہ مخکښې کال څلور کلو میټر روډ جوړ شوې وو او بیا Abandoned شوے وو کار پرے ،ټینډر پرے Cancel شوې وہ او ټهیکیدار کار دهغې ځائے نہ بس کړے وو نو ماتہ خو دا نہ ښکاری چې دا جواب صحیح دے ځکہ چې تیر کال پہ هغې باندې هیڅ کار نہ دے شو۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

<u>ملک ظفر اعظم (وزیر قانون)</u> :جناب سپیکر صاحب! یہ پہلے جو سکیمیں شروع کی گئی تھیں جس طرح یہ دیر کوہستان سوات کوملانے کے لئے 311 .28ملین روپے لگائے گئے تھے،جب فوجی گورنمنٹ نے ٹیک اوور کیا توانہوں نے ایک فیصلہ کیا کہ جن سکیمز پر پچاس فیصد سے زیادہ کام ہوا ہو،ان کو Complete کردیں اور جو پچاس فیصد Categories مقرر کی گئی تھی، کہ جہاں 30% سے کم کام ہوا ہو،اس کو چھوڑ دیں تو اگر آپ دیکھیں جی کہ 28 ملین میں سے اس میں دیکھیں کہ سال 97-1996ء میں One millionان کو ملے ہیں تواس رقم کا ٹوٹل جو ہے وہ 30% سے کم آتا تھا اس لئے اس کو چھوڑ دیا پھر جب یہ موجودہ حکومت آئی تو اس نے ایک دوسری سکیم شروع کی 187 نمبر ADP کے تحت Umbrella ADP جسکو کہتے ہیں تو ہم نے یہ سوچا کہ جن سکیموں پر خرچہ ہوا ہے،ان کو دوبارہ چالو کرنا چاہیئے۔تو پچھلے سال بھی اس کو شامل کیا گیا تھا،36.708 تھی لیکن ابھی مطلب ہے کہ فنانس کے پرابلم ہیں تو بہت ساری

سکیم اسی طرح پڑی ہوئی ہیں تو تقریباً چار پانچ Questionsاسی طرح کے ہیں جی۔آپ جب دیکھیں گے پیر محمد صاحب کی سکیم بھی اسی ضمن میں آتی ہے۔اس کے بعد جو آرہے ہیں وہ بھیUmbrella ADP کے تحت آئیں گے جی تو یہ ہمیں موقع دیں انشاءاللہ ہم اس سکیم کو جلد مکمل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں اور بونیر کو بھی اس میں شامل کریں کیونکہ وہاں بھی یہ ادھوری رہ گئی ہیں۔Next سوال نمبر 89،جناب فرید خان صاحب۔

* 89 _ جناب فرید خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دیر سے لیکر کمراٹ کوہستان تک دریائے کوہستان کے کنارے سڑک تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے ء

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا PC-1 بھی تیار کیا گیا ہے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر سے دیر اور کمراٹ کوہستان کے درمیان 20 کلو میٹر تک کا فاصلہ کم کیا جا سکتا ہے، نیز مذکورہ سڑک دیر کوہستان کے لوگوں کا دیرینہ مطالبہ بھی ہے؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر کے سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں۔

(ب) دیر کوہستان کے لئے دریا کے کنارے سڑک کی تعمیر کے منصوبے کے حصہ اول (Phase-1) کو ڈرافٹ اے ڈی پی برائے سال 04-2003 میں شامل کیا گیا ہے،

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ دیر کوہستان کیلئے دریائے کوہستان کے کنارے سڑک کی تعمیر کوہستان کے لوگوں کا دیرینہ مطالبہ رہا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس سڑک کی لمبائی میں خاطر خواہ 18 کلو میٹر کمی آئے گی۔

(د) مذکورہ سڑک حصہ اول (Phase-1) کو ڈرافٹ ADP برائے سال 04-2003 میں شامل کیا گیا ہے ۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! زه د صوبائی گورنمنټ ډیر زیات مشکور یم چې دوئ دا خبره ډیر په واضح الفاظ کښې لیکلے ده چې مذکوره

سړک چې د دې فیزون په ډرافټ اے ډی پی سال 04-2003 کښې شامل شوے دے ۔زه دا خبره واضح کول غواړم چې په جولائی کښې ټوله اسمبلی چې ده ، دا کمراټ ته روانه ده ان شاء الله او صحافی برادری هم په هغې کښې شامله ده او ان شاء الله چې ټول اپوزیشن ممبرز به هم ځی او ټول منسټرز او وزیر اعلیٰ صاحب او ټول به ان شاء الله ځی (تالیاں) نو زما دا ګزارش دے د حکومت نه چې کله دا ټول ، دا ټور مونږ ان شاء الله دغه خلق لاړ شور نو چې هلته یو فنګشن مونږه Arrange کوؤ ، دا پروګرام او د دې روډ باقاعده افتتاح به دے پروګرام کښې مونږه اوکړو ، دا یقین دهانی د مونږ له راکړی نو دا به ډیر زیاته مهربانی د دوئ وی جی ۔ وزیر اعلیٰ صاحب چونکه ناست دے نو چې په خپله خله مبارک باندې دا خبره اوکړی چې د دې روډ به ټول ممبرز به ټول هلته موجود وئ ان شاء الله ، د دې روډ افتتاح به هلته کښې ان شاءالل۔ کیږی جی۔

<u>*جناب سپیکر:*</u> *جناب سراج الحق صاحب*۔

<u>*سینئر وزیر:*</u> دا فرید خان صاحب سره ، چې کوم سوالات د وئ اوکړل ، نو زهٔ ئے شکریه ادا کوم چې د خپلې علاقے د ترقئ باره کښې دے ډیر زیات حساس دے او کالا ډهاکه په شان کوهستان هم یو پسمانده ، غریبه او پاتے علاقه ده او د دے وجه نه مونږه هغه ورځ سینیټ چیئرمین هم راغلې وو ، هغه ته هم ما اووئیل چې یره زمونږ د دې صوبے د ټلو نه لوئے آمدن که کیدے شی نو هغه سیاحت دے ، لهذا ستاسو چې مرکزی حکومت کښې ، څومره کیدے شی نو زمونږ د پاره هزاره او سوات ، کوهستان دیر او چترال د سیاحت طرف ته مونږ د پاره چې څومره وسائل راکولے شئ ، راکړی ، دا مفته پیسه ده ،نو په دغه ضمن کښې مونږ د کمراټ د اجتماعی د ټلو، ما خو دهٔ ته وائیل چې ټول اسمبلئ ته دعوت ورکړه ، ان شاءالله دا به در سره لاړ شی۔

<u>*جناب بشیر احمد بلور:*</u> هغوې منلے ده خو تاسو دا Commitment اوکړئ چې د دې روډ افتتاح به تاسو کوئ نو هغه خو تیار دے چې تاسو ټول راشئ۔

جناب فرید خان: زه یو وضاحت کوم جی ، پندره سوله ، ستره جولائی وزیر اعلیٰ محترم مونږ له راکړې ده، د ټولے اسمبلئ به ان شاءالله ټور وی ، تین روزه ټور له دی باقاعده جی ، سه روزه ټور به وی جی نو چې داسې ------

سینئر وزیر: دا انشاء الله لکه ، که دا ------

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کوشش به وی۔

سینئر وزیر: که تکمیل دغه ئے او نشی ، نو دا آغاز بسم الله هلته به اوکوؤ جی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 134 جناب شاہ راز خان صاحب۔

* 134 _ جناب شاہ راز خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بٹ خیلہ میں 72 لاکھ روپے سے واٹر سپلائی بچھائی گئی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم میں استعمال شدہ میٹریل انتہائی ناقص ہے اور سکیم کچھ ہی عرصے میں تباہ ہو گئی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی سکیم بٹ خیلہ کا ٹینڈر 72 لاکھ روپے کا ہوا ہے یہ سکیم دو مرحلوں پر مشتمل ہے جس کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) جی نہیں، سکیم میں جو میٹریل /پائپ استعمال کیا گیا ہے، وہ گورنمنٹ کے منظور شدہ کمپنیوں سے سپلائی کردہ ہے جو کہ بالکل صحیح ہے۔اس میں کوئی بھی نقصان نہیں آیا ہے۔پہلا مرحلہ جو مکمل کیا گیا ہے، اسے بٹ خیلہ ٹاؤن کمیٹی کو جون 2002 میں حوالہ کیا گیا ہے اور اس سے لوگوں نے اپنے گھروں کو کنکشن لئے ہیں اور سکیم بالکل صحیح چل رہی ہے البتہ دوسرا مرحلہ ابھی مکمل نہیں ہوا ہے جس کے لئے مزید اڑتیس لاکھ روپے درکار ہیں جو ابھی تک مہیا نہیں کئے گئے ہیں۔اگر مذکورہ فنڈز مہیا کیا گیا تو یہ حصہ بھی جون 2003 تک مکمل کرکے چالو کر دیا جائے گا۔

جناب شاہ راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر! سوال جواب خو جی هغوې ډیر واضح لیکلے دے او جواب کښې هم دغه دی چې هیڅ قسمه څه مسئله

په دې سکیم کښې نشته خو د دې نه زهٔ مطمئن نه یمه ـ د دې نه مخکښې د توتکان د روډ باره کښې هم ما تپوس کړے وو، نو هغې کښې هم دغه جواب هغوې راکړے وو، دے کښې ئے لیکن دی چې 38 لاکھ روپۍ پاتے دی او دا مونږ ته نه دی ملاؤ شوې خو وزیر اعلیٰ صاحب مهربانی کړې وه ، هغوې د رګئ ته راغلې وو، او هلته ورته مونږه وینا اوکړه، زه وومه ، باچا صاحب وو، نو هغوی هغه 338 لاکھ روپۍ مونږ ته Release کړی دی۔او هلته ملاؤ شوې دی۔ په هغه بل فیز باندې هم دا او کار روانی دے ، میټیریل ئے هم ناقص دی، ساکټے هم غلطے دی ،هغه ټهیکې چې کومه ده، هغه اوس ئے چې جوړه کړې ده ، هغه هم لیک شوې ده ، مصیبت دا دے جی په هغوې په منتونو په زارو د ټهیکیدارانو نه او د انجینئرانو نه زه پوزے له۔ هلته راغلم په دې سکیم باندې چې په مخه راته ناست وی چې بهئی ته دغه مه کوه دا ، داسې، او دا مخکښې کار دے او ته پرے څه کوے ؟ مصیبت دا دے جی ، په ډیپارټمنټ کښې څومره انجینئرنګ ورکس چې دی ، په دې کمیشن اغستل کیږی ، وزیر اعلیٰ صاحب محترم دلته کښې ناست دے او دا اسمبلی ده ، زه وائم چې د دې دپاره که مونږه څه داسې فیصله اوکړو چې د دې لعنت نه مونږه دا خپله۔ صوبه خلاصه کړو، ان شاءالله د داسې کوئسچن د داسې شور شغرب چې بیا مونږ ته ضرورت نه وی ، تو تاسو یقین اوکړئ جی که څوک پیچ تاوهی نو هم پکښې پیسې اخلی، که سیخ لګوی ، هم پیسې اخلی یعنی یو داسې څیز نشته چې یو ډیپارټمنټ دے ، هغه کار کوی او هغې د صاف ستهره کار اوشې چې بس پیسې راغلې او دغه پیسې په دغه اولګیدلے او دا انجینئر صاحب او ایس ډی او صاحب او ایکسیئن صاحب په دې باندې ګزاره اوکړی چې دوئ ته کوم مراعات حکومت ورکوی په هغې باندې د خپله تسلی اوکړی۔

جناب سپیکر: *شاہ راز خان، شاہ راز خان، مختصر کریں۔ مختصر۔*

جناب شاہ راز خان: زه مختصر کومه جی ، ما خو مختصر اوکړه خبره۔

جناب سپیکر: نه خو تقریر کړے کنه۔

جناب شاہ راز خان : تقریر ځکه کومه جی چې پیسې پکښې وهلی دی، د دنیا غبن ئے پکښې کړے دے ، په منتونو په زارو باندې زه مو سترے کړے یمه ، اوس وائی چې بالکل خیر خیریت ، هلته خو جی هیڅ نشته ۔ اوس ورپسې دوئ ایس ډی او اولیږی او هغه ایس ډی او رپورټ ورکړی نو هغه به هم وائی چې هیڅ شے نشته جی ، بالکل ټهیک ټهاک دے ۔ وائم د دې کمیشن غم اوکړئ جی چې دا کمیشن ختم کړے شی په دې انجینیئرنگ کښې نو دا مسئله به بیا نه وی ۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی : پوائنټ آف آرډر۔ زۀ جی عرض کوم ۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زما یو منټ جی ، زما یو منټ جی ۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد الحسینی صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه دا عرض کوم ، د دوئ زۀ بالکل تائید کومه پرون د ډان اخبار نمائنده ماته شکایت اوکړو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سپلیمنټری ، دا ضمنی سوال دے ؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: چې په نوښار ے کښې گرلز کالج کښې تعمیر کیږی او هغه تعمیر دومره ناقص دے چې پرنسپل پخپله د هغې گواهی کوی خو څوک آوری نه ځکه چې هغه ایکسیئن او هغه ایس ډی او هغه کمیشن اخلی د خدائے د پاره د کمیشن لعنت چې دے ،ختم کړئ۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب ، شاه راز خان چې کوم۔۔۔

سینئر وزیر: محترم شاه راز خان چې کوم مسئلے طرف ته توجه ورکړله، حقیقت دا دے چې مسئلے دے هم داسې پیچ یاویدلو باندې او په میخ ټکولو باندې، خو دا ده چې دا عادت د تیرو پنځوس کالونه دے خلقو ته او دا چې د کلونو او د مدو عادت دے ، دا ترے په یو ورځ ته خلاصئے نو دا نا ممکن کار دے ۔ اول خبره خو دا ده چې دلته چې کوم متعلقه محکمه ده، هغې د پاره مونږه د صوبے حکومت نه دا رولنگ دے چې د دې کیس په باره کښې یو مکمله کمیټئ په دې جوړه شی

چې د دې دا تحقیقات اوشی ، چې آیا واقعی د دې زمونږ معزز رکن چې کوم شکایت کړے دے ، دا صحیح دے او که فرض کړه دا صحیح وی نو چې په دې باندې کارروائی اوشی ، او۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کمیټی به جوړوئ او Concerned MPA به په اعتماد کښې اخلئ ، دا مطلب دے۔

سینئر وزیر: اؤ جی ، او دویمه یعنی د دې ډیپارټمنټ خپله کمیټی چې متعلقه ایم پی اے په اعتماد کښې واخلی ، زهٔ Agree کوم او دویمه دا ده چې د دې کمیشن په باره کښې مونږ سره پخپله یو احساس دے او هغه لارے چارے لټوؤ چې څه په طریقه باندې دا چوسنئ د دوئ د دې خلو نه را اوباسو۔

جناب سپیکر: مهربانی جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: تاسو یوه دوه ، دا چې کمیشن اخلی هغوی له پهانسی ورکړئ چې د سمیږی او که نه سمیږی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوسچن نمبر145، جناب حبیب الرحمان۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا څوک چې کمیشن اخلی ، ده پنځوس کالو ګند په یوه ورځ کښې ختم شی خو که تاسو چا له سزا ورکړی۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

* 134 _ جناب حبیب الرحمن خان: کیاوزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرائیں گے کہ :

(الف) آیادرست ہے کہ صوبائی بجٹ میں بٹاڑا شنگڑا روڈ(براستہ بانڈیر) کے لئے 14 کلومیٹر روڈ منظور کیا گیا تھا جس پر تاحال کام نامکمل ہے،

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ 15تا 18 کلومیٹر روڈ خوشحال پاکستان فنڈ سے تعمیر کی جارہی ہے،

(ج) اگر(الف) اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نامکمل روڈ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک ؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔ 14 کلو میٹر روڈ صوبائی بجٹ میں منظور کیا گیا تھا، جس میں 13 کلو میٹر پر کام مکمل ہو چکا ہے باقی ماندہ کام ADP موجودہ سال 03-2002 میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) تفصیل جز (الف) میں دی گئی ہے۔

جناب حبیب الرحمن: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مہربانی جناب سپیکر! زه جی مکمل د دې خپل جواب نه مطمئن یمه۔ او مزید نه Press کومه ، .I am fully satisfied

جناب سپیکر: مہربانی۔ کوسچن نمبر 199، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

* 199 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ باڈان تحصیل ادیزئی دیر لوئر کے مقام پر رسیوں کے پل (Suspension Bridge) کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ کئی سال قبل دیا گیا تھا،

(ب) آیا یہ درست کہ اس پل کی تعمیر کے لئے ستون بھی تعمیر کے گئے تھے اور ٹھیکیداروں کو ادائیگی بھی کی گئی تھی،

(ج) آیا یہ درست ہے کہ سالہا سال گزرنے کے باوجود پل تا حال نامکمل پڑا ہے،

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پل کی تعمیر کے لئے ٹھیکیدار کو کتنی ادائیگی کی گئی ہے اور حکومت پل کی تعمیر کا کام مکمل کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب سینیئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) باڈوان تحصیل ادیزئی دیر لوئر کے مقام پر سال 90-1989ء میں محکمہ رورل ڈیویلپمنٹ (معدوم) ضلع دیر نے رسیوں کا پل (Suspension bridge) کی مرمت کے لئے پیپلز پروگرام کے تحت مبلغ -/1,61, 700 روپے کی منظوری دی تھی۔ اس پل کی تعمیر کیلئے ستون تعمیر کئے گئے ہیں، جس میں ٹھیکیدار کو مبلغ -/1,33,057 روپے کی ادائیگی بھی کی گئی اور کام جاری تھا کہ حکومت وقت نے پیپلز پروگرام ختم

کر دیااور منظور شدہ رقم میں سے جو بقایا تھی، واپس کر ڈالی جس کی وجہ سے پل کا کام ادھورا رہ گیا اب اگر ضلعی حکومت مذکورہ پل پر کام کی تکمیل کے لئے فنڈز مہیا کرے تو کام پایا تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه د دې جواب نه جی قطعاً مطمئین نه یمه ، په دیکښې د تحقیقاتو ضرورت دے ، په دې دریو کښې خو راته جی دوئی "ہاں" کوی خو بیا پکښې جی دا وائی ، دا جی ډیر دیو لوئے کرپشن سوال دے ، چې 161700 روپئ خو ټھیکیدار ته ورکړے شوې دی خو لږ دغه پل که زه تاسو ته اووائم ، "پل ډیر د پخوا نه جوړ وو، دا د مرمت دپاره ورکړے شوې وے او په دې پیسو کښې هغه د نر بچی دا کار اوکړو چې د پل نه ئے رسئی هم پوړے کے هغه کوم لرګی چې پرے لګیدلے وو"۔ هغه ترے هم اوړی دی کور ته ، دهغې نه ئے کھړکئ ، دروازے جوړے کړی دی او هغه پل اوس تشے کوټئ ولاړے دی ۔ خو دا پل پخوا جوړ شوې دے ،اوس نه وو شوې په دې مرمت کښې د مرمت دپاره چې کومے پیسې ورکړے شوې وے نو په هغې کښې دغه کار ئے کړے دے چې رسئ ئے ترے نه اوړی دی او هغه کوم مات ګډ لرګی پکښې پراته وو نو هغه ئے ترے هم کور ته اوړی دی ۔پل هم دغه شان پرت دے ،خلقو ته تکلیف دے په سیند باندې په دې ، زمیندار خپلو پټو تو پکښې نه شی پورے وتے ، تحقیقات غواړی جی ډیر زیات انتهائی یو اہم مسئله ده چې د بیا د پاره خو څوک دا کار نه کوی کنه، دا خو انتهائی ظلم شوې دے جی۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیکښې به زه لږ دغه اوکړم۔

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دے جواب کښې ئے دا لیکلی دی چې "اگر ضلعی حکومت مذکورہ کام کی تکمیل کے لئے فنڈ مہیا کرے تو کام پایا تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے" نو د دې مطلب دا دے چې په دې باندې دا کومے پیسې لګیدلی دی ، دا هم ضائع شوې او دا ده چې ضلعی حکومت سره که فنډ وی نو پکار دی چې بهئی حکومت ترے ورته فنډ ورکړی چې خلقو ته دا تکلیف دے چې دا هم لری شی او کومه پیسه لګیدلے ده او کومه پیسه

چې ضائع کیږی هغه خو به په ځائے اولګی کنه ۔ دا هم د قوم پیسه ده ۔ نو دیکښې دا مهربانی د اوکړی ،زمونږ وزیر صاحب چې دیکښې د خپلے مهربانئ سره دوئ ته دا باقی پیسے ورکړی، دا پل د Complete شی۔

جناب سپیکر: هغه خو وائی چې رسئ ئے ترے اوړی دی، دغه لرګی ئے اوړی دی، چې کوم کار شوې دے ، وائی شته نه د سره ۔

جناب بشیر احمد بلور: نو هغه جی و ر د کړی کنه جی ، دے باندې تاسو ګورئ ، دے جواب کښې لیکلی دی تقریباً 161700 روپئ پرے لګیدلی دی او په دې باندې ټوټل دوه لکھ روپئ نور کار به وی نو هغه دے دوه لکھ یا یو نیم لکھ روپو سره پوره علاقے ته یو فائده رسی نو دے باندې خو دومره تاوان نه دے جی ۔ چې مونږ دا نور په دې فضول خبره باندې پیسے لګوؤ نو په دې باندې به اولګئ یو دوه لکھ ۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان ! که څه ضمنی کوئسچن د وی دے سوال باره کښې ؟۔

جناب عبدالاکبر خان: څه شے جی ؟ نشته جی ۔

جناب سپیکر: د دې سوال په باره کښې څه ضمنی کوئسچن وی ، نشته ځه جی ، سراج الحق صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: چې کوم سوال دے ، هغې کښې ئے ضمنی ته نه پریږدئ چې دے ته۔ پته ده چې دیکښې څه نشته نو راله اجازت -----

(قہقہے)

سینئر وزیر: محترم سپیکر صاحب ! ډاکټر ذاکر الله خان چې د کوم پل باره کښې تذکره اوکړه نو یقیناً چې دومره پیسې پرے لګیدلی دی نو دا اوس پایا تکمیل ته رسول پکار دی۔

جناب سپیکر: زه نه پوهیږم چې د سردار ادریس صاحب د محکمے سوال دے او که ستاسو دے

سینئر وزیر: هغه زما په غوږ کښې توله جواب کړے دے چې د Ongoing schemes د پاره پکار دی چې ضلعي حکومت په دې باندې خپله پیسه خرچ کړی خو مۀ دوئ ته عرض کومه چې لږ د مونږ سره روستو سردار ادریس صاحب سره ، ما سره د دا مسئله Discuss کړ او دا چې د کومے سطح کار وی ، ان شاء الله مونږ به ورته او کړو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، نیکسٹ۔ سوال نمبر206 جناب فرید خان ۔

* 206 _ جناب فرید خان: کیاوزیر کھیل راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں کوئی چلڈرن پارک موجود نہیں ہے،

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ضلع دیر بالا میں ایک چلڈرن پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

راجہ فیصل زمان(وزیر کھیل): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں کوئی چلڈرن پارک موجود نہیں،

(ب) چونکہ ضلع دیر بالا میں کھلی جگہ ناپید ہے اس لئے ماضی میں پارک کا منصوبہ نہ بن سکا۔ اگر معزز ممبر صوبائی اسمبلی جگہ کی نشاندہی فرمادیں تو آئندہ ترقیاتی پروگرام میں اس کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

جناب فرید خان : بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب ! د دې سوال جز "ب" په جواب کښې دوی وائی چې "چونکہ ضلع دیر بالا میں چلڈرن پارک کا منصوبہ نہ بن سکا اگر معزز ممبر صوبائی اسمبلی جگہ کی نشاندہی فرمادیں تو آئندہ ترقیاتی پروگرام میں اس کو شامل کیا جاسکتا ہے" نو محترم جناب سپیکر صاحب ، زه دا یقین دہانی ورکوم چې ان شاء الله په ضلع دیر بالا کښې به ډیر خائسته یو ځائے دوئ ته زه دغه کوم۔

جناب سپیکر: چې پارے غواړې نو زما په خیال چې سړ کونه د ٹھیک دی۔

جناب فرید خان:۔ ہاں جی۔

جناب سپیکر: وائم چې پارک غاړے نو سؤ کونه د ٹھیک دی ؟

جناب فرید خان : نه جی ۔ ضلع دیر بالا یو ډسټرکټ دے او هغې کښې د ماشومانو د پاره هیڅ قسم پارک نشته جی ، چې ماشومانو د پاره د یو ، دهغوی د بهتر نشو نما او جسمانی دغه د پاره یو ځائے نه وی نو هغې کښې د ماشومانو نه به مونږ توقع نه ساتله جی ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! زه وائم چې دا معامله د یو کمیټئ تو حواله شی ، زه به ورله ځائے فراهم کړمه ۔ هغه کمیټی هغه اوکے رپورټ تاسو ته پیش کړی او اسمبلئ فلور باندې د ماته یقین دهانی راکړے شی چې کل کمیټی Positive رپورټ ورکړ د ځائے دپراه نو ماسره د دا وعده اوشی چې چلډرن پارک به جوړیږی ۔ دا وعده د اوکړی ، ځائے ورله زۀ ورکومه او کمیټی د دا فیصله اوکړی ، کمیټی د سپیشل ، خصوصی کمیټی دے دپاره جوړ شی۔

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب! ضمنی سوال دے ؟

جناب جمشید خان: ضمنی سوال دے، جی اؤ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جمشید خان: که د حکومت دا پالیسی وی چې هر ځائے کښې پارک جوړوی نو چې بونیر کښې یو پارک جوړ کړی نو ښه به وی ۔ مونږ به ورله هم-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر : مونږ له د سړکونه جوړ کړی، پارک به روستو دغه وی ۔

جناب جمشید خان :۔سړکونه به هم کیږی ، پاره هم پکار دے کنه جی ---

جناب سپیکر:۔ جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: راجه فیصل صاحب به جواب ورکوی ۔

جناب سپیکر: اچھا پارک، اچھا۔

راجہ فیصل زمان (وزیر کھیل وثقافت):۔ سر ہم تو (تالیاں) سر ہم تو سوچ رہے تھے، پہلے ان کی سڑکیں ٹھیک کر دیں بہر حال ان کی یہ خواہش ہے توان شاءاللہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو اے ڈی پی میں شامل کر دیں اور ہم ریکویسٹ کر کے اس کیس کو بھی اس Proposal کو بھی ہم ان شاءاللہ آج نہیں تو

کل ضرور اے ڈی پی میں ڈال دیں گے اور خاص طور پر فرید خان صاحب کے جو بھی معاملات ہیں، ان شاءاللہ ان کو ہم محروم نہیں کریں گے ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: خالی فرید خان صاحب کے معاملات یا تمام ممبران کے، راجہ صاحب؟

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب! دیکبنې یوه ضمنی خبره کول غواړمه۔

جناب فرید خان: میں ان کا شکر گزار ہوں جی۔

جناب سپیکر: مولانا محمد ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس:۔ راجه صاحب زمونږه حلقے ته راغلې وو ، هلته دوئ د یو دوه پارکونو متعلق اعلان کړے وو ، دهغې متعلق اوس پورے څه او نه شو۔ دوئی دهغې متعلق څه وائی جی ؟

جناب سپیکر:۔ کوسچن نمبر 213 جناب زرگل خان صاحب۔

مولانا محمد ادریس: د دې جواب د ماله راجه صاحب راکړی۔ د دې خبرې هم دے سره تعلق دے۔

جناب سپیکر: تاسو سوال اوکړئ ، جواب به درکړی جی۔

مولانا محمد ادریس: دے سره متعلق ضمنی خبره ده جی۔

جناب سپیکر: تاسو اوکړئ ، جواب به درته ملاؤ شی ان شاء الله زرگل خان صاحب

۔

* 213 _ جناب زرگل خان: کیا وزیر آبنوشی راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گڑھی ڈاڈم مداخیل آبنوشی سکیم کی فیزیبلٹی اور سروے مکمل ہو چکا ہے؛

(ب) ضلع مانسہرہ میں آبنوشی کی کئی سکیموں کی منظوری دی گئی ہے؛

(ج) اور سوال (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام تفصیل بمعہ تعداد و حلقہ فراہم کی جائے؛

(د) گڑھی ڈاڈم خیل کی فیزیبلٹی اور سروے کب مکمل کی گئی ہے نیز مذکورہ سکیم پر کام شروع نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

ملک ظفر اعظم (وزیر آبنوشی و قانون): (الف) جی ہاں۔

(ب) مالی سال 2001ء کے بعد اب تک خوشحال پاکستان کے تحت محکمہ ہذا نے 12 عدد سکیموں کی منظوری دی ہے؛

(ج) خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت منظور کی گئی آبنوشی سکیموں کی تعداد اور تفصیل بمعہ حلقہ منسلک ہے۔

(د) مذکورہ آبنوشی سکیم سال 99-1998 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ADP نمبر 980278/566 کے تحت شامل ہوئی اور اسکا سروے اور فیزیبلٹی رپورٹ مکمل کرنے کے بعد تخمینہ لاگت 4.507 ملین روپے لگایا گیا؛

واٹر سپلائی سکیم گڑھی ڈاڈم بشمول 18 عدد دیگر سکیمیں Category-lll اے ڈی پی 2000-1999 میں شامل تھی یہ سکیمیں اگلے سال کی ADP میں شامل نہیں ہوئی ہیں جبکہ Category 1 and 11 پر عمل ہو رہا ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم	حلقہ	تخمینہ	ریمارکس
01	(الف) فیز 11 (اے) آبنوشی سکیم بانڈی والا			
02	(ب) فیز 11 (بی)	کروڑی	1.436 ملین	مکمل ہونے کے بعد مقامی لوگوں کے حوالہ کردی گئی ہے
03	1۔ آبنوشی سکیم لنڈی ڈھیری بازار گئے	اوگی	0.194	------"""" --------
04	2۔ آبنوشی سکیم نیو کلی داداخیل	کالاڈھاکہ	0.768 ملین	------"""" --------
05	3۔ آبنوشی سکیم دارالعلوم ڈلبوری، رشیدہ	اوگی	0.287 ملین	------"""" --------
	(ج) فیز ll (سی)			
06	1۔ آبنوشی سکیم بستی کالاخان	مانسہرہ دھیہ	0.2406 ملین	سکیم جاری ہے
07	2۔ آبنوشی سکیم جسگراں (کنواں)	پلسالہ مانسہرہ	0.2407 ملین	------"""" --------
08	3۔ آبنوشی سکیم روہ	گڑھی حبیب اللہ بالاکوٹ	0.789 ملین	سکیم منظوری کے مراحل میں ہے
09	4۔ آبنوشی سکیم جنوبی کنڈی بیساں	بیساں بالا کوٹ	0.328 ملین	سکیم مکمل ہونے کے بعد مقامی لوگوں کے حوالے کردی جائے گی

10	5۔آبنوشی سکیم کائی	ست بنی بالاکوٹ	0.087ملین	-------"""-------
11	6۔آبنوشی سکیم کھوکن باد	حسہ بالا کوٹ	0.258ملین	-------"""-------
12	7۔آبنوشی سکیم دھڑیال	دھڑیال مانسہرہ	2.128ملین	-------"""-------
	فیز111			
13	1۔توسیع آبنوشی سکیم لبرکوٹ	لبرکوٹ مانسہرہ	0.520ملین	سکیم پر کام جاری ہے۔
14	2۔توسیع آبنوشی سکیم شنکیاری ٹانڈی	شنکیاری مانسہرہ	0.015ملین	مکمل کرلیاگیاہے
	(زیرزمین پانی کا ٹیسٹ)			

جناب زرگل خان: شکریه جناب سپیکر صاحب !زه یو ځل بیا چې کالا ډهاکے د پاره یو سکیم-----

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب زرگل خان:۔ چې کالا ډهاکے د پاره چې وزیر اعلیٰ صاحب کوم تاریخی پیکج اعلان کړے وو نو داسې ګنړ د اوبو سکیمونه پرے جوړ شی۔ زه شکریه ادا کومه۔

جناب سپیکر:۔ تھینک یو۔ کوئسچن 224 مولانا عرفان اللہ ۔

* 224 _ مولانا عرفان اللہ: کیا وزیر آبنوشی راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان تا کالام سڑک زیر تعمیر ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے مذکورہ سڑک کی پراجیکٹ کے تحت تعمیر کی جارہی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک دورویہ بن رہی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سڑک کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی اور کب تک مکمل ہو جائے گی، تفصیل فراہم کریں؟

ملک ظفراعظم (وزیرآبنوشی و قانون): (الف) جی ہاں؛ مردان تاکالام سڑک پر مندرجہ ذیل حصوں پر کام شروع ہے۔

(1) مردان تاتخت بھائی 12 کلومیٹر

(2) تخت بھائی تاشیر گڑھ 15 کلومیٹر

(3) شیر گڑھ تادرگئی 15 کلومیٹر

(ب) جی ہاں؛ مندرجہ بالاتینوں حصہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعمیر کئے جارہے ہیں۔

(ج) جی ہاں، مندرجہ بالاتینوں حصے دورویہ بن رہے ہیں۔

(د) تفصیل درج ذیل ہے؛

1- مردان تاتخت بھائی سڑک اپریل، 2003 کے آخر تک مکمل ہو جائے گی اور اس لاگت 10 کروڑ، 33 لاکھ، 62ہزار روپے آئے گی۔

2- تخت بھائی تاشیر گڑھ سڑک اکتوبر 2003 کے آخر تک مکمل ہو جائے گی اور اس پر 19 کروڑ، 53 لاکھ روپے لاگت آئے گی۔ اس لاگت میں جلالہ پل کی تعمیر بھی شامل ہے۔

3- شیر گڑھ تادرگئی سڑک فروری 2004 کے آخر تک مکمل ہو جائی گی اور اس پر 19 کروڑ، 71 لاکھ لاگت آئے گی۔ اس لاگت میں تور (نومڑہ) پل کی تعمیر بھی شامل ہے۔

مولاناعرفان اللہ :- په دې کښې جوابات دوی ورکړی دی چې د کلام پورے روډ چې دیر حصو کښې تقسیم شوې دے خو د شیر ګړه او د درګئی ذکر پکښې شته دے خو لیکن اخوا ،د درګئی نه اخوا تر کالام پورے چې څومره فاصله وه ، د هغې ذکر پکښې نشته دے چې په هغې باندې کار ولے نه دے شروع ؟ بل دوئی د جز (د) په جواب کښې ورکړی دی چې د مردان نه تر تخت بهائی پورے سړک به د اپریل 2003 آخر پورے مکمل شي ، حالانه هغه تراوسه پورے مکمل شوے نه دے ، اپریل هم تیر شوو او مئی پکښې هم تیره شوه او هغه سړک تر اوسه پورے مکمل نه دے او بل زما کوئسچن په دې کښې دا دے چې د شیر ګړه نه تر درګئی پورے د سړک د تکمیل خبره ئے خو کړې ده خو د کالام پورے د تکمیل خبره ئے پکښې نه دے کړه۔

جناب سپیکر: جی ، تاسو د مولاناعرفان اللہ صاحب سوال واوریدلو ، ضمنی کوئسچن ئے اوکړلو۔ وائی چې د کالام ذکر پکښې نشته دے ۔ جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دوه خبرې دی جی۔ هغوی دا وائی جی چې یو دوئی چې لیکلی دی چې دا کار مکمل نه دے او بله دا ده چې د کالام ذکر پکښې نشته دے۔ دا دوه ضمنی کوئسچن دی۔

سینئر وزیر: یره جی د اوړی موسم چې راشې نو د کالام نه خو تصور نه شی کیدے ،د دې وجے نه مونږه چې کل د سوات خبره کوؤ نو د هغې نه زمونږه کوهستان هم مطلب وی او د هغې نه زمونږه کالام هم مطلب دے او امیرزاده صاحب او د دې نورو ملگرو چې کوم مونږ ته دا پروگرام راکړے دے نو په هغې کښې کالام په ترجیحاتو کښې شامل دے نو ان شاءاللہ د دې منصوبے په باره کښې هم ورسره مونږ کمک او تعاون کوؤ جی۔

جناب نادر شاہ: د دې په باره کښې زما هم یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: یو خو دا ده چې دا کوم سړک د مردان نه تر تخت بهائی پورے دے ، دوئ وائی چې دا به د اپریل آخر کښې ، زما په خیال دا خو په جولائی کښې هم ممکن نه دے چې Complete شی او د تخت بهائی نه تر شیر گړهـ پورے دوئ کوم سړک وئیلے دے چې دا به په اکتوبر کښې Complete کیږی نو په هغې خو اوس نه کار بند دې ، د هغې سړک ٹھیکیدار د سره ہتھیار غورزولی دی او کار پرے بند دې نو دا به څنگه په اکتوبر کښې Complete شی؟ د دې باره کښې د دوئی مهربانی اوکړی څه وضاحت ئے اوکړی۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! زه یو وضاحت کومه جی د درگئی نه تر لنډاکی پورے کوم سړک دے نو د هغې افتتاح وزیر اعلیٰ صاحب کړې ده ، ان شاءاللہ تعالیٰ په دو جون باندې د هغې ټینډر دے ، ایم آر ډی۔ پی نه به هغه

جوړیږی ، هائی وے ده ، تر لنډائی پورے دغه اوشی او اخوا نه بیا چې کوم د هائی وے والا سکیم دے نوان شاءالله په هغې باندې به هم۔

جناب محمد امین:۔ جی پکار ده چې دا وضاحت منسټر صاحب کړے وے شاه راز خان د منسټر صاحب په ځائے څنګه جواب کویه؟

جناب سپیکر:۔ستا دے خبرې سره مکمل اتفاق دے۔

جناب امیر زاده: جناب سپیکر! زما یو ضمنی سوال دے په دې کښې۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر صاحب!

جناب امیر زاده: جناب سپیکر! واه۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال دے ؟ جی!

محترمہ نعیمہ اختر: ہاں سر۔ یہ مردان سے تخت بھائی تک جو موٹر بن رہا ہے، بعض علاقوں میں آج کل اس پر کام ہو رہا ہے لیکن یہ آبادی کے قریب تر، جہاں سے یہ سڑک گزر رہی ہے تو یہ آبادی کے اتنے قریب ہو گئی ہے کہ آئے دن اس پر حادثات ہو رہے ہیں یعنی کل رات بھی ایک ٹرک نے ایک بندے کو ٹکر ماری او وہ شہید ہو گیا تو اس کے ساتھ فٹ پاتھ کا یا اس کے ساتھ جنگلے وغیرہ کا کچھ بھی انتظام نہیں ہے اور دوسرا ادھر جو آبادی ہے، ہم وہاں کے لئے سپیڈ بریکر مانگ رہے ہیں اور ہم نے گورنر صاحب سے بھی درخواست کی ہے لیکن وہ ٹھیکیدار نہ تو سپیڈ بریکر بنا رہا ہے اور اس میں بالکل کوئی فاصلہ نہیں ہے آبادی اور روڈ کے درمیان۔

جناب امیر زاده: سر! زما یو ضمنی سوال دے ۔

جناب سپیکر: صحیح دے د محترمے ممبرے په سوال باندې به تاسو پوهے شوې یئی ، یو طرف ته خو که سړک جوړیږی، بل طرف ته ایکسیډینټونه زیاتیږی ؛ چې علاج ئے څه دے ؟

محترمہ نعیمہ اختر: سر! یوه هفته کښې څلور پنځه کسان ئے اووهل او بیګا نه هغه بله شپه پکښې د یو Death اوشولو۔

سینئر وزیر: د دوئ احساس بالکل په ځائے دے او زه په دې خبره باندې خوشحاله یه چې دوئ د عوامو خبره دلته کښې اسمبلئ ته راوړله او پیش ئے کړله بهرحال دا خو دغې اداره خپله یوه منصوبه جوړه ے کړې ده چې چرته کښې آبادئ ډیره ده نو د سپیډ بریکرو هم ئے یو باقاعده د رولز مطابق اجازت ورکړے دے او بعضې داسې علاقے دی چې هلته کښې د جنګلو لګولو هم انتظام شته لکه څنګه چې دلته په پبی کښې دے بلے ادارے انتظام کړے دے نو هله چې دا سړک مکمل شي نو د دوئ دا خدشات به ان شاء الله لرے شی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوسچن نمبر 227، جناب اختر نواز خان صاحب۔

* 227 _ جناب اختر نواز خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کھلابٹ ٹاؤن شپ 1971 میں قائم کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 1971 میں جو روڈ تعمیر کئے گئے تھے ان کی آج بھی حالت ناگفتہ بہ ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ناکارہ روڈز کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب وزیر بلدیات نے پڑھا: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں؛ یہ سڑکیں 1971 میں واپڈا نے بنائی تھیں۔

(ج) کھلابٹ ٹاؤن شپ ہری پور کی سڑکیں محکمہ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ (بی اینڈ آر) ہری پور کی ذمہ داری میں نہیں ہیں، یہ سڑکیں TMA ہری پور کے زیر نگرانی ہیں تاہم ان سڑکوں کی مرمت کا تخمینہ لاگت تقریباً دو کروڑ روپے ہے۔

جناب اختر نواز خان: شکریہ جناب سپیکر! یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ یہ جو جواب ہے یہ ہے تو صحیح لیکن میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اسی لئے تو میں آپ کو سپلیمنٹری کوسچن کا موقع دے رہا ہوں۔

جناب اختر نواز خان: مہربانی جی۔ اصل بات یہ ہے جی کہ انہوں نے کہا ہے کہ TMA کی ذمہ داری ہے، ورکس اینڈ سروسز کی یہ نہیں ہے تو دو کروڑ کا تخمینہ بھی انہوں نے لگا کر دے دیا ہے تو اب تو TMA کے پاس تو ملازمین کے لئے تنخواہ کے پیسے بھی نہیں ہوتے تو یہ دو کروڑ اور یہ وہ بستی ہے جو لوگ وہاں سے Migrate ہو کر آئے ہیں تربیلہ ڈیم کی وجہ سے اور انہی لوگوں کی قربانی کی وجہ سے، جب آپ بات کرتے ہیں کہ 292 ارب روپے مرکز کے پاس ہیں، مرکز صوبے کا مقروض ہے، تو یہ کبھی نہیں سوچا گیا کہ یہ کس وجہ سے، کس کی قربانی کی وجہ سے آپ کو بجلی کی رائیلٹی اور منافع مل رہا ہے؟ تو جب یہ کھلابٹ کی بستی جو متاثرین کی سب سے بڑی بستی ہے، وہاں روڈ تقریباً تیس سال پہلے بنائے گئے تھے، آج روڈ جو ہیں وہ کھنڈرات کی شکل اختیار کر چکے ہیں تو یہ جواب کہ دو کروڑ کا تخمینہ تو ہے اس کی مرمت پر لیکن یہ TMA کے پاس تو آنے والے پچاس سال کیا، سو سال میں بھی یہ دو کروڑ نہیں ہو سکتے، ایک بات۔ دوسری اس کو بھی آپ سپلیمنٹری کوئسچن سمجھیں آپ سے یہ میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب اختر نواز خان: ایک اور بات آج چونکہ سی ایم صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اور ہماری گورنمنٹ کی یہ پالیسی بھی ہے کہ جتنے بھی بیمار صنعتی یونٹس ہیں، ان کو چالو کیا جائے گا، کھلابٹ ٹاؤن شپ کی بستی، حکومت وقت نے اس وقت ہمارے ساتھ ایک ایگریمنٹ کیا تھا کہ متاثرین تربیلہ ڈیم کو روزگار مہیا کرنے کے لئے صنعتی بستی کھلابٹ ٹاؤن شپ میں قائم کی جائے گی۔ آج سے دس سال پہلے وہ صنعتی بستی تو خیر تیس سال پہلے قائم ہوئی تھی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اختر نواز خان۔۔

جناب اختر نواز خان: میں ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ Irrelevant ہے، یہ Irrelevant ہے مطلب یہ ہے کہ اس میں آپ انڈسٹری یا جو

جناب اختر نواز خان: بس سر، میں ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں کہ یہ صنعتی بستی ختم ہو چکی ہے اب جبکہ صنعتی بستی ختم ہو چکی ہے تو رات کو میرے پاس کچھ لوگ آئے، وہاں پر Plotting ہو رہی ہے یعنی اس کو بجائے چالو کرنے کے، ہماری تو یہ کوشش تھی، خواہش تھی اور بڑی امید تھی کہ ان شاءاللہ ہماری اپنی گورنمنٹ پہلے، اس میں یہ صنعتی بستی چالو ہو جائے گی، یہ دوبارہ چل پڑے گی، غریب لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر انڈسٹری صاحب اس پر غور کر رہے ہیں۔

جناب اختر نواز خان: لیکن اب بات یہ ہے کہ وہاں Plotting ہو رہی ہے، وہ فیکٹری کے مالکان وہاں رہائشی پلاٹ بنا کر تقسیم کر رہے ہیں، تو آج سی ایم صاحب یہاں موجود ہیں، میں گزارش کرونگا کہ اس پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے کہ یہاں پر صنعتی بستی ہی چالو کی جائے، اس کو رہائشی پلاٹوں میں تبدیل نہ کیا جائے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔ سلام علیکم۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب، یہ ٹی ایم اے کے بارے میں دو کروڑ روپے کا جو ذکر ہو رہا ہے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ، سپیکر صاحب ٹی ایم اے کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بی اینڈ آر کی نہیں، ٹی ایم اے کی Responsibility ہے تو اس ضمن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ان کو ان شاءاللہ تعالیٰ فنڈ ریلیز کر دے گی۔ ابھی ہمارے پاس اس کی رپورٹ نہیں آئی ہے Computation کے طور پر یہ جو بات دو کروڑ کی ہوئی ہے تو ابھی چیف منسٹر صاحب جب وہاں کھلابٹ گئے تھے تو انہوں نے وہاں پر ان کو ایک پیکیج دیا تھا وہاں سڑکوں کی مرمت کے لئے بھی اور نئی سڑکوں کے لئے بھی اور اگر ٹی ایم اے کے پاس یہ Sources نہ ہوئے تو ہم ان Services provide کر دیں گے لیکن یہ قبل از وقت ہے۔ یہاں پر چونکہ ٹی ایم اے کی کوئی رپورٹ نہیں ہے، یہ ٹی ایم اے سے رپورٹ منگوائیں گے کہ ان کے پاس کتنے پیسے ہیں؟ ویسے بھی ہری پور کے ٹی ایم ایز کے پاس، میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے سب سے زیادہ جو Sources ہیں وہ ہری پور کے ٹی ایم ایز کے پاس ہیں اور ہری پور کے ٹی ایم اے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس روڈ کی مکمل Repair کرے۔

جناب سپیکر: کل یہ ایجنڈہ آپ کو ملا تھا؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی ہاں۔

جناب سپیکر:۔ تو آپ نے ٹی ایم اے سے پوچھا ہے؟

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: نہیں، ٹی ایم اے سے نہیں پوچھا ہے لیکن ٹی ایم اے کی Responsibility ہے اور اس کے لئے ہم ضروری فنڈ، اگر ان کے پاس فنڈز نہیں ہوئے تو ہم ان کو فنڈز Provide کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، طارق خٹک صاحب۔

انجینئر محمد طارق خٹک: جی زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: بالکل جی۔

انجینئر محمد طارق خٹک: جی می دوه پیرے کال اټنشن Submit کړل خو تر اوسه پورے را نه غلل۔ زه د دوئ نه سوال کومه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:۔ نه، نه، د دې سره متعلق ضمنی سوال دے؟

انجینئر محمد طارق خٹک: نه جی، ضمنی سوال نه دے زما۔

جناب سپیکر: نه نو بیا دا خو، (شور) پلیز بیا به درله موقع درکړو پلیز بیا موقع درکړو، اختر نواز خان تاسو مطمئن شوئ؟ آپ مطمئن ہو گئے؟

جناب اختر نواز خان: میں مطمئن اس صورت میں ہونگا جی کہ مجھے یہ جواب دیں کہ یہ ٹی ایم اے کے ساتھ کب رابطہ کریں گے؟

جناب سپیکر: وہ تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، وہ ٹی ایم اے والوں سے بات کریں گے اور ان شاءاللہ اس کا وہ کوئی Solution کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب اختر نواز خان: لیکن اگر وہ بتا دیں کہ کب تک کریں گے تو ذرا مطمئن ہو جاؤنگا۔

جناب سپیکر: ہاں! جی سردار ادریس صاحب، کب تک یہ ہو جائے گا؟

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: یہ آج ہی میرے ساتھ بیٹھ جائیں میں آج ہی ٹی ایم اے سے بات کرلونگا کہ ان کے پاس کتنے فنڈز ہیں اور مزید کتنے ان کو فنڈز چاہئیں؟ ان کے لئے ہم فنڈز Provide کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اختر نواز خان، بس آج ہی آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! پہ دیکښې یو ضمنی سوال دے جی۔

انجینئر محمد طارق خٹک: جناب ما چې کوم کال اټنشن ورکړی وو خو هغه به فلور باندې رانه غلل اوس دے کښې۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا عبدالاکبر خان درته دا طریقه بنائی کہ۔۔۔

انجینئر محمد طارق خٹک: دا سوال مے دے چې د دې موقع نه زۀ فائده اخلم او وزیر اعلیٰ صاحب هم دلته کښې ناست دے ،زمونږه د علاقے صلے خانے یو ایم پی اے وو، د پاړا چنار مسعود الرحمان خټک دوئ د خپل دفتر مخې ته قتل شوې وو او تر اوسه پورے دهغه چې څه صوبائی liabilities دی او مرکز حکومت هم ورته څه مقرر کړی دهغوې د بال بچو دپاره نو هغه تر اوسه پورے نه دی ملاؤ هغوی ته ، نو زه وزیر اعلیٰ صاحب چې په دې کښې۔۔۔

جناب سپیکر: بیا ورسره ملاؤ شه کنه۔ وزیر اعلیٰ صاحب دلته کښې ملاؤ شئ ، ورسره خبره به او کړئ کنه۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! ضمنی کوئسچن دے۔ په دې سوال کښې چې ومیر صاحب خو ډیر ښه اعلان اوکړ لو چې دوئ به دا فنډز Provide کړی خو دوئ دا فئیلے شی چې د کوم Head نه به دوئ دا Funds provide کوی؟ ځکه چې دا خو د A.D.P یا د دغه دوئی او نه وئیل چې A.D.P کښې ئے واچوی یا دغه به۔ اوکړی۔ دوئ اووئیل چې فنډز به ورته مونږه Provide کړو او بل دا چې جناب سپیکر، دوئ وائی چې د TMA نه به دوئ اوس رپورټ راغواړی نو اسمبلئ کښې دا کوئسچن راغلې دے ، پکار دا نه وه چې دا رپورټ د مخکښې نه راغوښتې شوې وے جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: دغے طرف ته توجه ورکړے شوې دے ، رپورټ راغواړی۔ ان شاء الله تا یسو به په اعتماد کښې واخلی۔ جی کوئسچن نمبر 243 جناب مولانا جہانگیر خان۔

* 243 _ مولانا جہانگیر خان: کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اپر چترال کے گاؤں درونگاغ میں آب نوشی کی پائپ لائنوں کی اشد ضرورت ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے لوگ دور دراز کے علاقوں سے اپنے سروں پر پانی لاکر اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو پانی کی سپلائی کے لئے لائنیں بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و آبنوشی): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چترال کے گاؤں درونگاغ میں آبنوشی کی پائپ لائنوں کی اشد ضرورت ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بالکل درست ہے۔

(ج) درونگاغ ایک چھوٹا گاؤں ہے اور بڑے گاؤں گہہ کیر قصبہ میں شامل ہے گاؤں گہہ گیر کا سروے کیا گیا تھا جس کی لاگت تقریباً 86 لاکھ روپے بنتی ہے اس سکیم کو پچھلے تین سالوں سے مختلف (Developmental) پروگراموں میں شامل کیا گیا لیکن ابھی کہیں سے بھی فنڈز کی منظوری نہیں آئی۔ امسال اس سکیم کو Draft ADP 2003-04 میں شامل کیا گیا ہے۔

مولانا جہانگیر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! امسال جس سکیم کو 2003-04 کے اے ڈی پی میں شامل کیا ی گیا ہے، میں متعلقہ وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر:۔ مہربانی۔ کوسچین نمبر 259 جناب ملک حیات خان صاحب (Absent) کوسچین نمبر 260 ،جناب امیر رحمان خان۔

* 260 _ جناب امیر رحمان: کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بمقام کرنل شیر خان کلے نئی واٹر سپلائی سکیم منظور کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم مکمل ہونے کے باوجود ابھی تک چالو نہیں کیا گیا؟

(د) اگر (الف) تا (ج) تک جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و آبنوشی) جواب سینیئر وزیر نے پڑھا: (الف) جی ہاں یہ سکیم جرمنی اسسٹنس پروگرام (KFW) کے تحت منظور کی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں اس کا تعمیراتی کام 1998 میں غیر ملکی ماہرین (جرمن) کے زیر نگرانی مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جی ہاں یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد آزمائشی طور پر چلایا گیا ہے۔

(د) جی ہاں یہ سکیم KFW اور دیہی ترقیاتی تنظیم کے باہمی معاہدہ (Agreement) کے تحت منظور ہوئی تھی سکیم مکمل ہونے کے بعد اس کو VDO کو چلانا تھا۔ جس میں بجلی کے بل اور دیگر اخراجات دیکھ بھال اور سٹاف کی تنخواہیں VDO کے ذمے تھی لیکن VDO سکیم پالیسی کے تحت چلانے، دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری قبول کرلے تو محکمہ اس کو چالو کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر:۔ ضمنی سوال۔

جناب امیر رحمان خان: ضمنی کوئسچن پکښې کومه جی۔ په دې کښې د جز (ب) جواب دوئ ورکړے دے چې په 1998 کښې دا د غیر ملکی ماہرینو په نګرانئ کښې مکمل شوې دے نو دا تهیکه چې کومه ده، دا د پبلک هیلتھ کسانو د دغه ځائے مقامی تهیکیدارانو له ورکړې ده او په کروړونو روپئ په دې باندې لګیدلی دی۔ په دې کښې غبن شوې دے او په دې کښې ناقص میټریل استعمال شوې دی، بل نقصان پکښې دا شوې دے چې دلته کښې زمونږه فرشبندئ، نالئ اور پاځه سړکونه جی دے سره مات شوې دی او دے سره ډېر زیات نقصان زمونږه کلی ته او لارو کوځو ته، دے ټولو ته رسیدلے دے۔ بله خبره دوئ داکوی چې دا مونږه آزمائشی طور باندې، دا په ټرائل با ندې استعمال کړے دے او هغه بیخی ناکامه شوې دے نو زما دا دے ټول هاؤس ته او منسټر صاحب ته دا درخواست دے چې د دې د دوباره انکوائری اوشی او چې کوم ناقص میټریل پکښې استعمال شوې دی او زما دا کوئسچن چې دے دا کمیټئ ته حواله شې او د دې د تحقیقات اوکړے شی۔

جناب سپیکر: د حکومت مؤقف واوره نو بیا به مطلب دا دے چې دغه به کوؤ۔ انور کمال خان، تاسو پکښې څه وئیل غاړئ دے VDO والا، انور کمال خان، تاسو دے VDO والا پکښې څه وئیل غواړئ؟

جناب انور کمال خان:۔ آو صاحبه ، دا خو ستاسو ډیره مهربانی ده او زما توجه مو دے طرف ته را د ګرځوله او د ډیر وخت نه انتظار مے کولو چې چیف منسټر صاحب هم دلته کښې ناست دے او جناب والا ، د دې کمیونټی بیس ټیوب ویلز په حوالے سره چیف منسټر صاحب ته هم د دې خبرې ښه پته شته او زمونږه اکثر ملګری خصوصاً چې کوم جنوبی اضلاع سره تعلق لری ، نو د کمیونټی بیس ټیوب ویلز دا یوه پالیسی د ډیر وخت نه را روانه ده چې کوم کښې ټیوب ویل جوړ شی او تاسو ته ډیره ښه پهته شته چې په یو ټیوب ویل۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه سپلیمنټری اووایه ، مطلب دا دے Short supplementary اووایه۔

جناب انور کمال خان:۔ نو ما خو سوال هن نه دے کتلے ، Supplementary زه پرے څه او وائمه۔

(قہقہے، شور)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:۔ بشیر احمد بلور صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Excuse me سر مجھے بھی تھوڑا سا موقع دیں۔

جناب بشیر احمد بلور سر زما ضمنی کوئسچن دا دے چې داسې سکیمونه دے صوبه کښې ډیر زیات دی چې هغه په Self finance باندې یا دا V.D.O په بنیاد باندې چلیدل ، په دې کښې حکومت یوه فیصله کړې ده ۔ مخکښې حکومتونو دا داسې چې کوم سکیمونه راروان دی چې کوم Foreign Aided programs دی ، هغې کښې هم دا دی چې هغه دخپلې علاقے خلق یو ځائے شې او دا د چلوی ۔ سپیکر صاحب ! دا تجربه کله هم کامیابه شوې نه ده ۔ د وزیر په حیثیت باندے زه هم ځو ځایونو ته تلے وومه نو هلته خلق دا مشین چې دے خالی دا ، ټیوب ویل مشین ، دا د لکهونو روپو دے که هغه اوسوزی نو بیا د هغې د ټهیک کولو د پاره دومره فنډ نه د علاقے خلقو سره دی او نه د بجلئ بل ځوک ورکولے

شی ۔ عموماً داسې اوشی چې د بجلئ بل چې دے ، هغه لکهونو ، کروړونو ته اورسی او بیا بجلی کټ شی نو خلق سړکونو ته راوځی چې مونږ د پاره اوبه نشته نو بیا حکومت هغه وخت کښې هغه پیسې مجبوراً جمع کړی ولے چې ایم ۔پی اے ، ایم این اے چې دی ، هغه ذمه واروی د علاقے اوبه ورکولو د پاره نو هغه وخت بیا حکومت پیسې ورکړی نو زما ضمنیکوئسچن دا دے چې حکومت د دا سکیمونه Reconsider کړی او چې کوم سکیمونه بند وی ، هغه د او چلوی چې خلقو ته اوبه ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

(شور)

جناب انور کمال خان: اگر آپ کی اجات ہو تو۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا اہمه خبره ده جی ۔ دے تیر شوی اجلاس کښې طاہر بن یامین صاحب۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: په تیر شوې اجلاس کښې د طاہر صاحب د یو سوال په سلسلے کښې مونږه د رولز 48 لاندې نوټس هم ورکړے وو خو چونکه هغ۔ اجلاس ختم شولو او هغه ډسکشن اونه شولو نو زما په خیال دا ډیره اہمه خبره ده ، زه بیا د رولز 48 لاندې نوټس درکومه چې تاسو مونږ له ټائم راکړئ ، مونږه دا نه غواړو ، دا چونکه۔ د دې حکومت خبره نه ده، دا د مخکښې نه یو دغه رارروان دے او واقعی خبره ده چې ډیر زیات سکیمونه بند پراته دی ۔ هغه خلق د دې برداشت نه شې کولے چې هغه د بجلئ بل یا د نوکرانو تنحواګانے ورکنی نو که تاسو۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خپل خیال د حکومت مؤقف به واورو نو که بیا تاسو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب انور کمال خان: آپ ایسا کریں جی، یہ Community Based tube wells جو ہیں یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ Last time بھی ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور آج خوش قسمتی سے چیف منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں، ہمارے اضلاع میں اور باقی علاقوں میں بھی کروڑوں روپے ٹیوب ویلز پر ہم خرچ کر رہے ہیں اور یہ کمیونٹی کسی صورت میں بھی اس کو لینے کے لئے تیار نہیں تو جہاں حکومت کے اتنے پیسے کا ضیاع ہو رہا ہے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: براہ مہربانی چیف منسٹر صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان کا محکمہ بھی ہے، یہ اس پالیسی کے بارے میں ہمیں بتائیں کہ اگر یہی پالیسی Continue رکھنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں ہم یہ ٹیوب ویلز بناتے رہیں گے لیکن اس سے کسی صورت میں بھی لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب طاہر بن یامین: سر! جناب سپیکر۔۔۔

جناب انور کمال خان: کمیونٹی اس کو لینے کیلئے تیار نہیں ہے، لہٰذا اسی کو دوبارہ پبلک ہیلتھ کو واپس دے دیا جائے یا اس پر حکومت کی طرف سے کوئی پالیسی آنی چاہیئے تاکہ اس پیسے کا کم از کم ضیاع تو نہ ہو۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! میری یہ عرض ہے کہ پہلے بھی جیسے عبدالاکبر خان نے بتایا اور میرا ایک سوال بھی اس سلسلے میں آیا ہے جناب حکومت کی ترجیحات میں اس وقت بھی ٹیوب ویلز، واٹر سپلائی سکیمیں ہیں اور High priority پر ہیں تو ہماری یہ استدعا ہے کہ یہ پالیسی تبدیل ہونی چاہیئے۔ کمیونٹی ٹیوب ویلز جو ہیں، وہ محکمہ لے کیونکہ کمیونٹی اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی تاکہ Future میں جو Funding ہو رہی ہے، وہ صحیح جگہ پر لگ جائے گی۔ اور ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائیگا۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! میرا اس سلسلے میں ضمنی کوسچن ہے آپ کو یاد ہو جو طاہر بن یامین صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:۔ سپلیمنٹری کونسچن ہے؟ میرے خیال میں عبدالاکبر خان نے حکومت کے مؤقف۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب اسراراللہ خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر واقعی یہ حکومت کی پالیسی ہو کہ کمیونٹی چلائے گی تو جو ڈی آئی خان کے حوالے سے کونسچن آیا تھا، اس میں انہوں نے Answer دیا تھا کہ آٹھ سکیمیں ایسی ہیں جنہیں کمیونٹی نہیں لے سکتی اور وہاں ہم خود چلا رہے ہیں۔ مطلب ہے کہ یہ ان کی Discretion ہے، جہاں یہ کمیونٹی پر بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں تو کمیونٹی کے حوالے کر دیتے ہیں اور جہاں نہ ڈالنا چاہیں تو پھر کہتے ہیں کہ کمیونٹی نہیں لے سکتی۔ اگر پالیسی یہ ہے تو Uniformity ہو، اگر پالیسی میں Uniformity نہیں ہے تو پھر یہ Pick and choose والی پالیسی کیوں ہے؟

جناب حبیب الرحمان: په دې باره کښې یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی ، سپلیمنټری دے۔

جناب حبیب الرحمان: جی میررحمان چې کوم ضمنی سوال اوکړو ، دا German Assistance Program دے چې جرمن یو دومره Foreigners دی او هغه Community Based هغه خپل سکیم نه شی چلولے نو بیا په دې جواب کښې ئے چې ورکړی دی نو مخکښې په دې فلور باندې مونږه په دې باندې Discussion کړے وو ۔ تاسو مهربانی اوکړئ Uniformed policy دا Community Based Schemes، چې دی په دې باندې کروړونه روپئ لګیدلی دی ، دا په دې اے ډی پی کښې زما دا خیال دے چې هغه مخکښې هم مونږه فنانس منسټر صاحب سره ذکر کړے وو په دې اسمبلئ کښې۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی جناب سراج الحق صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: په دې باندې ډیبیټ شوې دے چې دوی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دوه ، یو دهغه سکیم د تحقیقاتو خبره ده او بل دV.D.Os Community ذکر دے۔۔۔

(قطع کلامی)

سینئر وزیر: ماته یاد دی۔

جناب سپیکر: په دیکښې په ټوله صوبه۔ کښې دا مسئله ده۔

سینئر وزیر: ماته بالکل ټولے خبرې یاد دی ۔ اولنے سوال خو د ا میر رحمان خان وو د صوابئ نه او بیا دهغوې څه ضمنی سوالات وو ۔ بنیادی عرض خو مے دا دے چې دوئ اووئیل چې دا کوم میټریل خراب دی نو که دهغه میټریل نشاندهی لړ تفصیلاتو سره اوشی نو حکومت به په هغې باندې ایکشن واخلی۔ دویمه خبره دا ده چې خصوصاً ډیره اسماعیل خان او لکی مروت او خوا و شا چې څومره اضلاع دی بلکه په ټوله صوبه کښې دا یو ډیر لوئے پرابلم مونږ ته رامخ دے ستاسو په علم کښې دا خبره راوړل غواړم چې په دے کښې بهرلی Donors involve دی او دهغوې سره کوم معاهده شوې وه او په کوم بنیاد باندې هغوې حکومت ته پیسې ورکړے دے نو په هغې کښې ورسره مونږه دا Agreement کړے وو چې دے کښې به لوکل خلق ، مقامی خلق هغوې به پکښې خپل پیسه شاملوی ، هغوې به پکښې تعاون کوی ۔ خو بهرحال دهغه پیسو لګیدو نه وروستو کوهیان هم جوړ شو او ټرانسفارمرے هم اولګیدلے خو زمونږه Local community د دې قابله نه شوه چې دا سکیمونه اوچلوې۔ په دې وخت کښې که مونږه دا اعلان اوکړو چې بالکل دا ذمه داری د حکومت ده او کمیونټی ترے بالکل فارغ کړو نو دهغه بین الاقوامی بیرونی Donors سره زمونږه هغ۔ ټوله معاہده د خطرے سره مخامخ کیږی۔ مونږه مخکښې هم اسمبلئ کښې دا خبره کړې وه چې په دې باندې مونږه د صوبائی اسمبلئ چې کوم مشران ملګری دی او دیکښې مخکښې Involve پاتے شوې دی، دهغوې په مشوره باندې مونږه به په دې باندې یو سروے هم اوکړو او زمونږ د حکومت چې څومره خپل وسائل دی نو هغه هم زمونږه د ټولو ملګرو په مخکښې دی، هغه به هم په مخکښې باندې کیدو نو که دا شئے زمونږه د وسائلو مطابق وو ، د دې ذمه داری به مونږه واخلو، که دا شئے زمونږه د وسائلو مطابق نه وو نو دا سې لاره به اولټوؤ چې کمیونټی دے ته آماده کړو۔ بهرحال په دې وخت کښې کمیونټی

بالکل لاس په سر کړی دی او ټول سکیمونه هم دغه شان ولاړ دی او که مونږ د دې د بجلئ دا بلونه د يوے مياشتې هم را جمع کړو نو دا هم تقريباً د پچاس ، ساټھ کروړ نه Above کیږی ۔ نو که کال ته دا خبره واچوؤ نو بلین بلین ته دا خبره رسې۔ په دې وجه باندې مونږ دد ے خبرې غوښتنه کوؤ چې مونږه په شریکه باندې د دې پاره یو پلاننګ جوړ کړو، یو منصوبه جوړه کړو۔ بهرحال یو پالیسی ورله وضع کول پکار دی او په مخکښې تلل پکار دی۔

جناب امیر خان: سپیکر صاحب۔۔

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر صاحب!

جی۔

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر! یہ واٹر سپلائی سکیمز کا ذکر ہو رہا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:۔ د دې نه وروستو۔

محترمہ یاسمین خان: واٹر سپلائی سکیم کا ذکر ہو رہا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی حکومت ختم ہوتی ہے تو جو سکیم شروع ہوئی ہوتی ہے، وہ بند ہو جاتی ہے۔ واٹر سپلائی کیلئے چودہ لاکھ روپے سردار مہتاب عباسی کے دور حکومت میں ضلع مانسہرہ کے گاؤں ترنگڑی پائین کے لئے مختص کئے گئے تھے، جب ان کا دور حکومت ختم ہوا تو وہ کام ابھی بھی اسی طرح پڑا ہوا ہے، وہ فائلوں میں بند پڑا ہوا ہے، پی اینڈ ڈی میں پڑا ہوا ہے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کام۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ Fresh question ہے، آپ کو انفارمیشن چاہیئے۔ آپ اس کے بارے میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو سوال بھیجیں اور آپ کو پورا پورا جواب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ یاسمین خان: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:۔ پورا جواب مل جائیگا۔

محترمہ یاسمین خان: Excuse me, Sir میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو منصوبے ادھورے رہ جاتے ہیں، انکے متعلق آپ نے کیا سوچا ہے؟

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: یہ ابھی ذکر ہو رہا ہے Community Based Schemes کا چونکہ میں اس کے ایڈوائزری بورڈ میں رہ چکی ہوں، یہ G.T.S کی سکیم تھی اس میں مختلف ڈونرز شامل تھے تو اس کا میں سراج الحق صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:۔ سراج الحق صاحب، یہ بہت اہم Suggestion ہے۔

جناب امیر رحمان: سپیکر صاحب! زہ خبرہ کول غواړم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د دې نه روستو به تاسو ته۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب امیر رحمان: د واړه جوابونه به را کړی کنه وزیر صاحب۔

جناب سپیکر:۔ چې د وئ خو خبره او کړی کنه۔ د دې نه روستو بیا تاسو ته د رکوم۔

محترمہ نسرین خٹک: یہ Community Based local supply schemes کا ذکر ہو رہا ہے چونکہ میں ان کی ایڈوائزری بورڈ میں رہ چکی ہوں تو میں صرف اتنا کہنا چاہ رہی تھی کہ یہ Communities کو Operative and maintenance کی Responsibility دی گئی تھی اور Memorandum of understanding جب Sign ہوا ہے حکومت کے ساتھ اور ڈونرز کے ساتھ تو Understanding یہی تھی کہ کمیونٹی کی جو Participation ہو گی وہ "O" اور "M" Operative and maintenance کی سطح پر ہو گی اب میں سراج الحق صاحب کی بات سے مکمل اتفاق کرتی ہوں کہ اگر اب یہ چیز Review کی گئی ہے اور یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ کمیونٹی اس چیز کی

کاUnderstandingاورTransactionsتو یہ بین الاقوامیResponsibility لینے سے قاصر ہے
تقاضا ہے کہ دوبارہ ڈونرز کے ساتھDialogue openکیا جائے اور یہ کہا جائے کہ گو کہ اس وقت کے حوالے سے V.D.O,s یعنی Village Development organization تشکیل دی گئی تھی لیکن اب کمیونٹی قاصر ہے یہResponsibility اٹھانے سے، لہذا اس پالیسی کوReviewکیا جائے اور کمیونٹی پر صرف اتنا ہی بوجھ ڈالا جائے جو وہ برداشت کر سکتی ہے لیکن۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: - Thank you.

محترمہ نسرین خٹک: لیکن اس کے لئےReviewکرنا ہوگی Policy 20th the donors.

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: په دې جوابونو کښې سینیئر وزیر صاحب یو خبره اوکړه۔ دوئ د میټریل خبره کوی چې یره د دې مونږه له ثبوت پکار دے، نو په دې جواب کښې دوئ لیکلی دی، غټ ثبوت دلته کښې شته دے Written کښې، تاسو جی لږ اوګورئ، چې "V.D.O,sاس کو لینے کیلئے تیار نہیں" لکه Village Development چې کوم تنظیمونه دی هلته کښې نو دا سکیم هغوې آغستو هم نه په دې وجه باندې چې دا ناقصه دے، خراب دے۔ د پنځو کالونه داسې پروت دے۔ مونږ خو دا په طمع وو چې یره زمونږ خلقو له به د اوبو سکیم روان شی، مونږ له ئے لارے خرابے کړی دی، فرش بندئ ئے راله ماتے کړی دی، سړکونه ئے راله خراب کړی دی نو که وزیر صاحب دغه نه وی نو وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، مونږ به دوئ له دعوت ورکړو او دوئ به بوځو او دا به اوګوری خو مهربانی د اوشې د دې د انکوائری اوشې او د دې د تحقیقات اوکړے شی چې دا کوم ټهیکیدار جوړ کړے دے او کوم XEN یا S.D.O دا کار کړے دے ؟۔

جناب سپیکر: ۔جی، سراج الحق صاحب۔

جناب امیر رحمان: کمیټئ ته د جی دا حواله شی چې د دې باقاعده انکوائری اوشې۔

سینئر وزیر: یعنی هغوې چې د اغستو نه انکار کړے وو نو په دې وجه نه وو چې د دې دا میټریل خراب بلکه هغوې خو د پیسو په وجه باندې او هغه سکیم کښې خو زمونږ د معلوماتو مطابق ټرانسفارمر ترے هم چرته یعنی اخوادیخوا شوې دے ، حقیقت دا دے چې هلته ډیر، بهرحال زمونږ د رسره دا Commitment دے چې مونږ دے باره کښې به----

(قطع کلامی)

جناب امیر رحمان: وزیر صاحب ، تاسو یو څه وائی او زه تاسو ته بل څه وائم۔ د دې وجے نه دا خبره کمیټئ ته حواله کړئ نو چې تاسو څه وائی نو هغه به هم واوریدلے شی او چې زه څه وایم نو هغه به هم اوکتے شې۔د دې انوکائری به اوشې باقاعده۔

Mr. Speaker: Please Amir Rehman Sahib , address the chair.

جناب امیر الرحمان: زمونږه خبره دا ده چې مونږ غواړو دا چې انکوائری اوکړو۔مونږه ئے تحقیقات اوکړو۔ مونږه ستا په مشوره باندې هلته د دې----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تاسو به په اعتماد کښې واخلی، انکوائری به اوکړی دیکښې۔

سینئر وزیر: په اعتماد کښې به واخلو۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب ! څنګه چې دا Foreign Aided Programmed خبره اوشوه چې دا Reopen کړے شی، دا Reopen کیدے نه شې ، یوخل Most او دا سکیمونو باندې پیسې لګیدلے دی ، دا Commitment حکومت کړے دے خو افسوس دا دے چې کوم وخت زمونږ د مرکزی حکومت خلق ناست دی نو هغه لاندې حالاتو ته نه ګوری ، ایرکنډیشن کمره کښې هغه د ستخطونه اوکړی او په هغې باندې عمل درآمد کیږی نه لاندې۔ اربونه روپئ ، کروړونه روپئ لګیدلی دی او هغه ضائع پراته دی۔عموماً داسې کیږی چې د T.M.A,s ته دومره دوئ ، داسې علاقے چې هلته بالکل پیسے خلقو سره نشته هغوې هغه خپله روټئ نه شی پیدا کولے نو هغے د بجلئ بل او دا موټر چې اوسوزی یا دا نور پرابلمز دی نو هغه به څنګه پیسې ورکوی؟ زه دا خواست کوم حکومت ته چې د دوئ دا فرض

هم جوړېږی چې مونږ خلقو ته اوبو اورسوی ۔ پکار دا دی چې T.M.A ته یا لوکل ګورنمنټ ته دومره دغه اوکړی چې یره Fifty percent کومے علاقه کښې چې خلق بالکل نه شی ورکولے ، ډونرز ته هډو ضرورت نشته ، فیډرل ګورنمنټ ته د تګ ضرورت نشته ولے دا ټول څومره چې بیا امداد د دې هغه بندوی، زما دا خواست دے چې ستاسو حکومت دا د اووائی چې دا T.M.A ته یا لوکل ګورنمنټ ته چې داسې علاقو کښې چې بالکل څوک نه شی ورکولے ، هغوې لړ دومره فنډز ورکړی چې هغه Fifty percent د ے خلق ورکړی او Fifty percent د حکومت ورکړی۔ دغه شانتې مختلف علاقو کښې T.M.A,s چې دی ، هغوی دا کار کړے دے ۔ زما به دا خواست دی چې دا ډیر سیریس مسئله ده ۔ دے باندې اربونه روپئی د ډونرز هم لګیدلی دی او دے خلقو ته هم ډیر لوے تکلیف دے ۔ دا د سیریس واغستې شې او دا د احسن طریقے سره حل کړے شی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: ۔څنګه چې بشیر خان خبره اوکړه نو زه دا وایم چې د هغه خلقو خلاف د سخته کارروائی اوشی چا چې په ایرکنډیشنر کمروں کښې ناست داسې Policies adopt کړی دی چې هغوې د خلقو نه خبر نه وو چې دا به Afford کوی او که نه به Afford کوی؟ ولے داسې معاہدے هغه خلقو کولے چې هغه خلق نه شی Afford کولے ؟ ټهیک شوه که دا Review کیږی خو ټهیک ده ګنی څنګه چې زمونږ بل ملګری اووئیل که دا لوکل ګورنمنټ ته په حواله شی ، ډسټرکټ کونسل ته یا TMA ته او هغوې د دې خرچې برداشت کړی ، ګنی تاسو یقین اوکړئ جی چې یو پیسه څوک نه شی ورکولے که صرف هغه بل ورکړی نو دغه به هم ډیره زیاته وی ۔

جناب سپیکر: جی۔ سراج الحق صاحب۔

جناب نثار صفدر خان: ۔جناب سپیکر۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا کوئسچن، کیونکہ شاید ٹائم ختم ہوگیاہے۔آپ کا کوئسچن رہ جاتاہے مطلب ہے پلیز۔

سینئر وزیر خزانہ: ۔بشیر بلور صاحب اور عبدالاکبر خان صاحب نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور جو تجاویز پیش کی ہیں، ہم ان کے ساتھ Agree ہیں اور ہماری First ترجیح یہی ہے کہ لوگوں کو پانی مہیا کیا

جائے اور اس میں ہم کسی اندرونی اور بیرونی کو نہیں دیکھتے ہیں اور جتنا جتنا ہو سکتا ہے، ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

جناب سپیکر:۔ نیکسٹ کوئسچن نمبر 320 جناب نثار صفدر خان۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

* 320 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رجوعیہ شریف واٹر سپلائی کے لئے 87 لاکھ روپیہ منظور ہو کر اس پر تقریباً 85 فیصد کام ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ چشمہ میں پانی خشک ہونے کی وجہ سے سکیم ناکام ہو گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت باقی ماندہ فنڈز سے وہاں متبادل ٹیوب بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون وآبنوشی) جواب (وزیر بلدیات ودیہی ترقی نے پڑھا):۔ (الف) آبنوشی سکیم رجوعیہ کا تخمینہ لاگت مبلغ 7.918 ملین روپیہ میں منظور ہوا اور موجودہ مالی سال 03-2002 تک مبلغ 7.021 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جو کہ 89 فیصد ہے۔

(ب) جس طرح پورا ملک پچھلے تین چار سال سے طویل ترین خشک سالی کی زد میں رہا ہے اور سطح آب بہت کم ہوئی ہے اس طرح آبنوشی سکیم رجوعیہ شریف کا منبع آب بھی دوسرے علاقوں/آبنوشی سکیموں کی طرح متاثر ہوا لیکن اب حالیہ بارشوں اور برف باری کی وجہ سے پانی کے ذخیرے میں اضافہ ہوا ہے اور اب منبع آب برائے آبنوشی سکیم رجوعیہ بھی ضرورت کے مطابق پانی مہیا کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ ہذا ٹیوب ویل لگانے کے حق میں مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر نہیں ہے:۔

(I) علاقہ مذکورہ پہاڑی ہے اور ٹیوب ویل کے کامیاب ہونے کے بہت کم امکانات ہیں۔

(ii) سکیم مذکورہ مکمل ہونے کے بعد دیہی ترقیاتی تنظیم کے حوالے ہو گی اور تنظیم مذکورہ کے بس میں نہیں کہ وہ ٹیوب ویل کی بجلی کے بل، مرمتی پمپ اور آپریشنل سٹاف کی تنخواہوں کے اخراجات کا بوجھ برداشت کر سکے۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر ! یہ رجوعیہ شریف کی جو واٹر سپلائی سکیم ہے یہ Ongoing scheme ہے۔ تقریباً یہ مکمل ہو چکی ہے اس کا یہ جواب دے رہے ہیں کہ یہ طویل خشک سالی کی وجہ سے چشموں کا پانی خشک ہو گیا تھا لیکن جناب عالی، حقیقت میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ جس جگہ سے پانی لائے ہیں، یہ تقریباً چھ میل دور سے پانی لائے ہیں اور نالے سے انہوں نے، چھ میل پورے نالے میں پائپ لیکر آئے ہیں اور اس کے آخر میں جہاں یہ چشمہ تھا، وہاں پر پانی پہلے بھی اسی طرح تھا، جس طرح ابھی ہے۔ یہ خشک سالی کی وجہ سے نہیں سوکھا ہے اور دوسرا جو مسئلہ ہے اس میں، یہ کہتے ہیں کہ ٹیوب ویل وہاں پر Feasible نہیں ہے، رجوعیہ کے ساتھ جو گاؤں ہے سجاول، سجاول کا ٹیوب ویل رجوعیہ میں لگا ہوا ہے، رجوعیہ سے ہو کر وہ سجاول گاؤں کو جاتا ہے اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹیوب ویل وہاں پر لگ سکتا ہے اور اس میں اتنا زیادہ پانی ہے کہ وہ اس ٹیوب ویل سے Over flow ہوتا ہے۔ یہ میں یہاں پر صحیح بات کہہ رہا ہوں، مہربانی کر کے میں منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا، علاقے میں بلکہ ہمارے ہری پور کے حلقے کا سب سے بڑا گاؤں ہے، وہاں پر وہ پانی کسی طرح بھی، وہ چھ میل لمبی لائن نہیں آسکتی ہے وہ Feasible ہی نہیں ہے ان کو ٹیوب ویل دیا جائے جی۔ اور دوسری بات جو ٹیوب ویل کے سلسلے میں، میں پہلے اٹھ رہا تھا، اس میں میرے جتنے بھی کمیونٹی کے ٹیوب ویل ہیں، وہ سارے بند ہیں۔ وہاں پر سب غریب لوگ ہیں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس کے بارے میں تو بات ہو گئی ہے، مطلب یہ ہے۔۔۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: وہ جب بھی آتے ہیں تو ان کا ایک ہی مسئلہ ہوتا ہے کہ آپ گورنمنٹ سے بات کریں۔ ابھی موقع ملا ہوا ہے، سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، مہربانی کر کے اس میں اس طرح کی آپ پالیسی بنائیں، کچھ ان پر ڈالیں، کچھ گورنمنٹ ڈالے، کروڑوں روپوں کی سکیمیں ابھی بند پڑی ہوئی ہیں۔ اس ٹیوب ویل کا بھی آرڈر کریں تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب !

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر! جیسا کہ نثار صفدر صاحب کو معلوم ہے کہ ابھی سی ایم صاحب نے حویلیاں کا دورہ بھی کیا تھا اور اپنے دورے کے دوران انہوں نے وہاں پر پانی کی سپلائی کے لئے Drinking water کے لئے وہاں پر دو ٹیوب ویلز بھی دیئے ہیں اور جہاں تک رجوعیہ کے پانی کا مسئلہ ہے تو وہاں پر ان کی انفارمیشن کے لئے کل میں نے ان کو بتایا تھا کہ وہاں پر رجوعیہ ڈیم بھی ہم نے اے ڈی پی کے اندر ڈال دیا ہے اور (تالیاں) اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں پر یہ Feasibility ہے تو ہم دوبارہ اس کو چیک کر لیں گے۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اگر وہاں پر کچھ کر سکتے ہیں ہیں تو ان شاءاللہ اس کے لئے ضرور کر لیں گے۔ اس کی دوبارہ Feasibility دیکھ لیں گے اور وہاں پر Drinking water کے لئے Whatever we can do ان شاءاللہ تعالیٰ ہم بھرپور تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر:۔ نیکسٹ کوئسچن نمبر 322، وجیہ الزماں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

322 _ جناب وجیہ الزماں: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں محکمہ تعمیرات نے ضلع مانسہرہ میں کریش پروگرام کے تحت روڈ منظور کئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کے خاتمے کے بعد مذکورہ بالا روڈز میں سے کچھ روڈز پر کام ادھورا چھوڑا گیا تھا اور کچھ روڈ ختم کئے گئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت ان منظور شدہ سکیموں کو دوبارہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ مندرہ ذیل سڑکیں کریش پروگرام کے تحت منظور ہوئی تھیں لیکن کریش پروگرام بند ہونے کی وجہ سے ان پر کام شروع نہیں ہو سکا۔

(1) بفہ خواجگان روڈ

(2) پڑہنہ سے لساں نواب روڈ

(3) لساں شہر کی اندرونی سڑکیں

(4) ملکان سے بل کوٹ روڈ

(5) بسند ترپی روڈ

(6) خاکی پنیالی روڈ

(ج) چونکہ یہ ADP کی سکیمیں نہیں تھیں اس لئے ان کا اجراء ممکن نہیں۔ اگر حکومت فنڈز مہیا کرے تو نامکمل سڑکیں (ب) مکمل کی جاسکتی ہیں۔

322 _ جناب حیات خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رضا گرام روڈ طورمنگ درہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے سلسلہ نمبر 187 میں شامل ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر اب تک صرف 10 کلو میٹر کام مکمل کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سڑک کو مکمل کرنے نیز پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، 11 کلو میٹر سڑک پر کٹائی اور بھرائی کا کام مکمل ہوا ہے اور باقی ماندہ کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے نکال دیا گیا ہے۔

(ج) اس سڑک کو صوبائی ترقیاتی پروگرام ADP 187 نامکمل کاموں کے تحت منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا۔ منظوری کے بعد اس سکیم پر کام شروع کر دیا جائیگا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ محترمہ غالبہ خورشید، ایم پی اے صاحبہ، موجودہ اجلاس کے لئے، جناب سید ظاہر علی شاہ صاحب، ایم پی اے 28 سے 30 تاریخ تک کے لئے بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that

(Interruption)

جناب امیر رحمان: سپیکر صاحب! دغه دوئ کوئسچن پاتے شوې دے۔

جناب سپیکر: کوئسچن آور ختم شوې دے، کوئسچنز ختم شوې دے۔ بیا به ان شاء الله واخلو۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. The House is adjourned for Tea Break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: جناب د دې تعمیر سرحد باره کښې زمونږه څه شکایات دی منسټر صاحب له نشته، تقریباً میاشت کیږی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاید چې واوری چې هغوی را نشې۔

جناب جمشید خان: تاسو به ئے را اوغواړی جی، خیر دے۔

جناب سپیکر: صبا ته ئے پریږدئ۔

جناب جمشید خان: نه جی ضروری ده ، نن به ئے اووایمه۔

جناب سپیکر: صبا ته ئے که پریږدئ نو ښه به وی۔

جناب جمشید خان: وزیر قانون صاحب نشته جی۔

جناب سپیکر: صبا ته۔

جناب جمشید خان: یوه لنډه خبره ده۔

جناب سپیکر: خه جی خه۔، جی جمشید خان حاجی صاحب؟

جناب جمشید خان: په تعمیر سرحد کښې مونږه خپل سکیمونه ورکړی دی۔

Mr. Speaker: Jee please, please order,

لږ دا پوائنټ آف آرډر واوره.

جناب جمشید خان: تقریباً یو میاشت کیږی.

جناب سپیکر: جی.

رسمی کارروائی

جناب جمشید خان: په تعمیر سرحد پروگرام کښې مونږه خپل سکیمونه ورکړی دی. دلته کښې بونیر نه دے ، د ټولے صوبے خبره ده . لوکل گورنمنټ وائی چې تاسو د خپل خپل ډسټرکټ نه د ډي ډی سی د میټنګ Minutes د پاره مونږه ته رااولیږئ.نو د ډی.ډی.سی Minutes دپاره چې مونږه د ډی.سی.او ز سره رابطه اوکړه خو د ډی.ډی.سی میټنګ خو به هله ورکوؤ چې ډسټرکټ کونسل دهغې منظوریورکړی . نو آیا په دې موجوده صورتحال کښې مونږه په دې پوزیشن کښې یو چې ډسټرکټ کونسل د منظوری ورکړه او دهغې نه وروستو زما په خیال ټول سکیمونه دلته کښې پراته دی بغیر د یوے ضلع نه ، چې هغه محکمه خزانے ته د فنډز Release کیدو د پاره تلی دی . نور ټول په لوکل گورنمنټ کښې پراته دی نو د دے څه طریقه داسې را اوباسئے چې صرف د ډی.ډی.سی میټنګ کولو باندې ضروری ده که نه د ډسټرکټ کونسل نه به منظوری اغستل ضروری وی . زما په خیال که په دې کښې تاسو څومره زر فیصله اوکړئ نو ان شاءالله د ټولو په فائده کښې به وی.

مولانا عبدالرحمن: پوائنٹ آف آرڈر، جی.

جناب سپیکر: مولانا عبدالرحمان صاحب!

مولانا عبدالرحمن: ایک گزارش ہے جی.

جناب سپیکر: جی

مولانا عبدالرحمن: وہ پہلے سے جو ہیں نا---

(مداخلت)

جناب سپیکر: اس سے متعلق ہے؟

مولانا عبدالرحمان: نہیں جی، اس سے متعلق نہیں ہے، دوسرا ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مولانا عبدالرحمان: پہلی ہماری گزارش یہ ہے کہ ایسے وقت میں وقفہ کیا کریں کہ اس وقفے میں ظہر کی نماز باجماعت ہو۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: شاید میرے خیال میں آپ اس دن نہیں تھے۔ اس معزز ایوان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم دو بجے نمار کے لئے چھٹی کریں گے۔ اگر بریک کریں گے اور بریک کے بعد ڈیڑھ بجے تو یہ ناممکن ہو گا تو یہ فیصلہ اس معزز ایوان نے بالاتفاق کیا تھا اور یہاں پر نماز باجماعت کا اہتمام 2 بجے ہوتا ہے۔

مولانا عبدالرحمان: لیکن یہاں 2 بجے جماعت نہیں ہوتی ہے جی۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ اہتمام تو کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالرحمان: تو یہ کوشش ہو جائے تاکہ یہاں جماعت ہو گی۔

جناب سپیکر: بالکل یہاں ہو گی۔

مولانا عبدالرحمان: نماز باجماعت ہم پڑھیں جی۔

جناب سپیکر: بالکل 2 بجے ان شاءاللہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! ایک منٹ میں آپ کی اجازت چاہتی ہوں اور میں آپ کی توجہ دوبارہ اسی ایک سلسلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں جو شروع دن سے، جب سے اسمبلی شروع ہوئی ایک Call attention notice تھا، اس کے بعد آپ کے حکم سے کمیٹی کے حوالے ہوا اور پتہ نہیں، سمجھ میں نہیں آتی کہ مریض مر جائے گا پھر ڈاکٹر آئے گا خدارا اس کو Serious لے لیں نا۔

جناب سپیکر: پلیز آپ اس کو Serious لے لیں نا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یہ Serious ہی نہیں لیتے۔

جناب سپیکر:۔ حکومت اس کو Serious لے لے۔ مولانا فضل علی صاحب، وہ Call Attention کے بارے میں Please آپ کچھ ۔۔۔۔۔

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سپیکر صاحب! پہ ھغې کښې یوہ کمیټی جوړہ شوې دہ ھغہ وخت کښې زۀ نہ وومہ چې پہ کمیټۍ کښې څوک څوک اچولے شوې دی ؟ پہ ھغہ کمیټۍ کښې رفعت صاحبہ ھم شتہ دے۔ نو پکار دا دی چې دھغې کمیټی میټنګ دا وکړے شي۔

جناب سپیکر: تاسو ئے را وغواړی کنہ جی۔

وزیر تعلیم: د دې چیئرمین چې تاسو څوک مقرر کړے دے ، تر اوسہ پورې پتہ نشتہ۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! عرض درتہ اوکړم چې دا ھاؤس زمونږہ داسې یو ځائے دے چې ډیر وسائلو پہ دې ځائے کښې مونږہ پہ Call Attention اؤ پہ مختلفو تحاریکو باندې د خپلو مسائلو حل اوباسو۔ نو کہ چرتہ کښې پہ یوے یوے خبرې باندې مونږہ شپږ ،شپږ میاشتې تیرؤو محض د دې د بپارہ چې ھغہ تاسو کمیټۍ تہ ھم حوالہ کړی۔

جناب سپیکر:۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

جناب انور کمال خان: او پہ ھغې باندې څہ Decision ھم نہ شی اخستې۔نو بیا خو ھر یو ممبر پہ دې ځائے کښې د دې سلسلے نہ دومرہ مایوسہ شی چې مونږ محض خالی د خبرو او داترو او تصاویرو اؤ د فوټوګانو د پارہ بہ پاتې شو او پہ ھغې باندې بہ مطلب تہ خبرہ بہ سر تہ او نہ رسو، مہربانی اوکړئ د دې تاسو دا Assurances committees چې کومې دی، نو دا ډیرے زیاتے ضروری دی ، دا Announcement اوکړئ۔

جناب سپیکر: میری طرف سے وہ ہو گیا ہے وہ تو ہو گیا ہے۔

جناب انور کمال خان: وہ تو ہو گیا ہے لیکن یہ آپ کب کمیٹی کے حوالے کریں گے؟ کب آپ نے ان کو کہا ہے۔(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ کمیٹی کا اجلاس کب بلاتے ہیں۔

جناب انور کمال خان: آپ ان کو حکم دیں کہ جی ایک ہفتہ کے اندر وہ آپ کو رپورٹ Submit کریں جب آپ کو یہ بتائیں گے تو تب کہیں جا کر آپ کا کام چلے گا۔

جناب سپیکر: یہ کمیٹیاں جب اپنا Function شروع کریں گی تو مجھ کو اپنی پرا گریس سے Inform رکھیں گی، ان شاءاللہ میں Percue کرونگا، میں Percue کرونگا۔

جناب انور کمال خان: سر بہ مو پرے گنجے شي خو زرئے پرے شروع کوئ۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب حبیب الرحمن:- دا جی جمشید خان چې خبره اوکړه۔

جناب سپیکر: جمشید خان خبره خو ما ورته اووے چې Minister Concerned نشته۔ سردار ادریس صاحب نشته، صبا هغه راشی ، نو مطلب دا دے چې صبا به ئے بیا اوکړی۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: - The Cabinet is collectively responsible, as you said so, the order of--------

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون):۔ This is a collective responsibility. جناب ایم پی ایز صاحبان نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، یہ سب کے لئے بہت اہم ہے۔ یہ سب سے پہلے ڈی ڈی سی کی میٹنگ ہو گی اور اس میں آپ اپنی سکیمیں دیں گے جس میں متعلقہ محکمہ جات ہونگے۔ ان کے صلاح ومشورے کے بعد پی سی ون بنا کر یہاں سیکرٹری بلدیات کو بھیجیں گے جو وہاں سے Approval دے کر Final approval کے لئے وزیر اعلیٰ کے پاس جائیں گی، ابھی رہا آپ کا مسئلہ، جو آپ کہہ رہے ہیں کہ ڈی سی اوز والے کہہ رہے ہیں کہ ہم نہیں دے سکتے تو وہ تو اس کے پابند ہیں کہ وہ دیں گے۔

جناب حبیب الرحمن:- زهٔ جی په دې سلسله کښې وضاحت کومه۔ مونږه ته جی ؛ جمشید خان ، زه وضاحت کومه۔

جناب سپیکر: تاسو درے واړه په کور کښې فیصله اوکړئ چې کوم دغه کوئ نو هغه خبرې اوکړئ۔

جناب حبیب الرحمن: د دوئ دا خبره نیمگړے ده۔ د ډی ډی سی میټنګ شوې دے ، پی۔سی۔ونونه تیار شوې دی، C.M approval ورکړے دے۔ په دې کبنې مونږ چې کوم ځیز پریږدو، هغه خبره چې مار خوړلی د پړی نه هم و یره کیږی دا به Account four لاندې به ځی جو ناظم اعلیٰ به دا پیسې Release کوی۔ زمونږه Grievances هم په هغه وخت باندې دا وو۔سردار ادریس مونږ ته بالکل Clear cut دا خبره کړې وه چې مونږه په خپل ډی ډی او چې کوم خپل DDAC بحال کوو چې په هغې کبنې مونږه دا هم نه شو کولے چې د تعمیر سرحد دا پروګرام Wholly solely discretionary prowler of C.M او هغه مونږه له یو Package راکړے دے او مونږه سره ئے مهربانی کړې ده او هغه پیسې مونږه د ناظم اعلیٰ د دستخط نه نه شو ویستې ، تاسو قانون اوګرئ دا د Account 4 لاندې به ځی او دا 50 لاکھ روپئ به ناظم اعلیٰ صاحب دستخط او Release کوی به۔ که هغه نه Release کوی نو ماته پیسه نه ملاویږی۔ مونږه ته جی غټه مسئله دا ده۔

جناب عبدالماجد:۔ پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه په دې سلسلے کبنې قطعاً دا نه منم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:زما په خپل خیال ما چې ورته ځنګه اوویل چې متعلقه وزیر چې دے ، نو هغه به په ښه پوزیشن وی چې څۀ Decision واخلی کنه۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی:۔ مونږه ناظم اعلیٰ ته دا اختیار نه ورکوؤ۔ زونږه د خپلې اے ډی پی د منظورئ د پاره ناظم اعلیٰ او ناظمانو ته دا اختیار قطعاً نه ورکوؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر:۔ ٹھیک ده جی۔

جناب عبدالماجد:۔ جناب عالی! زه په پوائنټ آف آرډر یوه مختصره خبره کومه۔

جناب سپیکر: دا قاعده به راته Quote کوئ ، ماجد خان صاحب، زوړ Parliamentarian یئ چې د دې قاعدے خلاف ورزی کیږی۔زۀ پوائنټ نه کوم

د Constitution د آرټيکل د Rules of procedure د هغې به راته دغه بنائے ګنی ما پريږده چې کار اوکړم نو بيا به ان شاء الله زهٔ ناست يم چې تاسو نه ئی سترې شوې زهٔ نه سترې کيږم۔

جناب عبدالماجد:۔ ما چې اسمبلئ سيکرټريټ ته 6/5 باندې يو کوئسچن د آبپاشی متعلق کړے دے ، هغه ما ته را واپس شو۔ ما صرف دا کوئسچن کړے دے چې درګئی ،مالاکنډ، کرم ګرهی ، دا سکيمونه کله تيار شوې دی۔ ما ته واپس شوې دی چې دا په رول 41 د لاندې نه دے ما رول 41 اوکتو۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپيکر: په دې به بيا تاسو اسمبلئ سيکرټريټ ته راشې ، به کينو ان شاءالله تعالیٰ او خبره اوکړو۔

جناب اسراراله خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپيکر!۔۔۔

جناب سپيکر: اسرار الله خان ګنډا پور صاحب! څه پوائنټ آرآرډر دے ؟

جناب اسرار الله خان: د Tea break نه اول تاسو زما سره Commitment اوکړو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپيکر: چې د رولز و قواعد خلاف ورزی کيږی۔

جناب اسرارالله خان: دا جی تاسو خپله خبره په دې هاؤس کښې رولز حيثيت لری ۔ تاسو پخپله اووئيل چې چيف منسټر به ناست وی اؤ زه به تاسو خبرې تے پريږدم ۔

جناب سپيکر:۔ ناست دی ان شاءالله۔

جناب اسرارالله خان: چرته کښې دے ؟

جناب سپيکر:۔ Premises کښې ناست دے ۔

جناب اسرار الله خان: اوس چې تاسو کوم Commitment کړے دے تاسو هغه Honor کړئ چې کومه مسئله ده ، مهربانی اوکړئ د دې بيانولو ته ما پريږدئ۔

جناب سپيکر:۔ خطرناکه خو نه ده ؟ خه خه اجازت دے درته۔

جناب اسراراللہ خان: نن اخبار تاسو به کتلے وی ، چیف منسټر صاحب دوره کړې ده او هلته کښې ئې ډائریکټر سکول او عمله معطل کړې ده۔ دا جی خبره دا ده چې دا یو د Natural justice خلاف دے ولے چې تاسو اوګورئ هغه ډائریکټر ئے په Basement کښې کیښنولے دے ، دهغه خپل ډائریکټوریټ وو، هغه ډائریکټوریټ ئے ختم کړو اؤ کالج ته ئے حواله کړو اؤ هغه ئے په یو ګیراج کښې کیښنولے دے چې Basement دے اؤ به چې کومے دی نو د بره نه راځی۔ بره منسټر صاحب او ورسره سیکرټری صاحب ناست دی اؤ قصور د دوی دے چې اوبه ته راته خړ وے ؟ نو هغه چې کوم ریکارډ دے ،دهغې الزام ئے په دوئ لګولے دے ۔ داخو اول به حکومت وو چې یو پرائم منسټر په Faisalabad Development Authority کښې وائیلی وو چې ہتھکړئ ورته واچوئ نو Supreme Court هغه بعد کښې Release کړو ۔ نو دا جی کوم قسم Administration دے او دا کو قسم Natural justice دے اؤ وزیر اعلیٰ صاحب څه کوی لګیا دے جی ؟

جناب سپیکر: زما خو مختلف دغه وو۔ ما چې سحر اخبار اوکتو، ان شاء اللّٰه په هاؤس کښې به د دې خبرې غندنه کیږی او وائی به چې یره نورو داسې اقداماتو مونږه ملګرتیا کوؤ۔ جناب منسټر ایجوکیشن ، مولانا فضلی علی صاحب۔

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم):۔بسم اللہ الرحمن الرحیم ه سپیکر صاحب! کومه خبره چې اسرار اللّٰه خان ګنډا پور صاحب اوچته کړې ده ، د دغې خبرې وضاحت په اخباراتو کښې هم راغلې دے چې قصداً عمداًچا د ډائریکټوریټ کښې یو پائپ مات کړے دے او بیا ګندا اوبه ئے راپریښې دی او هغې سره ئے بیا دومره نقصانات کړی دی چې هغه عام اوبه چې کوم د استعمال دی نو دهغې ټوټئ ئے کهلاؤ کړی دی اؤ د Pressure سره ئے راپریښے دی ۔ بیا هغه ښکته هغه ټول ډائریکټوریټ ته راغلې دے د دې خلقو دا مطالبه وه چې مونږه د دې ځائے نه لرے کړئ ۔په هغې باندې مونږه غور و خوض هم کوؤ او مشوره هم کوله۔ مونږه دوئ ته اووائیل چې ستاسو څه ضروریات وی نو هغه درته مونږه پوره کوؤ۔ او که څه مشکلات وی نو هغه مونږ ته اووائی نو هغې سره سره ئے داسې کار اوکړو چې دا اوبه ئے ټولے راپریښنو دے اؤ بیا د هغې نه علاوه فائلونه ئے په

هغې اوغورځول۔ چیف منسټر صاحب ته اطلاع ملاؤ شوه اؤهغه فوری طور په موقع باندې لاړو۔ هغه په دې شک کښې هم شو چې داسې یو ریکارډ وی چې دوئ ضائع کول غواړی چې هغه فائلونه ئے گندا اوبو ته غوځولی دی هغه باندې فوری طور په هغه موقع باندې، چې کوم متعلقہ خلق وو، دهغوی خلاف ئے کارروائی کړې ده نو کہ چرے اسرارالله گنډاپور صاحب دا وائی چې او د ډائریکټوریټ په چهت کښې سورے کول ټهیک وو او دهغې نه گندا اوبه پریښودل هم ټهیک وو ، په هغې کښې فائلونه او ریکارډ ضائع کول هم ټهیک وو نو مونږ بیا په دې خبره باندې نه پوهیږو او داسې نه وه چې داله مونږه بے گناه یا اندها دهند سزا ورکوؤ، هغې کښې انکوائری مقرر شوې ده، باقاعده دهغې تحقیقات به کیږی چې کومو خلقو باندې ثبوت اوشوه نو دهغې نه روستو بہ هغوې تہ سزا ورکولې شي۔

جناب سپیکر:۔ بهرحال هغوی د دې خبرې اعتراف اوکړو چې هتکړئ ئے نه دی لګولے ۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! د دې پالیسی خو د منسټر کار وی ۔ پالیسی ډیپارټمنټ خو د منسټر کار وی او دا خو چل کوم د منسټر آفس دے ، هغه هم به بره چهت باندې دے ، نو اوبہ د هغه ځائے نه را روانے وے ----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:۔ افتخار احمد خان جهګړا صاحب، ایجوکیشن او صحت ئے خراب کړے دے ، لږ د دوئ تجربے نه استفاده اوکړئ۔

(قہقہہ)

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: صرف دے کښې جی یو معمولی اضافه کومه ، چې دے کښې ئے یو چوکیدار Suspend کړے دے ، چې هغه هم پرون ، هم هغه ورځ سحر ئے لګولے دے محکمه کښې اور زما بہ خیال د هغه به Hardly دوه درے گهنټے ډیوټی هن ه دی کړے ، شاید هغه املوکو تول کښې راغلې دے، نو لږ غوندې ښنګه وزیر صاحب اووئیل ، نو مونږ هم د دې دغہ نه یو چې وزیر اعلیٰ

صاحب بذات خود تلے دے او یو جنرل آرډر ئے کړے دے خو چې لږ غونډې خیال سره پکښې انکوائری اوشی چې چا سره زیاتے او نه کړے شي۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Next, 'Adjournment Motions' Malik Hayat Khan M.P.A, to please move his adjournment motion No. 164, in the House. Malik Hayat Khan Sahib.

جناب انور کمال خان: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب ما یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:۔ د دې نه وروستو۔

جناب انور کمال:۔ ښه جی۔

جناب حیات خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم . جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم خبر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ روزنامہ "مشرق" مورخہ 12/5/2003ء میں ایک بیان شائع ہوا ہے اس میں تحریر ہے کہ واڑی سب ڈویژن ضلع دیر بالا کے سکولوں کو فراہم کردہ فرنیچر ناقص ہے، مذکورہ فرنیچر استعمال سے پہلے ناکارہ ہو گیا ہے اور استعمال کے قابل نہیں رہا۔ بحث کی اجازت عنایت فرمائیں۔"

سپیکر صاحب ! کله چې دا بیان ما اوکتو نو زۀ هائر سیکنډری سکول واړی، گرلز ہائی سکول واړئ او ہائی سکول شین کړئ کارو ، درے واړو پخپله هلت۔ لاړم او ما د فرنیچر حالات اوکتل نو هغه فرنیچر دومره زیات خراب وو چې هغه هلته په رسیدو باندې د چا بنچ پسبنه وغیره ، د هر څه مات شوې وو نو بیا ما په هغې وجه باندې هم دا دلته کښې منسټر صاحب سره هم مخکښې دے باره کښې خبره کړې وه نو زۀ غواړم ده دے د پاره یو اعلیٰ سطح تحقیقاتی کمیټی جوړه شی او هغه په دې باندې انکوائری اوکړی۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن مولانا فضل علی صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: مہربانی جی۔ څنګه جی چې زما دے رور اووئیل د فرنیچر متعلق ، حقیقت دے چې دا د یو ے حلقے یا د یوې ضلع مسئله نه ده، دا تقریباً 1993ء نه څومره فرنیچر چې سکولونو ته لاړ دے ، کال کښې هغه خراب پراته دی۔ نو مونږ پخپله په دې باندې په اسمبلئ کښې سوال هم جمع کړے دے نو مونږ دا وایو چې دا د یو حلقه، یو ضلع دے کمیټئ ته نه حواله کیږی، ټوله صوبه د حواله شې ۔ دے کښې ډیر غبن شوې دے ، ټول فرنیچر خراب پروت دے۔ کال په کال نوے ټینډرے کیږی (تالیاں) نو مونږه وایو چې زما په ضلع کرک کښې نن نه یو میاشت مخکښې چالیس لاکھ فرنیچر Contract شوې دے خو مخکښې یو کروړ شوې وو، هغه یو کال کښې خراب پاتې شو ، نو مونږ سپیکر صاحب، تاسو ته وایو چې دا د ټوله صوبه د کمیټئ ته حواله شې او دا د چیک شی چې آیا دا فرنیچر ولے خراب دی؟ ډیره مهربانی۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر:۔ جناب امانت شاه صاحب۔

جناب امانت شاہ: لکه څنګه چې نثار ګل صاحب او ملګرو دا خبره اوکړه ، دغه مشکلات مونږه ته هم په خپله ضلع مردان کښې دی۔ تقریباً ستانوے لاکھ روپو فرنیچر ضلعی حکومت، دوئ وائی چې مونږ اغستې وو خو تر اوسه پورے مونږه نه پوهیږو چې هغه فرنیچر استعمال شوې کم جائے کښې دے ، کومو سکولونو ته ورکنے شوې دے ؟ او هغه شانتے دغه فرنیچر تر اوسه پورے چې څومره مونږه سکولونو ته تلے یو ، نو یقیناً په هغې کښې ماشومان ټاټونه یا بورئ ځان سره راوړی ، هغه د ځان نه لاندې ایږدی ، بهرحال دغه فرنیچر متعلق د هم یو کمیټئ تشکیل کړے شی چې مونږ د ضلع مردان په سطح باندې د هغه خپل فرنیچر مستقل طور باندې پوره انکوائری اوشې۔

جناب سپیکر: دا لا د ایګریشن به Stage کښې نه دے ، مطلب دا دے هغه بیان اوکړو ، اوس منسټر پریږدئ چې دوئ خبره اوکړی۔ مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم):۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ه دا خصر حیات صاحب چې کوم نوټس راوړے دے-------

جناب سپیکر: ملک حیات۔

وزیر تعلیم: ملک حیات صاحب ، نو واقعی دے سره یوه اخباری تراشه هم شته او دا اطلاعات د د ډیرو ډسټرکټس نه راځی ، لکه څنګه زمونږه ممبرانو صاحبانو خبره اوکړله جی چې فرنیچر کښې داسې صورتحال شته۔ خو دا جی ټولو ته معلومه ده چې دا ډسټرکټ ګورنمنټ دے د پاره یوه کمیټئ جوړه کړې ده، په هغې کښې ډی۔سی۔او هم دے ، په هغے کښې ناظم هم دے ، پکښې ای۔ډی۔او هم دے ، نو څما خپله رائے ده ده چې په دې باندې مونږه یوه کمیټی جوړه کړو سپیکر صاحب او بیا باقاعده د هغوې د هر یو ډسټرکټ مستقل تحقیقات اوکړی او په دې باندې مونږه بیا یو فیصله اوکړو (تالیاں) او دے سره زهٔ حیران یوے بلے خبرې ته یمه، د حیرانتیا خبره دا ده جی چې که چا دا تراشه کتلی وی، سپیکر صاحب، تاسو زمونږ طرف ته نه یئی متوجه-----

(قہقہے)

جناب سپیکر:۔ بالکل متوجه یم۔ په دې خپل پارلیمانی شپږ میاشتو پریډ کښې د په ړومبی ځل باندې دومره درته خبره اوکړه کنه چې جواب ئے نشته۔

(تالیاں)

وزیر تعلیم:۔ نور کله مے درته خبره نه ده کړے ؟

(قہقہے)

جناب سپیکر:۔ ټولے د د دې کړے دی خو دا وائم ډیره درنه وه۔

وزیر تعلیم:۔ یو بل عرض مے کوؤ جی ، زه حیران دے تراشے ته یم چې دا کومه اخباری تراشے دے سره ده، دے ته به ملک صاحب خیال نه وی کړے ، دا وائی تحصیل "ناظم واړی حاجی عزیز الحق نے کہا ہے " نو تحصیل ناظم او ډسټرکټ ناظم هم دغه خلق دی چې دا فرنیچر ئے اغستې دے او بیا بیان هم دے ورکوی چې دا فرنیچر ناقص دے ، د دې په څه کوؤ؟

جناب سپیکر: د دوئ هم دا خیال دے کہ د غه غلط وی نو د غه هم نیول پکار دی۔

وزیر تعلیم: دا هم نیول پکار دی۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! ما ته به یو منټ اجازت را کوئ۔

جناب سپیکر: جی انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اس سے پہلے یہ جو واٹر سپلائز سکیمز میں اور Community Based Tube Wells کے بارے میں------

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس کے بارے میں کیا مطلب ہے کہ منسٹر صاحب کے-----

(مداخلت)

جناب انور کمال خان: میں آپ کے-----

جناب سپیکر:۔ اودریږه ، یوه خبره کوؤ۔ د منسټر صاحب د دې خبرې سره تا سو دغه کوئ چې یعنی-----

(شور/قطع کلامیاں)

ایک رکن: د ټولے صوبے د پاره۔

جناب سپیکر:۔ نه، مطلب دا دے چې بیا د ایجوکیشن سټینډنګ کمیټی هغه ولے نه دغه کوئ یعنی مطلب دا دے هغه بیا سب کمیټی په ضلع لیول باندې جوړوی کہ ہر څه کوی۔ (شور) یعنی ایډجرنمنټ موشن مطلب دا دے چې دا Concerned Standing Committee for Education ته:

Is it the desire or the House that the adjournment motion moved by honourable M.P.A, Malik Hayat Khan Sahib be referred to the standing committee on Education, Schools and Literacy?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: - The 'Ayes, have it. The matter is referred to the concerned standing committee.

جناب حیات خان: شکریہ جی۔

جناب سپیکر:۔ جناب انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: جناب! یہ کمیونٹی ٹیوب ویلز کے حوالے سے یہ دوسرا اہم سیشن ہے کہ ہم اس پر حکومت کی طرف سے کوئی Policy statement مانگنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور جتنے بھی ہماری یہاں پر اسمبلی کے اراکین بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ جنوبی اضلاع سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ شمالی اضلاع سے تعلق رکھتے ہوں، پانی کے مسئلے میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ حکومت کا حق، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس میں ڈونرز بھی Involve ہیں، آپ یہ مسئلہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ ہم ان کو کچھ نہ کچھ۔ Recommendation دیدیں تاکہ کل اگر یہ ڈونرز کے ساتھ کوئی بات کر سکیں تو ان کے ہاتھ بھی مضبوط ہونگے اور یہ ان کو بتا بھی سکیں گے کہ ہمارے اراکین اسمبلی کی طرف سے کچھ Recommendations ہیں اور مجھے یہ یقین ہے کہ یہ اگر ان کو قائل کر لیں کہ ان ٹیوب ویلز پر جو پیسہ اس وقت اس پالیسی کے تحت ہم لگا رہے ہیں، وہ تمام کا تمام پیسہ ہم ضائع کر رہے ہیں لہذا اس کے لئے کچھ نہ کچھ پالیسی میں ضرور تبدیلی لانی چاہیئے آپ برائے مہربانی اجازت دیں کہ اس کو کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر کے ان کو کوئی Recommendations دیدیں اور میں منسٹر صاحب اور سینیئر منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ وہ ایک دفعہ پھر بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے از خود کہہ دیں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب خلیل عباس خان: مونږ جی د دې تائید کوؤ۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): ہم اتفاق کرلتے ہیں۔

جناب سپیکر: ۔ اتفاق ہے۔ The matter relating to the Community Based participation drinking water supplies schemes, is referred the concerned committee on works and services.

(Applause)

Next, Maulana Nizam-uddin, M.P.A to please move their identical Adjournment Motions Nos. 169 and 170 in the House. Maulana Nizam-uddin, M.P.A, please.

مولانا نظام الدین:۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کی کارروائی روک کر مجھے دریائے سوات کی سیلاب زدہ صورتحال پر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، دریائے سوات کی طوفانی موجوں نے حال ہی میں مینگورہ تالنڈا کے بالخصوص موضع تختہ بند قمر میں تباہی مچا دی ہے، ہزاروں ایکڑ اراضی زیر آب آچکی ہے، فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، وہاں کے قریبی مکین نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں لہذا اس علاقے کو سیلاب زدہ اور آفت زدہ قرار دیا جائے اور ہنگامی بنیادوں پر پشتوں کی تعمیر کا بندوبست کیا جائے اور متاثرین کی بحالی کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں۔"

جناب سپیکر:۔ بس۔ Muhammad Amin, M.P.A, please to move his adjournment motion.

جناب محمد امین:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مفاد عامہ کے مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ حالیہ بارشوں اور امسال پہاڑوں پر زیادہ برف پڑنے کی وجہ سے دریائے سوات میں زبردست سیلاب آیا ہے جس نے ہزاروں ایکڑ زمین کو دریا برد کر کے کھڑی فصلوں کو تباہ کیا ہے، خصوصاً ایوب پل مینگورہ کے قریب دریا کے پشتے ٹوٹنے کی وجہ سے ایک ہائی سکول اور پولیس لائن کے گرنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور علاقہ نیکی خیل کا رابطہ مینگورہ شہر سے کٹ گیا ہے لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

Mr. Speaker: - Hafiz Akhtar Ali Sahib, Minister for Irrigation, please.

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! مولانا نظاالدین صاحب اور جناب محمد امین صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:۔ پلیز، پلیز۔

وزیر آبپاشی: چې کوم اهم خبرې طرف ته توجه ګوځولے ده، یقیناً دا ډیره انتهائی حساس مسئله ده او دریائے سوات او هغه سره چې کوم نقصانات دي هغه مسئله ده ، په دغه حوالے سره وزیر اعلیٰ صاحب پخپله هم د دوئ همراه هلته کښې تلے وو او د یو کروړ روپو د پشتون د پاره هغوي اعلان هم کړے دے او بیا زۀ پخپله هم لاړمه ۔ دریائے سوات کښې او دیر کښې منجائی او دا ښوځایونه ما

پخپله او کتل، یقیناً چې هغه ځائے کښې پولیس لائن او بعض سکولونه د دریاب په زد کښې دی او راتلو سره مونږه فوری هغه د پاره وینا کړې ده۔ تقریباً پندره لاکھ روپۍ ریلیز شوې دی او مزید هم ان شاءالله زر تر زر فنانس ته مونږه وینا کړې ده چې هغه دا پیسې زر تر زر ریلیز کړی او دغه پشتے فوری طور باندې د هغې څه انتظام اوشې۔ مونږه دوئ ته تسلی ورکوؤ چې ان شاءالله په هغې باندې کارروائی شروع ده او مزید به هم مونږه په هغې کښې پیش رفت کوؤ۔

مولانا نظام الدین:۔ جی دا پندره لاکھ روپۍ دوئ چې کومے منظورے کړی دی نو هغه د ایوب Bridge د پاره دی او ماچې کوم دغه پیش کړے دے تختہ بند سره چې کوم وټال نیوړی شوې ده ، دهغه د پاره تر اوسه پورے ہنگامی طور څه اعلان نه دے شوې او خطره دا ده چې په دې اوس سیند رو رو سیوا کیږی نو په دې دوه میاشتو کښې آئنده کیدے شی چې دا سیند بنه سوا شی ، هلته کښې یو کلی کښې باقاعده دهغه خلقو کاډی ئے اوړی دی، پرائمری سکول دے ، هلته یو جماعت دے ، هغه هم په خطره کښې دی او دا زما سره فوټوان دی دهغه غنمو چې هغه دا سې ولاړ دی لکه دا چې شولے وی۔ خلق چې دی ، پیاز خوئے بالکل تباه شوې دی ، غنم چې اوس خلق ریبی نو هغه اوبو کښې ډوب ولاړ دی او ځان سره ئے کشتی راښکلی دی په هغې کښې جمع کوی او بیا ئے کورته اوړی۔ نو د هغې د پاره سپیکر صاحب ته پته ده ، دے هم زمونږ د علاقے ایم پی اے پاتے شوې دے ، دغه خطراتو او دوئ مخکښې په خپل دور کښې هم ہنگامی طور هغې د پاره پیسے منظورې کړے دی دحکومت نه ، زمونږ دا درخواست دے چې دوئ ته خو د دې صورتحال معلومات دی نو په دې وخت کښې په ہنگامی طور دهغې دپاره کومو پیسو ضرورت دے او یو عجیبه خبره دا ده چې زمونږه سوات سره دا ظلم کیږی چې کله نوے حکومت راشی نو هغه خو یو وعده اوکړی چې مونږه سوات د پاره راکوؤ۔ سابقه وزیر اعظم نواز شریف صاحب چې کل دا هائی وے روډونه جوړول نو هغه دا وعده کړې وه چې زۀ به په سوات کښې دواړو طرفونو باندې پشتے جوړوم او په دې به روډونه جوړوم او بیا به په دې کښې پارکونه جوړیږی۔ په چوده کلومیټر نه پس په دې باندې به پلونه اچولے کیږی، هغه د سوات هغه منصوبه، هغه پکښې لاړو او د هغې هډو پته او نه لګیده

نو مونږ سره د غسې وعدے کیږی ،دا حکومتونه به ټول د غسې نوی را شی او بیا به لاړ شی۔ په نورو ټولو اضلاع کښې کارونه اوشې او زمونږه سوات ته چې را رسی نو بیا پکښې حکومت تلے وی نو زمونږ د پاره نقد خبره پکار ده چې اوس هلته کښې د خلقو چې کوم تاوانونه شوې دی چې هغه بچ شی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! وائی بنه کارونه شروع کړئ نو نه به ځئ۔

(قطع کلامیاں)

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

جناب امیر زادہ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: امیر زادہ خان۔

جناب امیر زادہ خان: شکریه ، په دې باندې ما هم یو ایډجرنمنټ موشن داخل کړے وو خو هغه Convert شو کال اټینشن ته۔ اصل کښې دوئ د دریائے سوات ذکر اوکړو ۔ دریائے سوات کښې چې کوم سیلاب راغلې دے ، دهغې کوم Tributaries' وی چونکه هغه کښې سیلاب راغلے دے ، کم بالائی علاقے دی ، ما په دې کښې مخکښې هم په دې فلور باندې خبره کړې وه چې هلته کښې څومره کلی دی د هغو رابطه منقطع شوې ده ، سړکونه تباه شوې دی ، پلونه غورزیدلی دی او چونکه د کاشت ورخ دی ، ټریکټر نه شی تلے ، زمیندار تخم هلته نه شی اوړے ، نو ټوله چې کوم زرعی زمکه ده هغه بنجر پاتے کیږی ، دغه کال کښې یو فصل وی نو زهٔ عرض کوم سینئر منسټر ته چې د خصوصی ریلیف اعلان اوکړی چې فوری طور چې لکه د زمیندارو د پاره کم معاوضه نه شې کیدے نو کم از کم د هغه چې کوم روډونه دی یا چې کوم نور نقصانات شوې دی چې د دې ازاله اوشې۔ شکریه۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب شاہ راز خان۔

جناب شاہ راز خان: د دې دریائے سوات په آخرنی سر باندې مونږ واقع یوجی او د دوئ دا اوبه چې کومے د بر سوات نه راځی نو دے سره نور واړه واړه لختی او

تنگی راوځی او هغه ټول اوبه زمونږ چې کومه حلقه ده پی ایف 99 نو په هغې کښې بیا دهغې تعداد دوګنا او سه ګنا دهغې تعداد شی۔دهغې د وجه نه زمونږه کلو ته هم نقصان دے ، زمونږ فصلونو ته هم نقصان دے۔ نو زهٔ وایم چې که کوم پیکیج حکومت اعلان کوی نو پکار دا ده چې په دې کښې مالا کنډ ایجنسی هم شامل کړی۔

جناب محمدامین:۔ ډیره اهمه خبره ده سپیکر صاحب، که ماله اجازت راکوئ۔

جناب سپیکر: محمدامین صاحب!

جناب محمدامین: دوئ خو خبره اوکړه د سیند خو لیکن سیند چې څومره نقصان زمونږ دحلقے کړے دے د تحصیل خوازه خیل یعنی دومره به یو ځائے هم نه وی شوې۔ زهٔ چې په کوم کلی کښې پخپله اوسیږمه ، تقریباً دریمه حصه خو دهغې سیند اوړے ده نو کوم څه اعلان چې کیږی نو هغې کښې د د ټول سوات خیال او ساتلے شی۔ صرف د یوے حلقے او د یو پل د پاره د دا خبره نه کړی۔

جناب سپیکر: جی۔

قاری محمد عبداللہ: الله فضل کړے دے چې دوئ نه اوړی۔

مفتی حسین احمد: زهٔ د ټولو نه اول د محترم منسټر ایریګیشن ډیر زیات شکر ګزار یمه
۔

جناب سپیکر:۔ پلیز آرڈر۔

مولانا مفتی حسین احمد: د محترم منسټر صاحب ډیره شکریه ادا کوم جی چې هغوی، دا د یو پل کومه پشته ماته شوې ده ،دهغې د پاره ئے د پندره لاکھ روپو اعلان اوکړو خو دے سره سره جی زه یو ډیر اهم معاملے ته توجه راګرځومه او هغه دا ده جی۔

جناب سپیکر:۔ د دې نه هم اهمه ده ؟

مولانا مفتی حسین احمد: هم د دې سره Related مسئله ده چې کله واورے اوشې---

جناب سپیکر: د دې سره خو نه شئ Link کولے کنه جی۔

مولانا مفتی حسین احمد:۔ هم دا مسئله ده جی په دې بحث کومه جی چې کل په۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی!

مولانا مفتی حسین احمد: چې کل په دسمبر، جنوری، فروری واوره اوشی ډیره زیاته، هغه وخت کښې خو دیخوا چې کومے علاقے دی زمونږه ، د هغه دریا زور ډیر کم وی ، اوبه پکښې ډیرے زیاتے کم وی ، هغه وخت کښې په دې کښې په صحیح طریقه باندې کار کیدے شی چې مضبوطئ ووړرا اوبنیجی او په صحیح بنیادونه باندې کار اوشې ۔ خو هغه وخت کښې بیا د فنانس او د دوئ دغه مسئله دا دی چې پیسے نه وی او فنډز Allocation نه وی او په مضبوطو بنیادونو باندې کارے او نه کړے شی ۔ بیا چې کل جون ، جولائی راشی جی او بیا موجونه په زور و شور کښې وی نو بیا په هغه ټائم کښې په هغې کښې کار نه شې کیدې ۔ زه به دا هم ریکویسټ اوکړم جی چې دے د پاره مستقل بنیادونو باندې دا سې څه سوچ ایریګیشن محکمه اوکړی چې په دسمبر، جنوری، فروری په دې دریو میاشتو کښې چې کوم وخت کښې په دریا کښې موجونه نه وی او اوبه ډیرے نه وی چې په هغې کښې په صحیح بنیادونو باندې کار اوشی چې دا مسئله مستقل طور حل شی ۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی) جی زمونږه دے محترم ممبرانو چې کومے خبرې ته توجه ګرځولے ده ، یقیناً دا انتهائی اهمه ده او ډیره ضروری ده او زمونږه محکمه ایریګیشن ، د ایوان که دغه حال وی

جناب سپیکر:۔ پلیز، پلیز۔

وزیر آبپاشی: زمونږه ملګرو ډیر اهمه مسئله مخې ته کړې ده او زمونږه محکمه ایریګیشن د دغه ټولو ځائیونو د پاره دریائے پنجګوره ، دریائے سوات او کوم کوم ځائے کښې چې دهغې نه د نقصاناتو خطره ده، ما ورته مخکښې نه وینا کړ وه ، هغوې دهغې Estimates هم لګلولی دی ،دهغې هغه معائنے ئے هم کړی دی ، دهغې رپوټونه ئے هم مرتب کړدی ، څه لږے پیسے مونږ ته فنانس نه فی الحال Release شوې دی او هغوی ته مونږه وایو چې فټافټ دغو ته اورسوی

او ان شاء اللہ زمونږ خپل د وسائل مطابق چې کومے پیسے مونږ ته ملاویږی ، هغه فوری طور ان شاء اللہ مونږ هغوې ته متوجه کوؤ به هغه باندې۔۔۔

(تالیاں)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ما ته یو منټ را کوی جی ، یوه المناکه او غمناکه خبره ده۔

مولانا نظام الدین:۔ زمونږه ځائے د پاره څه لږ اعلان اوکړی نو ښه به وی۔

Mr. Speaker: The movers are not pressing their adjournment motions. Next.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زما جی یو ډیره غمناکه او المناکه خبره ده او ډیره فوری طور باندې دا حل کوئ جی۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد الحسینی صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: بیګا په سیلئ کښې زمونږ په نوښار کښې یو کور را پریوتے دے ، دوه ماشومان پکښې مړه شوی دی۔

جناب سپیکر: اوہو،اوہو۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: د دې وجه نه زه هاؤس ته دا درخواست کوم چې هغه ډیره غریبه کورنئی ده ځکه چې په دغه سیلئی باندې کور راپریوتے دے خو یقیناً کچې وو نو زهٔ د هاؤس نه درخواست کوم چې هغوی د امداد د پاره سفارش اوکړی۔

Mr. Speaker: Next.

جناب بشیر احمد بلور:۔ پوائنټ آف آرډر جی۔ دا مولانا صاحب هاؤس نه ولے ریکویسټ کوی، فنانس منسټر صاحب ناست دے او قانون هم شته چې چرته دا سې حالات وی نو هغوې پیسې ورکولے شې۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: که ستاسو ما سره امداد وی ، که د هاؤس ما سره امداد وی نو هغه بیا منی، خواه مخواه بیا منی۔

(شور)

Mr. Speaker: No cross talking at all. Next, Mr. Anwar Kamal Khan, M.P.A, to please move his adjournment motion No. 171 in the House. Mr. Anwar Kamal Khan, M.P.A, please.

جناب انور کمال خان :جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی:۔ جناب زۀ سوال کوم چې ماته د دې متعلق جواب را کړی۔

جناب خلیل عباس خان: د مولانا صاحب د دې خبرې جی زه هم تائید کوم، دا ډیره غریبه کورنئی ده۔ زمونږ سینئر منسټر نا ست دے او د مولانا صاحب دغه۔ دے د او کړی۔

جناب سپیکر:۔جی مسٹر انور کمال خان۔پلیز خلیل عباس۔انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: شکریہ جناب۔میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مورخہ 10 مئی، 2003 کو کراچی ایئرپورٹ پر ملائشیا اور برونائی جانے والے مسافروں کو بلا کسی جواز کے امیگریشن حکام نے روک لیا حالانکہ ان کے پاس مکمل کاغذات تھے، امیگریشن حکام کے اس اقدام سے صوبہ سرحد کے مسافروں کو تکلیف پہنچی ہے، انہیں مالی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا اور اس کے ساتھ ساتھ ملک کو قیمتی زرمبادلہ سے بھی محروم ہونا پڑا۔

جناب والا! روزنامہ "ایکسپریس" اور "الاخبار" کے حوالے سے 10 مئی کو صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے اور خصوصاً پھر صوبہ سرحد سے آپ کے کے علاقے بونیر سے تعلق رکھنے والے۔۔۔۔

(قہقہے)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: یہ میرے خیال میں ان سے سفارش کرا رہے ہیں۔

جناب سپیکر:۔ ډیره اهم خبره ده، لږ توجه سره واورئ۔

(قہقہے)

جناب انور کمال خان: یہ چند مسافر تھے جی اور اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ چھوٹی سی اخبار کی خبر بھی پڑھ لوں۔

جناب سپیکر: پڑھ لیں۔

جناب انور کمال خان: "وزیر اعظم پاکستان کی توجہ ایک ایسے واقعے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔ 10 مئی، 2003ء کو چند لوگ باہر کے ممالک برونائی اور ملائشیا کے سفر پر جانے والے تھے اور ان کی فلائٹ پشاور سے کراچی اور کراچی سے بنکاک جانے والی تھی مگر ایئر پورٹ پر امیگریشن آفیسر نے بغیر کوئی وجہ بتائے ان مسافروں کو روک لیا حالانکہ ان کے پاس سفری کاغذات تمام تر موجود تھے۔"

جناب والا! میں لمبی چوڑی اس Statement کو نہیں پڑھونگا۔ خالی آپ کی توجہ اور آپ کی اس اسمبلی کی وساطت سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبہ سرحد کے ساتھ جو رویہ کراچی میں یا پنجاب میں یا مختلف صوبوں میں روا رکھا گیا ہے، اس سے حقیقت یہ ہے کہ جہاں پہ ہمارے صوبے کے یہ غریب عوام جو اپنی روزی کی خاطر یہاں سے یا کسی بیرونی ممالک کی طرف جاتے ہیں اور جہاں ان کے کاغذات تمام مکمل ہوتے ہیں، جہاں ان کے پاسپورٹ پہ ویزے بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں اور جن ممالک کو انہیں جانا ہوتا ہے، وہ از خود ان کو اس چیز کی اجازت دیتے ہیں لیکن اپنے ملک میں ان کی رسوائی ہوتی ہے اور امیگریشن حکام ان کو بلاجواز، بغیر کسی وجہ کے ان کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ یہ مسافر دو دو روپے جمع کر کے اپنے لئے تھوڑا بہت پیسہ جمع کر کے اور اسی پہ اپنا ٹکٹ خرید کر یہاں سے کراچی اور کراچی سے پھر وہ بیرون ملک جاتے ہیں اور اگر امیگریشن حکام کا یہی رویہ ان کے ساتھ رہا کہ باوجود اس کے کہ ان کے کاغذات پر ویزے لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان کو وہاں پہ روک لیا جاتا ہے، وہ وہاں پہ اپنی فلائٹ Miss کر جاتے ہیں اور ان کو ہفتوں وہاں پہ انتظار کرنا پڑتا ہے، تو آپ اندازہ لگائیں کہ ایک غریب آدمی جو روزگار کی خاطر باہر جاتا ہے، جو پونجی اس کی جیب میں ہوتی ہے وہ تو کراچی کے امیگریشن حکام اس سے کھا جاتے ہیں تو آخر وہ کس منہ سے باہر جائیں گے اور کیا کمائی کر کے اس ملک واپس آئیں گے؟ جناب والا! آپ کی وساطت سے گو کہ مجھے معلوم تھا کہ یہ واقعہ میں ایک ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے آپ کے اس ہاؤس میں پیش کر سکتا ہوں لیکن میں آپ سے یہ درخواست کرونگا کہ آپ اس کو ریزولیوشن میں تبدیل کریں تا کہ سندھ کے حکام کو یہ پتہ چل سکے کہ صوبہ سرحد کے غریب عوام کے سات جو رویہ آپ نے اختیار کیا ہوا ہے، اس سے صوبہ سرحد کے تمام عوام کو

سخت صدمہ پہنچا ہے اور اس کے بارے میں، میں تمام دوستوں سے یہ توقع رکھوں گا کہ اس کی وہ حمایت کریں گے اور اس کو Unanimously پاس کر کے ایک ریزولیوشن کی شکل میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، انور کمال خان نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک دستور بن گیا ہے کہ اس صوبے کے رہنے والوں کے ساتھ وہ جب اٹک کے اس پار جاتے ہیں، خواہ وہ سندھ میں ہوں یا پنجاب میں اور خاص کر وہ غریب لوگ جو اس ملک سے دوسرے ممالک روزی کمانے کے لئے اور مزدوری کے لئے جاتے ہیں، ان کے ساتھ امیگریشن حکام کا جو رویہ ہوتا ہے میرے خیال میں وہ انتہائی توہین آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں اور ان کو غلاموں کی طرح Treat کرتے ہیں یہ واقعہ میرے خیال میں ایک ہی نہیں ہے بلکہ اس طرح کے ہزاروں واقعات ان ایئرپورٹس پر پیش آتے ہیں جہاں پر صوبہ سرحد کے رہنے والوں کے ساتھ جب وہ باہر جاتے وقت کبھی کراچی ایئرپورٹ اور کبھی اسلام آباد ایئر پورٹ پر اور کبھی لاہور کے ایئرپورٹ پر جو بھی ان کی Connected فلائٹ ہو اس پہ ان کے ساتھ وہاں پر امیگریشن حکام توہین آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ صوبے سے صرف دبئی کے لئے یہاں سے فلائٹ جاتی ہے، باقی ساری فلائٹس سندھ یا پنجاب سے جاتی ہیں اور یہ مجبوری ہے کہ ہمارے لوگ ادھر جائیں اور وہاں سے Connected flight لے کر باہر ملکوں میں جائیں تو جناب سپیکر جس طرح انور کمال خان نے کہا، میں بھی سمجھتا ہوں کہ اگر اس ایڈ جرنمنٹ موشن کو ہم ریزولیوشن میں Convert کر لیں اور ایک Strongly worded resolution draft کر لیں اور سارے ہاؤس سے ایک Unanimous resolution جائے اور خاص کر ان امیگریشن حکام جو اس واقعہ میں ملوث ہیں، کی پرزور مذمت کی جائے تاکہ وہ آئندہ کے لئے ہمارے صوبے کے رہنے والوں کے ساتھ اس طرح کا توہین آمیز رویہ اختیار نہ کریں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی شنګه چې زما دوه رونړو خبرې اوکړلے ، دے کښې به زه دومره Addition اوکړم چې Airports په خپل ځائے ، د دې اټک نه پورے غاړه چې تاسو موټر کښې هم لاړ شئی نو هم داسې

توہین آمیز روئیہ د ہ د د ے پنجاب پولیس، د پنجاب خلق چې سړے به حیران شی د موټرو به لائنونه ولاړی او بیا رشوت په طور باندې پیسے واخلی او بیا پریږدی او که څوک پیسے ورنه کړی، په هغې باندې څه نه څه الزام او لګوی او هله ګله ترے جوړه شی ،د لاء اینډ آرډر Situation هم Create شی ، څو څو ځله تاسو اخبارونو کښې لوستوے هم دی چې خلق په جهګړه شوې هم دی ـ جناب سپیکر! زما دے کښې دا Addition دے چې زه کول غواړم چې دا نن زمونږ فنانس منسټر او زمونږ پرائم منسټر او زمونږ پریزیډنټ آف پاکستان ډیرے لوئے لوئے خبرې کوئ چې ساړھے دس بلین ډالرز چې دی ، زمونږ Reserve شو ـ زه دعوې سره وایم چې زمونږ د صوبے خلق د ټولو نه زیات Reserve لیږی د پاکستان خزانے ته ـ پکار دا دی ، زموناړ دا خلق چې بهر ځی ، څومره زیاتے هغوې سره کیږی او بیا چې کوم خلق واپس راځی، ایئر پورټ ته کله لاړ شئ پخپله اوګورئ چې دا کسټم والا او دا امیګریشن والا چې کوم حشر زمونږ د دې غریب خلقو کوی ، هغه تاسو سوچ نه شئ کولے ـ پکار ده څنګه زمای ورور هم خبره اوکړو چې د دې دپاره Unanimous یو Resolution پکار دے ـ د هاؤس دا رولز چې دی ، دا د Suspend کړے شې او دا Resolution د راواستې شی او دا د پاس کړے شی ـ خالی دا سندھ والا نه ، مونږ پنجاب او سندھ، چې ہر چرته زیاتے کیږی او زمونږ پښور سره چې چرته زیاتے کیږی ، هغوی خلاف د خواه مخواه سخت نه سحت ایکشن واخستې شې۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر! انور کمال چې کومه خبره اوکړه ، زۀ پخپله د دې چشم دید ګواه یمه ـ په 1988ء کښې زۀ راتلمه یعنی زمونږ امیګریشن او د بهر دنیا امیګریشن کښې د مکې آسمان فرق دے هلته زما یو بریف کیس-----

Mr. Speaker: Please no talking at all.

ادھر بھی باتیں ہو رہی ہیں اور ادھر بھی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ تو ہاؤس ہے۔

جناب حبیب الرحمن: زما نه جی یو بریف کیس په دغه کښې نه خطا وو ایئرہوسٹس نه به غلطئ باندې بیا امیګریشن والا او لګی دا ماته وائی ، ته ماته په دې

ملائشیا کښې، په برونائی کښې دا سې ښار او ښایه چې دا مو مونه بریف کیس ته له مونږ دوکړو۔ نو ما ورته کے۔کے اوښولو ،کوټا کینا بالو(Kotakanobalu) چې په دغه ځائے کښې زما Stay وه ، هغوی امیګریشن والا ماله خپل بریف کیسه هلته راوړے وو۔ بیا چې زه په واپس جرمنی کښې راغلمه ، سنګاپور کښې زمونږ دو لسو کسانو سامان به غلطئ باندې یعنی ډائریکټ سسټم دے دهغه ، زمونږه د دولسو کسانو بیګونه ، سامان به غلطئ بل ځائے ته لاړو۔ چې لاړو چې کل کراچی کښې مونږ کوز شو ، مونږ ته پته اولګیده دهغوی په غلطئ باندې زمونږ سامان نه وو۔ نو تاسو یقین اوکړئ چې زمونږ امیګریشن والا هغوې سره دغه شروع کړو، پټ شو خپل دغه چې کوم دے نو پریښودو او بیا ما هلته کښې خپل Grievances اولیکل Written او خپل Stay چې زه فلانکښې ځائے کښې به یم نو د دې ځلور ورځ پس هغه سامان مونږ ته ډیر په مشکل باندې ملاؤ شو۔ دے ایمیګریشن کښې مونږ پښتنو سره چې کوم کار کیږی خصوصاً، ځکه چې پکښې زمونږ د بونیر خلق زرمبادله هم ډیره ګټی ۔ زمونږ خلق غریب دے ، د بونیر چې مونږ دا پسماندګی وایو نو صرف په دې یو دغه باندې زمونږ ګزاره روانه ده چې په دې ملائشیا کښې،په برونائی کښې، په سنګاپور کښې ، په دې ښک زمونږ خلق دا غریبانان ځی او خپلو بچو د پاره رزق ګټی او زرمبادله هم دے ملک ته کماوی او زمونږ سره دوئ دا رویه چې کومه طریقه باندې دا هغې پیسې اخستل په کومه طریقه باندې چې دوئ په دېکښې پیسے آخلی او بلے اخلی او دومره مشکلات پیدا کوی، دا خبره چې کوم دی په قرارداد باندې راشې ځکه زه د ګواه په حیثیت دا خبره کوم چې زما سره دا ځیز شوې دے نو دا به ان شاء اللّٰہ تعالیٰ چې کوی آئنده دپاره به هغوې محتاط اوشی۔

جناب انور کمال خان: که اجازت وی جی دا قرارداد به زه ورکړمه جی۔

جناب سپیکر:۔ سراج الحق صاحب دغه اوکړی بیا ۔ جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر):۔بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ معزز اراکین اسمبلی نے مختلف واقعات کی طرف جو اشارہ فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی اہم اور ضروری ہے لیکن اس سے بڑھ کر میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ بیرون ملک پاکستان کے جتنے مشن ہیں اور جو سفارتخانے ہیں اور ان کا جو عملہ ہوتا ہے، ان کا

رویہ بھی اپنے ہم ملک اور ہم وطنوں سے مناسب نہیں ہوتا ہے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ جہاں جہاں دوسرے ممالک، جہاں ہندوستان کا سفارتخانہ ہوتا ہے، ان کا اپنے ملک کے باشندوں کے ساتھ اچھا رویہ ہوتا ہے ان کے ہر چھوٹے بڑے کام میں وہ سہولت مہیا کرتے ہیں اگر کسی کا پاسپورٹ گم ہو جائے، شناختی کارڈ ضائع ہو جائے تو بڑی فراخدلی کے ساتھ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور میرے مطالعے کے مطابق ان کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ملک سے باہر جا کر زر مبادلہ لائیں لیکن ہمارے جتنے بھی لوگ جاتے ہیں یا تو اکثر سیاسی بنیادوں پر، مصلحت کی بنیاد پر یا خوش کرنے کی خاطر ایسے لوگوں کو وہاں لگایا جاتا ہے جو وہاں Facilities لیتے ہیں، بڑی تنخواہیں لیتے ہیں، آرام دہ زندگی گزارتے ہیں اور اگر بہت بڑا کام کرتے ہیں تو اپنے دو چار رشتہ داروں کو وہاں لے جاتے ہیں لیکن جن ممالک میں مجھے سفر کا اتفاق ہوا ہے تقریباً ہر جگہ میں نے پاکستانی سفارتخانوں اور ان کے مشن کو کماحقہ انداز میں اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ اس لئے میں اس بالکل اتفاق کرتا ہوں اور یہ کہ ہماری Reading میں یہ بھی ہے کہ جو پشاور کا نمبر بسوں پر اور موٹروں پہ ہو، ان کے ساتھ بھی راستوں میں اچھا سلوک نہیں کیا جاتا ہے اور ہر گاڑی کے بارے میں اس طرح تصور کرتے ہیں کہ یا تو ان کا انجن چوری کا ہے یا گاڑی چوری کی ہے اور ایوان میں مختلف مسافروں کے حوالے سے جن احساسات کا اظہار کیا گیا ہے وہ بالکل بجا ہے ویسے تو صوبہ سرحد حکومت سمیت، پنجاب اور سندھ اور بلوچستان کی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر لحاظ سے مسافروں کو، جس علاقے سے بھی وہ ہوں، مکمل Protection اور حفاظت مہیا کریں اور ان کی عزت، اس لئے کہ ایک حکومت کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے، پرانی تاریخوں میں ہم جب بادشاہوں کا ذکر سنتے ہیں تو اس میں پہلی بات یہ ہے کہ راستے پر امن ہوتے تھے اور راستے پر جانے والے لوگوں کو بعام و قیام کی سہولت تھی اب اگرچہ قیام و بعام حکومت کی طرف سے ممکن نہیں ہے لیکن بہر حال جان و مال کے لحاظ سے پر امن سفر، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے میں بالکل اس قرارداد کے ساتھ اتفاق رکھتا ہوں کہ پیش کی جائے اور مختلف حکومتوں اور اداروں سے اپیل کی جائے کہ راستوں کو پر امن بنایا جائے اور صوبہ سرحد کے لوگوں کی تعظیم اور تکریم کی جائے۔۔۔

(تالیاں)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: چونکہ ایوان میں یہ Consensus بھی ہے اور فیڈرل حکومت سے متعلق معاملہ ہے اور ایڈ جرنمنٹ موشن کو Count کرنے کے لئے اس پہ بھی لیکن ہاؤس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ رول 124 کو Under rule 240 میرے خیال میں اگر یہ Suspend کیا جائے، ایوان اس کی اجازت دیدے اور انور کمال خان کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت بھی تو It the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240. اور انور کمال خان کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ وہ قرارداد کو اس ایوان کے سامنے پیش کریں۔

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The rule is suspended and Mr. Anwar Kamal is allowed to move a Resolution.

قراردادیں

جناب انور کمال خان: تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر۔ یہ قرارداد میں تمام ہاؤس کی طرف سے، جتنی بھی یہاں پہ سیاسی پارٹیاں موجود ہیں، بشمول ایم ایم اے ان تمام کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد کی شکل میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔" یہ اسمبلی صوبائی حکومت کی وساطت سے مرکز سے سفارش کرتی ہے کہ امیگریشن اور کسٹم عملے کا مسافروں کیساتھ ناروا رویئے کا نوٹس لیں اور جن مسافروں کے کاغذات درست پائے جاتے ہیں اور پاسپورٹ پر ویزے لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان کو بلا جواز تنگ نہ کیا جائے اور بغیر روک ٹوک کے بیرون ممالک جانے کی اجازت دی جائے۔"

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں اس میں ایک امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس میں صوبہ سرحد کا ذکر میرے خیال میں آپ نے خاص طور پر نہیں کیا ہے۔

جناب انور کمال: " یہ اسمبلی" سے حوالہ مراد ہے کہ۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، میرا مطلب ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام کے ساتھ، صوبہ سرحد کے جو لوگ۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: ٹھیک ہے جی۔ میرے خیال میں،۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اور دوسری اس میں یہ کریں سر، کہ اس میں Hard works----

(قطع کلامی)

میاں نثار گل: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر:۔ عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک تو یہ کہ اس میں صوبہ سرحد کے عوام کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش ہونا چاہیئے اور دوسری بات یہ ہے-----

جناب انور کمال خان: صوبہ سرحد کے عوام۔

جناب عبدالاکبر خان:۔ نہیں، میرا مطلب ہے کہ اس میں Mention ہونا چاہیئے کہ صوبہ سرحد کے عوام کیساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے دوسرا یہ کہ اس کو آپ Hard کرلیں ناں۔ آپ نوٹس لیں کی بات نہ کریں۔" سختی سے نوٹس لیں ان کے خلاف۔" ان کیساتھ-----

جناب انور کمال خان:۔ لفظ "سختی" کا۔ اب سختی تو میں نہیں کر سکتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: ان کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب سپیکر : ہاں۔

جناب انور کمال خان: بس اب۔۔

Mr. Speaker: As the resolution moved by---

(Interruption)

میاں نثار گل: ایک بات کرنا چاہتا ہوں جناب۔

جناب سپیکر:۔ جی۔

میاں نثار گل:۔ اس میں ذکر کیا گیا ہے کسٹم کا اور امیگریشن کا، میں خود آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ پنجاب پولیس، جس طرح بشیر بلور صاحب نے کہا، آپ جب اس طرف سے جاتے ہیں، میں اور ملک ظفر اعظم صاحب ساتھ جا رہے تھے، انہوں نے ہم دونوں کو گاڑی سے اتارا اور ہماری چیکنگ کی اور اس میں پولیس کا ذکر بھی نہیں ہے، تو اس میں امیگریشن، کسٹم اور پولیس کو بھی شامل کیا جائے۔

Mr. Speaker: The resolution moved proposed by Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Nisar Gul, Is it the desire of the House that the

resolution moved by Mr. Anwar Kamal Khan as amended may be passed unanimously?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour Sahib, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 172 in the House .Mr.Bashir Ahmad Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب ! زه ستاسوانتهائی مشکور یمه چې تاسو مهربانی اوکړله ـ دا مسئله پرون هم Discuss شوې وه خو داسې پاتې شوه چې مونږه هغې کښې پورا خبرې او نه کړے شوې ـ نو تاسو مهربانی اوکړه ـ جناب سپیکر صاحب! " اجلاس کی کارروائی روک کراس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ تمباکو پہ دوروپے فی کلوجوCessوصول کے یاجاتاہے،وہ زمینداروں کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔اس صوبے میں یہ جوcessلگایا گیاہے،وہ پہلے نہیں تھا۔پنجاب میں بھی تمباکو کی پیداوارپر کوئی ٹیکس یاCess نہیں ہے۔ زمینداروں کے پاس ہزاروں ٹن تمباکوپڑاہواہے زمینداروں کو صرف دوارب ملتے ہیں جبکہ کارخانے دار اور حکومت اربوں روپے وصول کرتی ہے۔اگراس رقم سے زمینداروں سے تمام تمباکو خریدا جائے تو زمینداروں کے نقصان کی تلافی ہوگی اور درخواست یہ ہے کہ یہ دوروپے جوCessپراونشل گورنمنٹ نے لگایاہے،یہ واپس لیاجائے۔اس کے بارے میں یہ عرض کروں سپیکر صاحب، د دې نه مخکې دے باندې دا وو هغه چې کوم د سټرکټ نه به د دې ، نوے ټیکس کښې دا دی چې یو د سټرکټ ته به تمباکو ځی ، زه سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت عرض کوم چې هاؤس In order کړئ جی ـ

جناب سپیکر:۔جهګړا صاحب د خفا کړو۔

جناب بشیر احمد بلور:۔ خه جی ـ

جناب سپیکر:۔ غریب په آزادئ ناست وو۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ ما دا خواست کولو چې د دوئ Attention په دې ضروری وو چې دوئ به هم خبره کوی ولے چې دا د دوئ سبجیکټ دے۔

جناب سپیکر: زما په خیال دے خبرې له تلے وو۔

جناب بشیر احمد بلور:۔ اؤ جی۔ نو ما دا عرض کولو جی دے باندې دا ټیکس چې دے ، دا دوه روپئ لګیدلے دے بیا ډسټرکټ وائز چې لګیدلے دے هغه په دې ډیر زیادتے دے چې یو ډسټرکټ کښې یوه لویه کارخانه ده شې سیګریټو ، هغه چې څومره ، تمباکو Use کوی ، هغه باندې یو پیسه ټیکس هم نه ملاویږی ولے چې هغه Already یو ډسټرکټ دے او ډسټرکټ نه بهر نه اوځی۔ زما دا ریکویسټ دے چې دا کوم ډسټرکټ نه چې بهر کوم تمباکو ځی او بیا د ټولو تمباکو د سر یو ریټ نګولے دے۔ داسې تمباکو شته چې هغه به لس روپئ کلو دی او هغه خرڅیږی او هغه باندې دوه روپئ کلو ټیکس دے۔ داسې تمباکو شته چې هغه په پنځوس روپئ کلو خرڅیږی ،هغه باندې هم دوه روپئ ټیکس دے نو په دې لړ کښې زه دا خواست کوم منسټر صاحب ته چې څنګه زړه طریقه وه ، په زړه طریقه باندې چې کوم یو علاقه کښې هغه نیشنل ، ملټی نیشنل کمپنئ چې کوم تمباکو اغستل ، په هغه باندې هغوې به دوه روپئ کټ کول۔ هغه هم عوامو ، زمینداروں ته تکلیف کیدو خو هغه یوه طریقه وه چې هغې باندې به چلیدو۔ اوس به خلقو ته د Collection پرابلم دی او بیا جی ورسره دا ده جی چې دا ډیر زیات تمباکو ، پرون دا خلق بهر راغلی وو، ډیر زیات تمباکو خلقو سره پراته دی او دا ملونه نه اخلی۔ هغې کښې دا ده چې هغه تمباکو سخا کیږی او بیا بل ځل به دا خلق دا تمباکو نه کری۔ او زمونږ دا Cash crop دے۔ دیکښې زه دا خواست کوم حکومت نه ، وزیر صاحب هم ډیر قابل سړے دے ، دا خواست کوم چې مهربانی اوکړئ دا ټول تاسو Collection اوکړئ نو زمیندار ته صرف دوه اربه روپئ ملاویږی او باقی دا اربونه روپئ ټیکسونه صوبائی حکومت ته ، مرکزی حکومت ته ، نیشنل ملټی نیشنل کمپنیانے پیسې ګټی۔ نورې کښې دا چې تمباکو سخا شی نو د دې دپاره زه خواست کوم چې هغوې نه د تماکو Purchase کړے شی او دا چې کومے کمپنئ دی، هغوې ته ئے دا اوویلے شی چې

Compulsory دا تمباکو اوچت کړی چې زمیندارو ته پیسه هم اورسي او بیا سبا هغه دا Cash Crop دے هم کړی، دا نه چې دا خراب شي نو بیا بل ځل به خلق نه کړی نو زمونږ دے حکومت ته به هم نقصان دی۔ په دې لړ کښې زما دا خواست دے چې په دې عمل اوکړئ۔

جناب حبیب الرحمن: زه جی په دې باندې مختصر غونتے خبره کوم۔ مای هغه ورځ په دې باندې تفصیلی بحث کړے وو۔ بشیر بلور صاحب چې کومه خبره اوکړه نو دا ډیر لوئے Analysisغواړی۔ دا ټیکس چې لګیدلے وو اګر چې دا ګریډ وائز لګول پکار دی ، په دې کښې ګریډونه وی مختلف چې په چوره باندې هم دغه دوه روپئ دے او په هغه تمباکو باندې چې 64 روپئ کلو دے ، په هغه باندې هم دوه روپئ دے ۔نو دا خو په خپل ځائے یوه مسئله ده۔خو مونږ خو په دې حواله سره خبره کوؤ په د دې هغه بنیادی زمونږه چې کوم ایکسائز اینډ ټیکسیشن منسټر دهغوې په ذهن کښې مونږ دا خبره کینبولے وه چې دا ټیکس چې حکومت لګوی نو دا آمدن به یو په درے سوا کیږی په ځائے د دې چې دوئ د ټوبیکو بورډ د طرف نه کوم الاټمنټ کیږی ، هغې په ځائے باندې د Practically چې کوم Production دے ، په هغې باندې دا آمدن به ډیر زیات شی۔ نو بیا که لږ دغه اوشی نو په هغه Areas کښې چې کوم ځائے کښې ټو بیکو، دا خو زمونږ د پاره خصوصی مهربانی ده چې دا به په هغې ډسټرکټ کښې Utilize کیږی۔ The proceed shell bi utilized in the districts concerned with the tobacco. داخو زمونږ د پاره یو خصوصی مراعات دی چې دا پیسې به لګی په هغه علاقو کښې۔ هلته ورجنیا تمباکو Production کیږی نو ټهیک ده چې دا کوم ټیکس دا د وؤو نه د یوه روپے ، دا اته آنے دا څلور آنے ، دا دوه روپئ یعنی په دې Ratio کښې چې کوم ګریډوائز شی چې هغه Analysis اوشي چې دا کوم ګریډ دے ؟ دا "اے دے ، "بی" دے یا ون دے ، ټو دے ، تهری دے ، په دې کښې ګریډونه دی مختلف چې په دغسې طریقه شي او چې کوم مال Purchase کیږی په ډپو کښې په هغې دغه باندې چې کوم د پاسه دهغې Purchase پانړه چې کوم دی ، هغه په چې کوم دی په هغې باندې ټیکس لګی ، په هغے ځائے نه ، دے ے کمیټی نه د وصولیږی نو دا په یو په د رے ، یو په څلور باندې

زیات شی ، غلا به په دیکښې ختم شی ځکه چې په دې کښې سرپلس تمباکو ډیر اغستلې کیږی ، Practically حکومت ته چې دے نو Fifty percent پیسې نه ملاویږی ـ دا Fifty percent بالکل غلا ده ، که غلا ورته وائی او که د بورډ او کمپنوں د هغوې سره ، یو بل سره میل ملاپ ورته وائی نو دا به ډیر حده پورې مونږه کنټرول کړو۔ پرون هغوې 18 کروړ روپئ وائیلے دے ، زما یقین دے چې 36 کروړ روپئ به بیا بل ورځ دا آمدن وی زمونږ۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چې کل دا بل ګورنمنټ پیش کوو ، ما هغه وخت کښې هم ، څه به ورته زمونږه خپله غلطئ اووائی۔ هغه وخت کښې تاسو لږ ډیر تادئ کښې دغه اوکړو خو جناب سپیکر ، تاسو که په دے بل کښې یو چې رد اوکړئ چې زما خیال دے چې ماله په ډکشنرئ کښې کم از کم هغه word نه دے لیدلے۔په هغې کښې لیکی Tobacco manufacturing factories، ما خو Cigarettes manufacturing factories نوم اوریدلے وو خو Tobacco Manufacturing ځکه چې ټوبیکو حو د زمکے نه پیدا کیږی ـ ټوبیکو خو که Manufacturing شې نو خو بیا خو زمکه د هغې Manufacturing factory ده نو دا خو خیر یو خو لکه هغه خبره کوم خو غټه خبره جی په دې کښې دا ده چې کوم دوئ دا Mode of collection change کړو نو زهٔ بیا دا خبره کوم ما هغه بله ورځ هم دا خبره کړې وه چې د دې Mode of collection د Change کیدو سره به پراونشل ګورنمنټ ته ، زه دا Feel کوم چې د ګټے په ځائے باندې به Loss کیږی ـ Loss in a sense چې وړمبئ خبره چې تاسو په ټوبیکو کمپنیز د دې سره دغه کړل چې ټوبیکوکمپنیز د پاکستان ټوبیکو بورډ سره کوم Agreement کوی په هغه ایکټ کښې تاسو لیکلی دی نو په هغې باندې به دوه روپئ فی کلوګرام ټیکس ورکوئ۔ مونږه، زمیندارو ټولو دا کتلی دی چې ټوبیکو دلته بیس لاکھ کلو ګرام دغه اوکړی ټوبیکو بورډ سره ، او بیا په آخر کښې هغوی هر پټه باندې یا په غلا باندې یا په هر څه باندې پچاس لاکھ کلو ګرام اخلی په ارزان ریټ باندې ځکه چې زمیندارون سره تمباکو پاتے شوې وی ، هغوې ترے نه بیا ځان خلاصوی ځکه چې د هغې نه خو بل ځ۔ شې جوړیږی نه

۔ نو زمیندار په ارزان ریټ باندې بیا هغه تمباکو خرڅوی او وائی چې زما نه اوس دا تمباکو خرڅ شی۔ په هغه تمباکو باندې دا دوه روپۍ کلو ګرام دوئ ځان ته بچ کړی ځکه چې دوئ خو دا اوکړل چې د ټوبیکو بورډ سره دوئ کوم Agreement کړے دے، په هغې Agreement په حساب باندې اخلی دویمه چې کومه غټه غلطی پکښې شوې ده هغه د ټرانسپورټیشن – Within the Districts ده یعنی District to District دے۔اوس زۀ په دې نه پوهیږم چې هر یو ډسټرکټ کښې کم از کم بیس نه واخلئ تر پچیس پورے Outlets دی ، داسې لارے دی کچې، پخے ، وړے ، لوئے لارے دی چې په دې باندې به دا څنګه د صوابئ نه تمباکو مردان ته راځی ، د مردان نه چارسدے ته ځی یا د چارسدے نه مردان ته ځی ؟ زه نه پوهیږم چې دا به څوک Collect کوی؟ مخکښې خو لا بیا هم ایکسائز ډیپارټمنټ سره وو اوس خو د دوئ نه ئے هم هغه اختیار واغستو ځکه چې په هغې کښې هغه کوم سیکشن وو ، دے ایکسائز والا چې کوم هلته هغه رجسټریشن به کوؤ، هغه د رجسټریشن هغه اختیار ترے نه هم ختم شو،اوس خو به ئے ډائریکټ فنانس کوی یا لوکل ګورنمنټ به ئے Collect کوی نو زه وایم چې دا به په شل یا پنځویشت لارو باندې په یوه یوه ضلع کښې کسان کیښنول۔ دریمه غټه خبره جناب سپیکر، هغه دا ده چې هم دا ټو بیکو کمپنیز چې په کوم ډسټرکټس کښې د دوئ فیکټریز دی ،هغه ځائے کښې دوی Exempt شو ځکه چې په Within the District خو دا ټیکس شته دے نه ، نو Within the District دا ټیکس شته دے نه ، نو ضروری خبره ده چې په کوم ډسټرکټ کښې کومه کمپنی دی او هغوې چې کوم تمباکو اخلی ، هغه تمباکو باندې به دا ټیکس حکومت ته نه ځی خو زمیندارون نه خو به د دوه روپۍ په حساب باندې کټ کیږی، زمیندار ته خو به وائی چې دا خو حکومت ټیکس لګولے دے ۔ بدنامی به د حکومت کیږی، پیسه به خزانے ته یوه نه راځی او فائده بئے ټو بیکو کمپنیز ته رسی۔ جناب سپیکر! مونږ دا نه وایو ، مونږه جی دا وایو چې زمیندار دی که هر څوک د دې ملک شهریان چې دی یا د دې صوبے ، مونږ د ټیکس ورکولو خبر نه کوؤ چې ګنی مونږ د ټیکس نه انکاریان یو خو مونږه دا وایو چې که تاسو ټیکس د دې دپاره Collect کوی چې دے صوبے ته پکښې څه فائده

راشي ، کہ تاسو د دې دپاره ټيکس Collect کوئ چې زميندارون ته څه حل را اوباسئ ګنی دا ډير Serious turn بہ اخلي او خاص کر چې د هغوې سيزن off شي چې ټو بيکو بورډ پکښې څه فائده راشي بيا خو زه ټهيک شوله ـ تاسو دا وائی چې دا به مونږه په هغه لاړو باندې لګوؤ چې کوم ځائے کښې ټوبيکو پيدا کيږی ـ په 1996ء کښې دا ټيکس به وړومبئ خل باندې لګيدلے دے ـ د هغې تقريباً دا اتم کال دے ـ ماه ته اوښائی چې د دې ټيکس نه يوه روپئ په هغه ځائے کښې په لاړو باندې لګيدلے ده ؟ مونږ ته خو که لاړے جوړيږی خو دا د پراونشل اے ـ ډی ـ پی نه جوړيږی يا د ډسټرکټ کونسل چې کوم فنډز دی، د هغې نه جوړيږی ـ تاسو خو Specific دا CASs چې لګولے دے ، تاسو په هغې کښې دا ليکلی دی چې دا پيسې اغستې کيږی نو دا به په هغه لاړو باندې لګی چې کومے لاړے په دې ټو بيکو ايرياز کښې دی ـ د غه شان چې څنګه په ګنو باندې را نه Cane CASs اغستلې کيږی د لاړو د پاره ـ د غه شان ټوبيکو تاسو اوس د پخپله وائی چې شپاړس کروړه روپئ غونډې شوې دی، څه مونږه نور حساب کښې نه ځو چې زياتے دی يا کمے دی ؟ په دې شپاړس کروړه روپو کښې کومه يوه روپئ مونږ ته ښودلے شئ چې په هغه لاړو باندې لګيدلے دی ؟ يوه روپئ هم په لاړو بانده نه ده لګيدلے ـ هغه ټولے راځی Provincial Exchequer ته او په تنخواګانو کښې که لاړے او که په هر ځائے کښې لاړلے خو کم از کم د زميندار په نوم باندې تاسو دا ټيکس اخلئ د دې په نوم باندې نو جناب سپيکر ؛ مونږ دا نه وايو چې ګنی مونږ د دوؤ روپو ټيکس داسې As such خلاف يو خو مونږ دا وايو چې مونږ له خو د دې يو Facilities راکړئ د دوه روپو په بدل کښې يوه ، دوئم نمبر خبره دا ده چې څنګه دے رونړو اووئيل چې نن Bumper Crop شوې دے د ټو بيکو، هغوې چې کوم Agreement ټو بيکو بورډ سره اوکړی ، کم از کم د نيمے نه سوا تمباکو د غه شان پاتے کيږی ـ ما سره خو دا ويره ده چې کله دا تمباکو زميندارو ته پاتے شې اور دلته خو نن ،بس ، سل کسان راغلی وو پرون اسمبلئ تہ يا دوه سوه به راغلی وو ـ خو چې کل دا ټوبيکو د زميندارو سره په کورونو کښې پاتے شي او د د بل Alternative use هم نشته دے چې زميندار هغه Alternate کله Use کړی چې ګنے ګنی دی ، ګوره به ترے نه جوړيږی ،

هغه شان ورسره هم څه نه شی کولے نو دا زمیندار به راځی او د دې اسمبلۍ ګهیراؤ به کوی او زمونږ به مجبوری وی چې مونږ به چغے وهو ځکه چې مونږ د دغې علاقے ایم پی اے ګان یو، هغه خلقو مونږ له ووټ راکړې دے نو جناب سپیکر؛ مونږ دا نه وایو ؛ بیا دا خبره کوؤ چې که دا ګورنمنټ منسټر صاحب، دا بل منسټر صاحب هر څوک چې وی ، مونږه سرحه د کبنې، دهغوې به یو دوه درے نمائندګان راشې ، دټو بیکو کوم Grovers چې دی ، دهغوې به دوه درے نمائندګان راشې، دوئ د ورسره کینی۔ د خوائے دپاره د دې مسئله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب ټائم ډیر کم دے ، پنځه منټه دی۔

میاں نثار گل:۔ یو منټ ، یومنټ ، یوه ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر:۔ پنځه منټه دی۔ میاں صاحب بالکل پنځه منټه دی۔ منسټر صاحب۔

میاں نثار گل:۔ یوه ضروری خبره ، یوه ضروری خبره یومنټ ، یومنټ۔

جناب سپیکر:۔ پنځه منټه۔ بس میاں صاحب ، بالکل۔ فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک ، محاصل و آبکاری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب! معزز رکن ، بشیر احمد بلور صاحب! عبدالاکبرخان ، حبیب الرحمان صاحب چې کومو خبرو ته توجه راوګرځوله ، اوسه پورے سګرټ ساز کمپنئ چې کومے وے نو په هغې باندې به دوه روپئ کلو په حساب باندې به دهغوی نه ټیکس وصولیدو۔ د جولائی 2002 نه اپریل 2003 پورے -/4,3617000 روپئ وصولے شویدی۔ دلته خبره د اربونو روپو کیږی۔ د ګنو خبره اوشوله دولس لکه روپئ د مردان ضلع د دوه ملونو د روډ سس دولس لکه روپئ دی د تیر کال ۔ په دولس لکه روپئ باندې یو کلومیټرروډ هم نه کیږی۔دغه وجه ده چې دا د اربونو کومه خبره کیږی دا خو د سنټرل ایکسائز ډیوټئ خبره ده چې په اربونو روپئ د تمباکو نه زمونږ مرکز نه روانے دی او دلته زونږ دا پیسې خو مونږه د محکمه خزانه په متعلقه مد کبنې دا خلوؤ او هغه په یوه طریقه یا په بله طریقه هم په دغه علاقو کبنې لګی او پیسے کمې دی۔ تر څو پورے چې دوئ د ناستې خبره کوی چې په دې باندې کبنې Growers تنظیمونه راوغواړو ، خپ ایم پی ایز پکښې کښې یوؤ نو مونږ خو د دې خبرې قائل یو۔مونږ خو د ټو بیکو د اهمے

مسئلے ، د کمپنو د ہټ دھرمئ ، دھغوې د ایګریمینټونو د کټ کولو ، د ډیوانو ختمولو، د دې اهمے د زمیندارو د نورئ د اغستو دھغوې د خلے نه او د ھغوې د بچو د خلے او د خپلی ھغه محنت ختمولو د پاره مونږه دا ټو بیکو ټاسک فورس چې کوم جوړ کړیدے، دا د دې دپاره جوړ کړیدے چې دا ټول مسائل په دې کښې مخے ته راشی۔ تر څو پورے چې د دوئ د دې خبرې تعلق دے چې دلته ټو بیکو بورډ چې کوم Figures ورکړی ، ھغوې دا سوا کوی خرید ، صحیح خبره ده ۔ دھغې د نیولو دپاره مونږه د یو ډسټرکټ په Premises کښې دننه دھغې په ټرانسپورټیشن ، دھغې پراوړلو هیڅ قسم څه دغه نشته که ھغه د ډسټرکټ د حدود نه بهر پراوړی ، دھغې ټرانسپورټیشن کوی نو په ھغې باندې مونږ ټیکس د دې د پاره لګولے دے۔ پاتې شوه طریقه کار نو په ھغې باندې مشورے کیدے شی چې یره د دوئ تجاویز ، د دوئ مشورے په ھغې کس مونږه مکمل Welcome کوؤ۔ فی الحال مونږه ھغه ډیلرز چې ھغه د کمپنو نه علاوه پرچیزونه کوی او ھغوی ھغه مال بیا اوړی ، دھغې خبرې د راټینګولو د پاره چې ټو بیکوپه مارکیټ کښې ډیره دی او دلته ئے Figures کم دی ، د دې د راټینګولو د پاره چې دا ریکوری او دا ریونیو زمونږه زیاته شې ، د دې دپاره پلاننګ کوؤ۔ په دې کښې د دوئی تجاویزو ته مونږ مکمل هر کلے وایو او د دغې خبرې سره زمونږه مکمل حمایت دے چې ریټس ښه کړی، د زمیندار نه د په ښه ریټ باندې اخلی، ھغه له د د دې صله ملاؤ شی۔ کمپنو سره د خبرې اوشې، د کمپنو ھټ دھرمی د ختمه کړے شی ، ھغه د خپل چې کوم سرپلس دی ، ھغه د واخلی ۔ فیډرل ګورنمنټ سره د خبره اوشی چې په اربونو روپئ کومے د تمباکو ھغوې سنټرل ایکسائز ډیوټی اخلی ، ھغه په صوبے ته ورکړی چې ھغوی پرے د پرچیز د سرپلس تمباکو اوکړی او که داسې نه وی نو کمپنو ته خبره اوشې۔ که کمپنی دے ته نه تیاره کیږی ، ھغه د دې پابنده کړے شی چې ته به تمباکو ټول اخلې او کال له به ته Holiday کوے۔

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب تشریف کیږده ۔

وزیر خوراک ومحاصل وآبکاری: نه به سخکال ټول تمباکو اخلے او کال له به Crop holiday کوے او دے ته لمونږ څوک نه پریږدو چې د دۀ نه به ئے اخلم او د دۀ نه

ئے نه اخل ـ دهٔ له به ايګريمنټ ختموؤ او دهٔ له به ئے وركوم ،دا ډيو به بندوم ، دا غلطه خبره ده ـ په دې زمونږ ګورنمنټ هيڅ قسم Favour نه كوى ـ مونږ د دې خبرې خاميان يو چې د ټولو تمباكو د اغستلو خبره به كيږى ـ دا ټاسک فورس به فيصله كوى او كه نه كمپنئ وائى چې دا سوا دى ،دا تمباكو د واخلى، ځان سره د ستا ک كړى ، كال له د Crop holiday اوكړى ،ټول تمباكو د بيا نه اخلى ـ خو دا اخلم ، دا نه اخلم او خلق خفه كول ، دا غلطه خبره ده ـ

جناب سپیکر:ـ زما په خپل خيال منسټر صاحب.....

جناب عبدالاکبر خان:ـ زه يو Explanation كوم جى Personal۔

جناب سپیکر:ـ ټائم ختم دے ـ

جناب عبدالاکبر خان: دوئ زمونږ دا خبره Confuse كړه د فيډرل ايكسائز ډيوټئ سره ، هغه به سګريټو باندې ده جى ـ مونږ خو د ټوبيكو خبره كوؤ، مونږه د سګريټو خبره نه كوؤ په دې وخت كښې هغه ټاسک فورس تاسو جوړ كړے دے ، هغه خو تاسو د فيډرل ايكسائز ډيوټئ د پاره......

جناب سپیکر: تاسو ، منسټر وائى ما سره كښې نئ چې څه مشورے وى ، څه تجاويز وى ،ان شاء الله هغه مونږ Welcome كوؤ كنه ـ

میاں نثار گل:- تاسو ماته يو منټ را كړئ ـ

جناب امیر رحمان: دا دوه روپئ ټيكس چې دے ، دا د پراونشل ګورنمنټ ټيكس لګيدلے دے ـ دا خو د دوئ په دائره اختيار كښې دے كنه ـ

Mr. Speaker: Please Order, Please order.

زما په خپل خيال چې تاسو او منسټر به كينئ او څه تجاوز وى ؛ څه مشورے وى ، دا به د غه كړئ ـ كه بيا د غه نه وه نو به ايګريكلچر باندې كميټئ شته دے ـ

جناب مختیار علی: د دوه روپو خبره جى دا دا ، خبره زه كوم جى۔

جناب سپیکر: چې چيئر خبره كوى نو تاسو ته حق نشته ـ حق د ره نشته دے ـ

The sitting is adjourned till 9. 30 A.M tomorrow "on morning.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 29 مئی 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)